2005ء کے 365 دن

زندہ لمحوں کا احساس

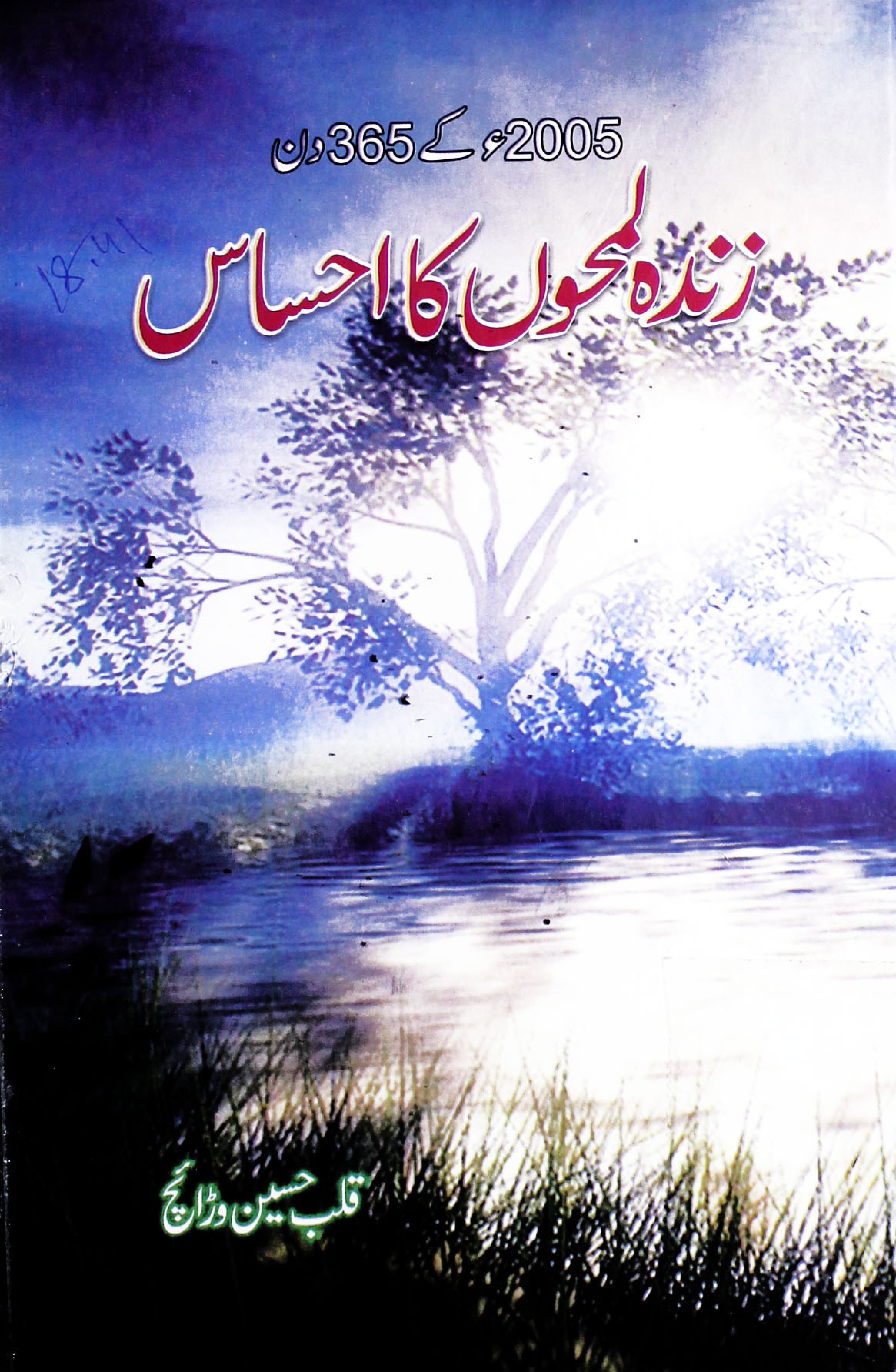

قلب حسین وڑائچ

Marfat.com

2005ء

کے 365 دن

"زندہ لمحوں کا احساس"

قلب حسین وڑائچ

علم و عرفان پبلشرز

34۔ اُردو بازار، لاہور فون # 7352332-7232336

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

84270

کتاب	:	2005ء کے 365 دن
مصنف	:	قلب حسین وڑائچ
ترتیب و پیش کش	:	صفدر حسین ڈوگر
کمپوزنگ	:	پبلک کمپیوٹر سروس، گجرات
سال اشاعت	:	جنوری 2006ء
اہتمام	:	علم و عرفان پبلشرز
		34-اُردو بازار لاہور
قیمت	:	-/250روپے

علم و عرفان پبلشرز

34۔اُردو بازار، لاہور فون# 7352332-7232336

Marfat.com

انتساب

اُن زندہ لمحوں کے نام جو

زندگی

پر محیط ہوتے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

ابتدائے سُخن

زندگی سالوں پر محیط ہوتی ہے جبکہ کچھ لمحے زندگی پر محیط ہوتے ہیں، جو لمحے زندگی پر محیط ہوتے ہیں وہی اصل زندگی ہے۔

365 دن ایک ایسی تخلیق ہے جس میں تحریر اُن لحات کی غماز ہے جب میرا شعور زندہ تھا اور وہ لمحے میں نے زندہ محسوس کیے۔

24 گھنٹے میں سے وہ لمحے جن میں، میں نے لفظوں کی یہ ترتیب خلق کی اُس وقت ایک خاص کیفیت محسوس کی اور لفظوں کے ادراک سے جو میں نے محسوس کیا اُن کی ترتیب سے ایک ایسا مفہوم اجاگر کرنے کی کوشش کی جس کے مطابق میرا قاری یہ محسوس کرے کہ جو بات کہی گئی ہے وہ اس کی ذات ہے، ایسی تحریریں زندہ ہوتی ہیں کیونکہ زندہ لمحے ان کو تخلیق کرتے ہیں۔

تخلیق بغیر زندہ احساس اور اپنی ذات کی نفی کے کبھی معرض وجود میں نہیں آتی۔ جب الفاظ کے اندر جھانک کر دیکھا جائے تو ان کی پشت پر ڈھیر سارے درد کا احساس پوشیدہ ہوتا ہے مگر بہت کم انسان ہیں جو اس درد والے احساس کو پا سکتے ہیں۔

ادیب، شاعر، فلسفی اور تخلیق کار اپنی ذات کے علاوہ دوسروں کی ذات کا بھی ترجمان ہوتا ہے، جو انسان دن میں ایک لمحہ بھی یہ احساس نہیں پاتا کہ انسان، کیوں انسان ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ انسان ہوتے ہوئے انسانوں جیسے رویّے سے محروم ہے۔ یہ سارا ظلم اس وجہ سے کہ انسان کی زندگی میں زندہ لمحوں کی کمی ہے۔

زندہ ادب لکھنے کے لیے زندہ لمحوں کی ضرورت ہوتی ہے، جن کے پاس زندہ لمحوں کا احساس نہیں وہ اعلیٰ اور زندہ ادب تخلیق نہیں کرسکتا۔ ادب لکھنے والا دنیا کی ہر چیز کو ادب، فطرت اور حقیقت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان پر غور کر کے کسی اعلیٰ منظر کشی کا متلاشی رہتا ہے۔

زندگی کے ہر شعبہ سے وابستہ انسان کو یہ ضرور سوچنا چاہیے کہ کیا وہ کوئی ایسا کام تو نہیں کر رہا ہے؟ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور جس کی انسانیت میں اجازت نہیں تو پھر ایسا انسان

Marfat.com

لفظوں کی کوئی نہ کوئی ایسی ترتیب خلق کرے گا جس سے انسانیت فائدہ اٹھائے گی۔

جس عبادت میں اس امر کا شعور نہ ہو کہ وہ جو عبادت کر رہا ہے اس کی زندگی پر اس کے کیا اثرات ہیں یا بے اثر عبادت ہے تو پھر وہ نہ زندگی میں فائدہ دے گی اور نہ ہی آخرت میں اس کا کوئی صلہ ملے گا۔

"365 دن" لکھنے سے پہلے میرے ذہن میں یہ تخیل تھا کہ 24 گھنٹے میں کتنا وقت ہے؟ جب میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا احساس زندہ ہے اور جو میں نے محسوس کیا ہے اس کا میری زندگی پر کیا اثر ہے؟

میں وقت کی قیمتی باتوں میں سے چھوٹے موٹے جملے آپ کے لیے نکال کر بڑے پیرائے میں پیش کرتا ہوں تاکہ آپ کو وہ بڑے نظر آئیں اور آپ بھی وہ دیکھیں جو میں نے محسوس کیا ہے۔ باتیں ہی دراصل تحریریں ہیں، یہ ادیب کا اپنا جوہر ہے وہ اس سے کیا حاصل کرتا ہے؟ وہ زندہ احساس لکھتا ہے۔ آپ جب زندہ احساس کے ساتھ پڑھیں گے تو لطف آئے گا۔

یہ عمر رسیدہ کارآمد باتیں کبھی بوڑھی نہیں ہوتیں کیونکہ ہر زمانے میں جوان نسل انہیں دہراتی ہے اور یہ زمانوں پر محیط کلیات اصولوں کی شکل میں موجود رہتے ہیں۔ لکھنے والے اپنے اپنے پیرائے میں اسے بیان کر کے اپنا ادب کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ زندہ لمحوں کا احساس ہے، جن کے پاس زندہ لمحے ہیں ان کا احساس یہی باتیں بیان کرے گا۔

"365 دن" کی تحریر کا آغاز میری ہر صبح کے صدقہ سے ہوا ہے۔ صدقہ احساس کو زندہ رکھنے کے لیے نہایت لازمی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صبح آغاز کا کاروبار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کاروبار کرنے والے کبھی نقصان نہیں اٹھاتے۔

ہر انسان کے 365 دن مختلف ہیں بلکہ ہر دن دوسرے دن سے مختلف ہے اور ہر انسان کا ہر لمحہ دوسرے انسان کے ہر لمحہ سے مختلف ہے۔ میں نے زندگی کے لمحات میں جو محسوس کیا ہے شاید میرے جیسے بہت سے اور لوگوں نے بھی ایسا ہی محسوس کیا ہو مگر وہ کسی کو بتانے سے قاصر ہیں، بہر حال زندہ لمحے ہی اصل زندگی ہیں۔ جن کو ان لمحوں کا احساس ہے وہ ان لمحوں سے زندگی کا حاصل وصول کرتے ہیں۔ لمحے جو زندگی پر بھاری ہوتے ہیں ان کا بڑا معاوضہ ادا کرنا پڑتا

Marfat.com

ہے۔ ایک غلطی کا لمحہ ساری زندگی کو تباہ کر دیتا ہے اور ایک اعلیٰ لمحہ زندگی کو انتہائی بلندی تک لے جاتا ہے۔ قوت فیصلہ ایک لمحہ کی محتاج ہے۔ انسان کو ہر لمحہ احتیاط کرنی چاہیے نہ جانے کون سا لمحہ شبِ قدر میں سے ہو؟

میری قارئین سے گزارش ہے کہ دن میں ایک دفعہ اپنے آپ کو احساس دلائیں کہ آپ زندہ ہیں اور اس وقت جو محسوس کریں اس کو صفحہ قرطاس پر رقم کر دیں، انشاء اللہ ایسے احساسات انسان میں انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔

ہر انسان کے سال میں 365 دن ہیں، دن میں 24 گھنٹے ہیں، گھنٹہ میں 60 منٹ ہیں، منٹ میں 60 سیکنڈ ہیں، سیکنڈ میں 2 لمحے ہیں، ایک لمحے میں 2 آس ہیں اور ہر آس میں ایک زندگی ہے۔ وہ آس جس میں ہم فکر کرتے ہیں وہ زندہ آس ہے اور وہی اصل زندگی ہے۔ جب مثبت اور منفی سوچوں میں امتیاز کرتے ہیں۔

جو خوف خدا میں زندگی گزاری جائے وہی اصل زندگی ہے اور جو لمحے خوف خدا میں گزریں گے وہی زندہ ہوں گے۔ اس وقت نزول ہوتا ہے، عطا ہوتی ہے، کرم ہوتا ہے، احسان ہوتا ہے، عنایات ہوتی ہیں۔ بس ساری زندگی کا لطف ان لمحوں میں ہے جو لمحے احساس کو زندہ کر دیں، وہ تحریریں آفاقی ہوتی ہیں۔ وہ تخلیق ہے، وہ برہان ہے۔ بس اس وقت انسان حالت ایمانی میں ہوتا ہے بلکہ تخلیق ہی اس وقت لکھتا ہے جب حالت ایمانی میں ہوتا ہے اس کے بغیر لکھنا دشوار ہے، مشکل ہے، بلکہ ناممکن ہے، وہ جھوٹ ہوتا ہے جو لطیف لمحوں کی عطا نہ ہو۔ لطیف لمحے زندگی پر محیط ہوتے ہیں، یہ احساسات کا حقیقی سرمایہ ہوتے ہیں۔

"365 دن" میرے لطیف لمحوں کا مجموعہ ہے، آپ پڑھ کر مجھے اپنی آراء سے نوازیں گے۔ بلکہ میرے ویژن کی راہنمائی کریں گے۔ نوازش۔

قلب حسین وڑائچ
ادراک ہاؤس شادیوال
''گجرات''

Marfat.com

ابتداء اس پاکیزہ، اعلیٰ اور مقدس نام سے
جس نے سوچنے اور لکھنے کی توفیق عطا کی۔

جو آج سوچتا ہے اور آج لکھتا ہے، امروز اس شخص کی دسترس میں ہے۔ میں جن لمحوں میں جو لکھوں گا وہ میری زندگی کے زندہ لمحے ہیں، کل جس کی مرضی جو چاہے کہے اور لکھے، آج جو میری مرضی ہے وہ میں نے سوچا اور لکھا ہے۔ میرا وجدان اپنے طور پر زندگی بسر کرنا اور فنا ہونا چاہتا ہے، کل کس کی ملکیت ہے، کل جن کی ملکیت تھا وہ جو آج قبروں کی ملکیت ہیں۔

حنوط شدہ تحریریں پڑھنے والوں کے اندر بڑا تجسس ہوتا ہے، زندہ لمحے جیتے جاگتے انسان کے احساس ہوتے ہیں، جو میں تحریر کروں گا اسے اپنے جیسے مجنوں کا ورثہ قرار دوں گا۔

اپنی تحریروں کے حوالے سے میں اپنے زندہ لمحوں۔ میں جہاں حج کروں گا وہاں میرا قاری اپنے زندہ لمحوں میں حج بدل کرے گا اور جن کو سمجھنے میں دقت ہو وہ حج عوض کو وقت دیں گے تاکہ میری کاوش تکمیل پا جائے اور میری ذات سرخرو ہو۔ جو میں نے سوچا وہ میں نے لکھ دیا۔ جو دوسرا سوچے گا وہ اس کا جوابدہ ہوگا۔ اگر کُل زندگی میں سے چوبیس گھنٹے بھی میں نے زندہ ہونے کا احساس پا لیا تو یہ میری اصل زندگی میں سے کم شمار ہوں گے لہذا مجھے پوری زندگی کا حساب نہیں دینا پڑے گا۔ میرے لیے یہی کرم کافی ہے۔

☆☆

Marfat.com

۱) پروردگار نے جن سے کوئی بڑا کام لینا ہوتا ہے اسے بڑے حادثے میں بھی محفوظ رکھتا ہے۔

۲) خوش رہنے کے لیے اپنے دل کو نفرت سے پاک رکھو، پریشانی سے ذہن محفوظ رکھو، سادگی سے رہو، زیادہ دو، کم کی توقع رکھو، انشاء اللہ زندگی آسان ہو جائے گی۔

------

۱) زندگی حادثات کا مجموعہ ہے، جس نے یہ راز پا لیا اسے ہی سکون ہو گا۔

۲) جب حقیقت عیاں ہو جائے، پریشانی ختم ہو جانی چاہیے۔ جب حقیقت عیاں ہو جائے اور انسان پریشان رہے تو پھر جائزہ لو انسان کے ایمان میں کہاں کمی ہے؟ کیونکہ انسان حقیقت کو پانے کے لیے پریشان ہے۔

------

۱) زندگی میں جن کے پاس وقت بھی ہو، طاقت بھی اور جوانی بھی، علم بھی اور مواقع بھی، نہ جانے وہ انسانیت کی خدمت کو عار کیوں سمجھتے ہیں؟

۲) جن پر حقیقت آشکار ہوتی ہے وہ پریشان نہیں ہوتے، یہ ایمان کا کلیہء کامل ہے۔

Marfat.com

جب انسان اندر سے زندہ نہ رہنا چاہے تو وہ لاعلاج ہو جاتا ہے، یہ انسان کی سوچ ہے۔ اصل قوّت صداقت ہے، انسان زندہ ہونے کے باوجود زندہ نہ ہے تو یہ کیوں ہے؟ زندگی میں تسلسل ختم ہو جائے تو انسان کے اندر مایوسی گھر کر جاتی ہے۔

اگر ہو سکے تو مرتے ہوئے انسان کی زیارت ضرور کرو شاید تمہیں اچھے طریقے سے مرنا نصیب ہو جائے۔ جو اچھے ہنر سے زندہ رہتے ہیں وہ اچھے ہنر سے مرتے ہیں۔ موت ایک حقیقت ہے اس پر ہنسنا یقین ہے، زندگی یقین نہ ہے، نہ جانے لوگ اس سے پیار کیوں کرتے ہیں؟

زندگی کو مقروض کر کے مت مرو، یہ وہ عذاب ہے جو قبر اور قبر کے بعد تک ہمیشہ رہے گا۔ زندگی کے سارے حادثات مقروض لمحے ہیں، بیدار رہو گے تو راز پاؤ گے۔ زندہ احساس ہوگا تو یہ قرض ادا ہوگا، بغیر زندہ احساس کے ہر انسان مقروض ہے اپنے فرض کا۔

Marfat.com

انسان کی خواہشات جب محدود ہو جاتی ہیں تو وہ بلندی کی طرف سفر کرتا ہے۔

خوش رنگ پھول جب اپنا سارا رنگ نکھار دیتا ہے تو پھر پتّی پتّی ہو کر بکھر جاتا ہے، اس کی کوئی پتی یورپ میں، کوئی امریکہ میں، کوئی کہاں؟ کوئی کہاں؟ اس کا حسن پھر صرف ذہن میں محسوس ہوتا ہے اور ڈستا رہتا ہے۔

جو خوف کی وجہ سے سچ نہیں بولتے وہ کسی سے محبّت نہیں کر سکتے خواہ کیسا ہی رشتہ کیوں نہ ہو؟

عورت مرد کی روح میں اترنے والا ایک جوہر ہے۔ جوہر شاید اپنے اصل سے آگاہ نہ ہے ورنہ ان کی آپس میں لڑائی کیوں ہو؟ علیٰحدگی کیوں ہو؟ نفرت کیوں ہو؟ مرد کی ساری خواہشیں جہاں اکٹھی ہوتی ہیں وہ عورت ہے مگر عورت نفرت اور حسد کی زد سے نکلتی نہیں۔

Marfat.com

اپنی روح کو آلودگی سے محفوظ رکھنے والا انسان کبھی شرمندگی کا سامنا نہیں کرتا۔ نماز پڑھنے والے کو کبھی شرمندگی کا منہ نہیں دیکھنا چاہیے۔ حاجی، روح کی طہارت کے لیے کعبہ کا مسافر بنتا ہے، آب زم زم سے غسل کرتا ہے، پیتا ہے مگر روح کی آلودگی کو دُور نہیں کر رہا، شاید زندگی کے احساس سے محروم ہے۔

ان لوگوں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی جو لوگوں کو سوچنے پر مجبور کرتے ہیں اور نہ وہ کوئی قیمت وصول کرتے ہیں، بہرحال وہ یہ ضرور سوچتے ہیں کہ خود کیسے ٹھیک ہوا جاتا ہے؟ بس جس کو اپنی اصلاح کا راز آ جائے وہی خوش نصیب ہے اور خود آگاہی اصل عبادت ہے۔

پرندے واپسی کے سفر پر ہیں۔ آفتاب غروب ہو رہا ہے۔ جھاڑیوں پر پرندے دن کا آخری گیت گا رہے ہیں۔ درندے کچھاروں کی طرف دوڑ رہے ہیں، ندی کا پانی نشیب کی طرف رواں دواں ہے، زندگی کا سفر گھٹ رہا ہے، وقت کم ہو رہا ہے مگر صرف انسان ہے جو اپنے بنائے ہوئے اصولوں پر چل رہا ہے، خدائی نظام کے احترام سے عاری ہے اس لیے ہر وقت مصیبت میں ہے۔

Marfat.com

انسان جب اپنی خوشی کو آسانی سے دوسروں کی خوشیوں پر قربان کرنے کا ہنر سیکھ لے گا اور دوسرے کا احساس زندہ ہو جائے گا تو ایسا انسان زندگی اور آخرت دونوں کا مزہ لے گا۔

------

۱) سچائی، تقویٰ کے حصول کے زندہ رہنے کی خواہش ہی اصل زندگی ہے، اگر یہ مر جائے اور ظاہری ترقی اور خوشحالی رہے تو یہ اصل کامیابی کی نفی ہے۔

۲) زندگی کی اصل معراج یہ ہے کہ سچ کے ساتھ زندہ رہا جائے، جھوٹ کے ساتھ زندہ رہے یا مر جائے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

انسان جیسا اپنے اندر ہے ویسا دوسرے کو باہر سے دیکھتا ہے، انسان کے اندر اگر خدائی حقائق آشکارا ہیں تو وہ باہر سے ہر انسان کے اندر وہی دیکھے گا۔ جو انسان بہترین فلاحی سوچ رکھتا ہے، فلاحی سوچ تلاش کرتا ہے، روشنی لے کر اپنی ذات سے نکلو گے تو نظر آئے گا، اگر اپنی ذات میں اندھیرا ہے تو نظر کیسے آئے گا؟

Marfat.com

۱) جو زندگی سے وقت حاصل کرتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں، بس مصیبت یہ ہے کہ لوگ زندگی گزار رہے ہیں، وقت اور اس کی قدر سے محروم ہیں۔

۲) قضاء بس قضاء ہے پڑھ لی جائے تو درست بہرحال نماز وہی ہے جو وقت پر ہے اور سمت درست ہو۔ کہیں نا کہیں غلطی ضرور ہو رہی ہے، ہمیں معلوم نہیں ہو رہا۔

جو انسان اپنی اقدار کو چھوڑ کر زندہ رہنا چاہتے ہیں وہ زندہ تو رہیں گے لیکن زندگی کے مقصد سے محروم رہیں گے، یہ تو صرف زندگی کی طلب ہے زندگی کا حاصل تو نہیں۔ زندگی کا حاصل وصول نہ ہو تو اس زندگی سے اصل فائدہ نہیں۔ ساری زندگی کی جدوجہد ایک اطمینان اور سکون کے لیے، اگر یہ نصیب نہیں تو وہ زندگی بلا حاصل ہے، بس یہی قدر ہے جو ہم کھو کر زندگی گزار رہے ہیں۔

خواہشات کی شدت انسانی قدروں کے معیار کو منہدم کر دیتی ہے، گرا دیتی ہے، روند دیتی ہے، انسان کے پلے کچھ نہیں رہتا، جب کچھ باقی نہیں رہتا تو پھر قدریں تلاش کرتا ہے، جب اولاد آوارہ اور مغرب زدہ ہو جاتی ہے تو پھر غلطی کا احساس کرتا ہے، مادہ پرستی کی ہوس کے بعد روحانیت کا دامن نجس کرنے کی کوشش کرتا ہے، یہ بے وقت احساس ہے۔

Marfat.com

قناعت کے دروازے پر دستک دو، جب کھلے گا تو اس کے اندر سکون ہے، کھٹکھٹا کر واپس لوٹ جانے والے کچھ حاصل نہیں کریں گے۔

قانع انسان بے فکر ہوتا ہے، وہ نفسانی خواہشات سے آزادی حاصل کر چکا ہوتا ہے، وہ خواہشات سے آزاد زندگی بسر کرتا ہے اور زندگی کا ہر لمحہ اس کا اپنا ہے، وہ زندگی میں عاقبت کے لیے ہے، قناعت پسندی میں یہی راز ہے۔

مولا وہ ہوتا ہے جو "رولا" دُور کرتا ہے۔ مولا کو بھی مانتا ہے اور "رولا" بھی اندر ہی رہے، یہ دونوں اکٹھے انسان کے اندر نہیں رہتے، مولا "رولا" کو پسند نہیں، مولا کو نزدیک جانو، "رولا" خود ہی دُور ہو جائے گا۔

مولا کا فرمان اندر راسخ کر لو، نافرمان خود باہر نکل جائے گا، ہم کسی مولا کا اقرار نہیں کر رہے، فرمان پر عمل نہیں کر رہے، خود بھی تنگ ہوتے ہیں، دوسروں کو بھی تنگ کرتے ہیں۔

Marfat.com

انسان حاصل ضرب نہیں دیکھتا، صرف ضربیں دے رہا ہے اور اگلا پچھلا حساب یاد نہ رکھ رہا ہے، اس لیے اطمینان کا سانس نہیں لے رہا۔ اس لیے پریشان ہے جو اس کے بس میں نہیں ہر وقت اس کے بارے میں سوچتا ہے، ہر وقت اسی خیال میں رہتا ہے، یہ بیماری ہے مگر ہمیں معلوم نہیں۔

انسان ہتھیار اپنے پاس رکھتا ہے کہ وہ محفوظ رہے حالانکہ اس کے اندر پہلے ایک ہتھیار موجود ہے، وہ نیّت ہے، نیت خراب نے ہی پہلے اس کی طبیعت پر ہتھیار کا بوجھ ڈال دیا ہے، ہتھیار جس کے ذہن میں ہوگا اس کی کوئی عبادت نہ ہے۔ کیوں؟ جہاں عبادت والا ہے وہاں ہتھیار ہے، رائفل، ٹرپل ٹو، کلاشنکوف ہے۔ اے انسان تیرے پاس توبہ کا ہتھیار ہے، ایک دفعہ اس ہتھیار کو استعمال کر کے دیکھ ہمیشہ کے لیے ہتھیار سے معافی مل جائے گی۔

توبہ کے بعد گناہ کا بوجھ اٹھانے کا مطلب ہے توبہ نہ کی ہے، اگر طہارت کی نیّت ہے اور طہارت نہ ہوئی ہے تو نیّت کیسی؟

Marfat.com

پرندے صرف اپنی نوع کے بارے میں سوچتے ہیں، انسان ہر نوع کے بارے میں سوچتا ہے، اس لیے ہر نوع کا مزاج اس میں ہے۔ یہ ایک دوسرے کو قتل اس لیے کرتے ہیں کہ انہیں عقل دی ہے لیکن عقل میں اپنی مرضی کو ہر حال میں شامل کرتے ہیں، اس لیے اندر اور باہر سے مختلف ہے جبکہ پرندے، حیوان اور درندے ایسے نہیں ہیں، سب سے افضل ہے مگر سب سے زیادہ بے اصول ہے، اس لیے پریشان رہتا ہے، سکون تلاش کرتا ہے جو اسے ملتا نہیں۔

خیال گناہ کے لیے پہلی غفلت ہے اور اس کی انتہا وہ ہے جو ختم ہی نہیں ہوتی بلکہ کفر اور انسانیت سے آگے تک ہے۔ انسان خیال اور عمل کے درمیان موجود رہتا ہے۔

------

۱) جاننے والے خاموش ہیں اور بولنے والے جانتے نہیں، یہ تماشا ایک عذاب ہے۔
۲) جن کو بے لوث محبت کا مکمل احساس ہو، انہیں دُکھ مت دو۔

Marfat.com

ہر اعلیٰ سوچ اور عمل کو حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے جس چیز پر عمل کرنا ہے وہ سچ ہے، سچا فرمان سچی ذات ہو تب جا کر سچا حق نصیب ہو گا، کسی حق کو ماننے، اتباع کرنے سے پہلے حقیقی سچ کا پیروکار ہونا ضروری ہے اور یہ اس وقت ممکن ہے جب کسی سچے کا اتباع ہو گا اور سچا تمہاری ذات میں راسخ ہو گا، سچ سے بھاگا ہوا انسان فلاح نہیں پا سکتا۔

ہر انسان اپنے آپ کو سچا سمجھتا ہے اس کے باوجود جھوٹا ہوتا ہے کیونکہ سمجھنا اور بات ہے، فرق کرنا اور بات ہے۔ اندھا کہے میں دیکھتا ہوں اگر یہ سچ ہے تو پھر جھوٹ کیا ہے؟ قبر کو اگر سچ مان رہا ہوں تو جھوٹ کیوں بولتا ہوں؟ جو اللہ کی لعنت سے نہیں ڈرتا اسے قبر کا خوف کیا ڈرائے گا؟ ایسے آدمی اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔

جس کا احساس زندہ نہیں اس کا فعل اور عمل اس کے لیے فائدہ مند نہیں۔ جس کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا معلوم کیا ہے؟ بس یہی احساس زندہ نہ ہونے کا ثبوت ہے۔ انتقام انسان کے اندر عذاب ہے، اس کا حل معافی ہے، اللہ کے نام پر معافی ہی اصل معافی ہے اور یہی زندہ احساس ہے جو انسانیت کی بقا کے لیے اہم ہے۔

Marfat.com

انسان کے لیے یہ بہت بڑا عمل ہے کہ وہ اپنے اندر دیکھنے سے نہ ڈرے، انسان کے نزدیک اعلیٰ فکر خود آشنائی ہے۔ انسان اپنے عمل پر گواہ رہے۔ پنا احتساب خود کرے، اپنی ذات سے خود سوال کرے، اپنی ذات سے جواب طلب کرے، اپنی ذات میں خود منصف ہو، اپنی ذات کو خود سزا دے، جو دوسروں کی ذات میں تلاش کرتا ہے وہ اپنی ذات میں ڈھونڈے۔

ہدایت دینے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے کردار سے ہدایت دے، عمل سے دے۔ ہدایت کے مطابق عمل نہ کرنے والا ایسا کاذب ہے جس کا یوم آخرت حساب تکلف ہے اور اس کے لیے دوہرا حساب ہے، جاننے کے باوجود ہدایت کے مطابق عمل نہیں کرتا۔

معافی غلطی کے لیے ہے جب کہ توبہ گناہ کے لیے ہے۔ جو جرم کرتا ہے وہ زندہ نہیں ہوتا، توبہ کرنے سے انسان نئے سرے سے جنم لیتا ہے۔ توبہ لاشعور کی نیند سے بیدار ہونے کا عمل ہے۔ معافی اور توبہ کے ہر وقت طلب گار رہو، ان کا انتظار مت کرو کہ غلطی کریں اور معافی مانگیں، گناہ کریں اور توبہ کریں، بلکہ نہ بھی کریں تو بھی مانگیں، اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے سے خوش ہوتا ہے۔

Marfat.com

بدی کے زمانوں کا ذکر بھی بدی ہے۔

انسان، حیوان مخلوق کب بنتا ہے؟ اپنے عمل، فعل اور خیال سے۔ انسان کی اپنی کوئی ذات نہیں، سب ذاتیں اس میں ہیں، یہ سب مزاجوں کا مجموعہ ہے۔ انسان کو جب معلوم ہو جائے کہ اسے شعور نہیں، پھر اس کی اصلاح ہو گی، پھر اس کا احساس زندہ ہو گا، پھر اسے قوّت فیصلہ نصیب ہو گی، پھر اس کے ارادوں میں مضبوطی آئے گی، پھر اس کو وقت کی قدر ہو گی، پھر اس کو زندگی کا لطف آئے گا، پھر اس کا نصیب جاگے گا۔

ذہنی عمر بھی عجیب ہے، کوئی ۷۰ سال کے ۱۴ سال کے نوعمر رہتے ہیں اور کوئی ۲۱ سال کے ۷۰ سالہ بوڑھے ہوتے ہیں۔ انسان کی فکر اور اس کا عمل ہی اس کی عمر ہے، یہ کامیاب اور ناکام زندگی کے دو زاویے ہیں اور یہ نیند اور بیداری میں فرق کے دو نام ہیں، طبعی عمر کا تعلق صرف پیدائش سے ہے۔ اصل عمر شعور ہے۔

Marfat.com

احساس اور باشعور انسان کے لیے بڑا عذاب یہ ہے کہ وہ بے حس معاشرہ کے ساتھ سمجھوتا نہیں کر پاتا، اس کے باوجود ایسے معاشرہ میں گزارہ کرتا ہے۔ وہ پست ماحول میں اذیّت ناک زندگی گزارتا ہے، یہ اس کے حوصلہ، ہمت اور خود اعتمادی کی دلیل ہے۔ ایسے انسان کے لیے اس کی خاموشی نعمت خداوندی ہے۔ ظالم معاشرہ میں احساس اور باشعور انسان سب سے زیادہ مظلوم ہے۔ ظالم لوگو۔ ایسے مظلوم پر رحم کرو، اسے اذیّت مت دو۔

جب مجاوروں کے ہاتھ میں کاغذ کے پھول ہوں گے تو مزار میں سوئے ہوئے بزرگ کی دُعا میں کتنا اثر ہوگا؟ میرے اہل اقتدار اپنے ہی خزانہ کو لوٹ رہے ہیں اور اسے خدمت کہہ رہے ہیں۔ سب سے بڑا گناہ اور سب سے قبیح فعل اپنی ذات کے ساتھ بددیانتی ہے جو اپنی ذات کو معاف نہیں کرتا نہ جانے دوسرے اس پر اعتبار کیوں کرتے ہیں؟ کسی کے پاس اس کا جواب ہے، مطلع فرمادے۔

Marfat.com

طاقت کے ذریعے سچائی اور انصاف کی حفاظت کرنے والے کسی ایمان کے قائل نہیں ہوتے۔ قانون الٰہی کے تحت سچائی اور انصاف کی حفاظت کرنے والے ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں ورنہ کسی خدائی طاقت کو ماننے کا دعویٰ جھوٹا ہو جائے گا کہ طاقت ہی سب کچھ ہے، ایسی طاقت صرف خدائی کو زیب دیتی ہے۔ ایسا دعویٰ کرنے والا کفر کا مرتکب ہے کہ سچائی اور انصاف کی حفاظت طاقت سے ہوتی ہے۔

جس سرکس اور تماشہ میں ظریف نہ ہوں وہ سُونا سُونا لگتا ہے، نہ جانے میرا ملک سُونا سُونا کیوں لگ رہا ہے حالانکہ اس سرکس میں سب ظریف ہیں۔ کچھ ظریف تماشائیوں میں تشریف فرما ہیں، کچھ سرکس والوں کے ہم نوا ہیں مگر میلہ پھر بے رونق ہے، سرکس پھر سُونا ہے۔ اس سُونے ماحول میں کوئی نہ کوئی ظریف ایسی حرکت کر دیتا ہے تماشائی سہم جاتے ہیں، یہ ظرافت سے مذاق ہے، سرکس جل رہا ہے اور ظریف، ظرافت پن کا مظاہرہ کر رہا ہو، میرا ملک اس تماشے سے گزر رہا ہے۔

84270

Marfat.com

سچا اور کھرا انسان ہی سچی اور کھری تحریر لکھ سکتا ہے اور وہی حلال تحریر ہوتی ہے جو سچے اور کھرے جذبات، احساسات، محسوسات اور کیفیات کے ساتھ لکھی جائے۔ زندہ انسان کے اندر اصولوں کی پاسداری کے سمندر ہیں، کائنات کے راز ہیں مگر وہ ان کو پانے سے اس لیے قاصر ہے کہ اپنی ذات کے شعور سے عاری ہے، تلاوت الوجود سے غافل ہے، گونگا، بہرہ اور اندھا ہے۔

ثواب اور نیکی دو الگ اعمال ہیں۔ ثواب وہ ہے جو میں اپنی ذات میں اپنے لیے کرتا ہوں، نیکی وہ ہے جو میں اپنی ذات میں دوسرے کے لیے کرتا ہوں۔ اصل عمل نیکی ہے لیکن یہ ثواب سے شروع ہوتی ہے، اگر انسان کے اندر کوئی حقیقت جاہ گزیں نہیں ہوگی تو نہ ثواب ہوگا اور نہ ہی نیکی۔ انسان کے لیے اصل حقیقت کیا ہے؟ جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کی ہر بات مانے بھی اور عمل بھی کرے، ماننا ثواب ہے اور عمل نیکی ہے۔

------

۱) جو زندگی کا مقدمہ خود لڑتے ہیں وہ ناکام نہیں ہوتے۔
۲) کربلا زندگی گزارنے کا ایک رویہ ہے۔

Marfat.com

حق کیا ہے؟ جس کے لیے زمانہ کی قید نہ ہو، عصرِ حاضر اور عصرِ قدیم اس پر اثر انداز نہ ہوں۔ قرآن حق ہے، کربلا حق ہے، حسینؑ حق ہے، زمانہ جس ذکر کو گرد آلود نہ کر سکے وہ حقیقت ہوتی ہے اور ہر حقیقت کا کوئی حق ہوتا ہے۔ کربلا حق ہے اور یہ حسینؑ کا حق ہے۔ حسینؑ حق ہے، یہ قرآن کا حق ہے۔ قرآن کو حق ثابت کیا ہے۔ قرآن میں ذکر ہے کہ شہید زندہ ہوتا ہے، زندہ وہ ہوتا ہے جو بولتا ہے۔ صرف حسینؑ شہید کربلا ہے، جس نے سر بریدہ نوک نیزہ پر قرآن کو پڑھ کر ثابت کیا کہ قرآن حق ہے۔ نبیؐ حق ہے اس کی تصدیق قرآن ہے۔ قرآن حق ہے تو قرآن سے رابطہ کا ہر کردار حق ہے۔ اہلِ بیت حق ہے۔ بس جو قرآن کو مانتا ہے اسے ثواب ہوگا اور جو قرآن پر عمل کرتا ہے اسے نیکی ملے گی۔ نیکیوں کا حساب ہوگا، صرف اجر کے طلبگار رہو۔ کیا ملتا ہے؟ جیسے تم مانتے ہو۔

"حُسن فطرت کا احساس ہے" جو کچھ فطرت میں ہے وہی حُسن ہے، کسی چیز کا حد کامل ہونا ہی اس چیز کا اصل حُسن ہے، جو ہماری نظر میں حُسن ہے وہ اداس چیزوں کا احساس ہے۔ جو اللہ کے نزدیک حُسن ہے وہ اس کی کامل خلقت کا نام ہے، جس چیز کو خلق کیا ہے، وہ احسن تقویم ہے اور حُسن کمال ہے۔

Marfat.com

لذّت خیال وہ ہے کہ انسان کا خیال کسی لطیف کیفیّت سے وابستہ رہے۔ کیفیت جو پاکیزگی کی غماز ہو۔ جس سے انسان کی اپنی ذات کی نفی ہو، تلاوت الوجود ہی اصل لذّت خیال ہے۔ انسان کو یہ خیال نہ رہے کہ وہ کہاں ہے؟ اور کہاں کی وجہ "کیوں" ہو اور "کیوں" انسان کو لذّت خیال کی طرف لے جاتا ہے۔ اصل میں لذّت خیال ہی اصل "کیوں" ہے؟ انسان کو لذّت سے پہلے اپنے اس خیال پر فکر کرنا ہے جو فکر لذّت کی اصل روح ہے، لذّتِ خیال اصل فکر ہے۔ لذّت خیال ادراک کی عقلی حدود کو چھونے کا نام ہے جو پلکوں کی جنبش سے وجود سے عدم کی طرف چلی جائے۔

ملّاں ازم اور اس اسلام کا آج بھی جھگڑا ہے جس اسلام کے لیے امام حسینؑ نے قربانی دی۔ آج بھی وہی دو طاقتیں برسر پیکار ہیں۔ آج بھی ملاں ازم، حسینؑ کے اسلام کو شکست دینے کے لیے لڑ رہا ہے حالانکہ اس بدنصیب کو کبھی بھی فتح نصیب نہیں ہوئی۔ انسان جن کو حق تسلیم کر لیتا ہے اس میں دلائل تلاش کرنے کا مطلب ہے کہ وہ جواز نکالنا چاہتا ہے، جس سے اپنی ذات کو دھوکا دے سکے، بس ایسے سب لوگ اپنی ذات کو دھوکا دے رہے ہیں۔

Marfat.com

نہ جانے جو ہاتھ کاٹ کر دے دیتے ہیں وہ تالیاں کیوں بجاتے ہیں؟ ان کے پاس تو کفِ افسوس کے لیے بھی کچھ نہیں بچتا۔ جس ملک کی سیاست میں ہاتھ کٹے لیڈر اور کفِ افسوس سے محروم سیاست دان ہوں گے اس ملک کا خدا حافظ ہے۔ ہاتھ کاٹ کر خود دے دیں اور کفِ افسوس نہ مل سکیں، نہ جانے وہ زندہ رہنے کے جذبہ سے محروم کیوں نہیں ہو جاتے۔

------

۱) بکواس اسے کہتے ہیں کہ غلطی خود کرے اور نام دوسرے کا لے۔ اب آپ اندازہ لگائیں ہمارے ملک میں کتنے لیڈر ہیں اور کتنے ہیں جو بکواس بکتے ہیں؟

۲) مجھ میں ایک طاقت ہے مگر میں اسے کمزوری سمجھتا ہوں کہ میں مصلحت پسند نہیں ہوں، جہاں حق واضح ہو جائے وہاں مصلحت کفر ہے۔ سچ طاقت ہے جو حق کے ساتھ ہے۔ مصلحت سے زندگی گزاری جا سکتی ہے، زندہ نہیں رہا جا سکتا۔ جب احساس ختم ہو جائے، زندہ رہیں یا مر جائیں کوئی فرق نہیں۔ مصلحت احساس ختم ہونے کا دوسرا نام ہے۔

Marfat.com

تقدیر کا معاملہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہمیں انتخاب کا حق نہ دیتا۔ ہم اپنے اندر جھانک کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ان صلاحیتوں کو دریافت کر کے استعمال کرنا ہی نہیں چاہتے جو ہماری کوششوں کی منتظر ہیں۔ انسان صلاحیتوں کو دریافت کر کے خوش قسمت بن سکتا ہے، مقدر کا مالک بن سکتا ہے۔ ہمیں ہمارے خیالوں نے باندھ رکھا ہے حالانکہ میں خیالوں سے نکل کر حقیقت کو پا سکتا ہوں مگر میرے خیال میرے لیے عذاب ہیں کہ جو تقدیر میں لکھا ہے وہ لکھا جا چکا ہے۔

انسان حالات کی پیداوار نہیں بلکہ حالات انسان کی پیداوار ہیں۔ انسان قتل کرتا ہے قاتل بھی تقدیر کا سہارا لیے ہوا ہے اور مقتول بھی تقدیر کا شکار ہو چکا ہے۔ عورت بیوہ ہو گئی ہے بچے یتیم ہو گئے ہیں، بے گناہ قتل ہو گیا، انسان تقدیر کے جواز میں دلائل تلاش کر رہا ہے، نہ اللہ سے ڈر رہا ہے نہ خوف کھا رہا ہے، اللہ کو عادل ماننے کی نفی کر رہا ہے، عذاب کا مرتکب ہو رہا ہے۔

Marfat.com

غصہ اور زندگی کی ذمہ داری قبول نہ کرنے کی وجہ سے انسان حالات کی پیداوار کا سبب بنتا ہے اور یہ اختلاف برداشت ہے یا عدم برداشت ہے۔ حالات کچھ بھی ہوں، حالات انسان خود بناتا ہے۔ کہتا یہ ہے دوسرے کی وجہ سے بنے ہیں۔ وجہ اپنے اندر ہے تلاش دوسرے کی ذات میں کرتا ہے۔ غصہ اور زندگی کی ذمہ داری قبول نہ کرتا ہے۔

خوبصورتی کی کوئی حد نہیں مگر انسان پھر خوبصورتی کی تلاش میں ہے۔ خوبصورتی سے خوبصورت بننا چاہتا ہے، رہنا چاہتا ہے مگر کسی حد کو پا کر بھی مطمئن نہیں ہوتا حالانکہ انسان کے اندر خوبصورتی ہے مگر وہ باہر تلاش کرتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ خوب ہونے کی کوشش فطری ہے مگر انسان اندر سے جتنا خوب ہو گا اتنا ہی پرسکون اور مطمئن ہو گا۔ انسان کے اندر کی کائنات بہت خوب ہے مگر اس کا تعلق اعلیٰ شعور سے ہے۔ اعلیٰ ضمیر کے اعلیٰ عمل سے ہے۔

پیار نفرت سے نہیں ملتا، پیار پیار سے ملتا ہے اور یہی اصول ہے جس نے اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کیا اور اس وجہ سے اسلام پھیلا نہ کہ تلوار کے زور پر، اگر تلوار کا زور ہی وجہ اسلام ہے تو یہ کسی اچھے انسان کا فعل نہیں، یہ پُرتشدد رویہ کی پیداوار ہے حالانکہ ایسا نہیں، اسلام مقدس اصولوں کی پیداوار ہے، وہ اصول جو انسانی حقوق مہیا کرتے ہیں۔

Marfat.com

مومن کسی سے وعدہ خلافی نہیں کرتا ماسوائے جو اسے دھوکا دے اور اس کے اعتماد کو مجروح کرے۔ مومن وہ ہے جس کا اندر ایسے ظاہر ہو جیسے باہر ظاہر ہے۔ مومن وہ ہے جو خیال سے یقین تک ایک ہی ارادہ سے سفر جاری رکھتا ہے۔ ہر کسی کو اپنی طرح کا سمجھتا ہے۔ اعلیٰ مقدس مقصد کا حاصل ہی اس کی انتظار ہے۔ زندگی کے ہر لمحہ سے کچھ حاصل کرنے کی تمنا رکھتا ہے۔

ہواؤں کا رخ دیکھ کر جو بادبانوں کا رخ بدلتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ منزل جلد پائیں گے حالانکہ ایسا نہیں، ہواؤں کی محتاجی رہتی ہے۔ ہواؤں کے مخالف چلنے والے بڑے جرات مند ہوتے ہیں۔ یہ مصلحت پسند ہر وقت ہواؤں کا رخ دیکھتے رہتے ہیں، یہ موقع پرست بدنصیب لوگ کبھی بھی سکون نہیں پا سکیں گے حالانکہ یہ اس کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔

سب سے بڑی اور اہم بات وہ ہوتی ہے جس میں لفظوں کی ترتیب اتنی خوبصورت ہو کہ الفاظ خود باتیں کریں۔ حقیقی بات لفظوں کا حسن ترتیب ہے۔ خوبصورت اور اعلیٰ الفاظ کی اعلیٰ ترتیب ہی اعلیٰ بات ہے۔ الفاظ کا غلط استعمال بہت بڑا گناہ ہے۔ سب سے مشکل کام اعلیٰ الفاظ کی اعلیٰ حسن ترتیب کو قائم رکھنا اور عمل پیرا ہونا ہے، اعلیٰ بات کے لیے اعلیٰ الفاظ کا چناؤ نہایت لازمی ہے۔

Marfat.com

غلطیاں خلوص سے دُھل جائیں تو وہ پاک ہو جاتی ہیں اور صاف ہو جاتی ہیں، اگر معافی میں سچا خلوص نہیں تو معافی کو شرمندہ مت کرو۔ معافی مانگنے سے نہیں ملتی بلکہ معافی لینے سے ملتی ہے۔معافی قبول کرنے سے۔ غلطی کا اقرار ہی معافی ہے۔ سچی نیت ہی معافی ہے۔ جرائم نہ کرنے کا اقرار سچی معافی ہے۔

------

۱) مردار کم ہو تو کتے ضرور لڑتے ہیں، دنیا مردار ہے۔
۲) انسان جھوٹ کے ساتھ انسان رہنا چاہتا ہے جبکہ انسان سچ کے ساتھ انسان بنتا ہے۔
۳) انسان کو جب تک شعور ذات نہ ہو وہ کمینہ پن سے باہر نکل نہیں سکتا۔ کمینہ پن انسان کے اندر ایک اذیت ناک انجانی گھٹن کا نام ہے جسے وہ اپنی چالاکی کہتا ہے۔

------

۱) کردار کے برعکس زندگی گزارنے والے لوگ ہوتے ہیں اور وہ بالکل لوگ ہوتے ہیں جو منہ میں ہمیشہ جھوٹی زبان رکھتے ہیں۔
۲) کم ظرف لوگ ہمیشہ اس کرسی کی توہین کریں گے جس پر وہ براجمان ہیں۔

Marfat.com

۱) حُسن ایک آفاقی زبان ہے اور خاموشی آفاقی لہجہ ہے۔ انکی کوئی سرحدیں نہیں، یہ کسی کی میراث نہیں، یہ عطا ہے۔

۲) اصلی دولت مند وہ ہوتا ہے جس کو اس کی دولت شفیق بنا دے جیسے سعادت والے کو سعادت مند ملتے ہیں۔ سعادت مند اولاد ہی اصلی دولت ہے جو شفقت تقسیم کرتا ہے اسے شفیق کہتے ہیں اور شفیق وہ ہوتا ہے جو دنیا میں کسی کو نقصان پہنچائے بغیر زندہ رہے اور چلا جائے۔ انسان کو شفیق ہونا چاہیے مگر قوّت ارادی اور قوّت فیصلہ مضبوط ہونا ضروری ہے تا کہ چالاک ہوشیار اور نجس لوگوں سے محفوظ رہا جا سکے۔

میں نے جب موت کو قریب سے دیکھا تو میرا اندر روشن ہو گیا۔ یہ میرا دوسرا جنم ہے جس ہاتھ میں بندوق تھی اس ہاتھ میں قلم ہے جہاں طوفان بدتمیزی تھی وہاں اطمینان ہے، یہ اللہ کے راضی ہونے کے آثار ہیں، اللہ کی رحمت کی نشانی ہے، موت کو قریب سے دیکھنے والا ایک نئی زندگی پاتا ہے، یہ موت کی معرفت ہے، انسان زندہ محسوس کرے۔

Marfat.com

مذاہب عالم میں ایک کردار ہے جو خباثت اور شیطانیت کو کتاب مقدس کے غلاف میں چھپائے ہوئے ہے اور اپنے اردگرد جمع لوگوں میں اپنی شرافت اور شفقت کی تبلیغ کرتا ہے جبکہ عالم دنیا میں سب فساد اس کی وجہ سے ہیں، وہ تاویلوں کی دنیا کا بے تاج بادشاہ ہے۔ اپنی اغراض کے ترازو میں ان کو تولتا ہے، مطلب نکالتا ہے، امن کی بات کرتا ہے۔ امن کے لیے ویسا عمل نہیں کرتا، صرف امن کا فرمان جاری کرتا ہے۔ امن کے خلاف فتویٰ صادر کرتا ہے۔ امن و امان کے لیے مسئلہ پیدا کرتا ہے اور پھر امن و امان کا علمبردار بن جاتا ہے، میرے مذہب میں مولوی ہے، دوسروں میں کہیں ربی ہے، کہیں پادری اور کہیں برہمن۔ جب یہ مذہبی کردار امن کے لیے مخلص ہو گا کسی ملک میں قتل عام نہیں ہو گا۔ یہ فرقہ واریت اور فرقہ پرستی کا بانی ہے۔ یہ مذہب میں زہر گھولنے والا کردار ہے اور اس کردار کی وجہ سے سب بدکردار ہیں۔

جو کچھ لکھا جا سکتا ہے اس کے مطابق زندگی نہیں گزاری جا سکتی اور جیسے زندگی گزاری جاتی ہے ویسے محسوس نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم جیسے محسوس کیا جاتا ہے، ویسے لکھنا ایک عطا ہے اور وہ وقت ہی عبادت ہے، ایسے لمحے جس سے لکھنے والا نکل نہیں سکتا، ایسا انسان دوسروں کے لیے پاگل اور دوسروں میں گھل مل نہیں سکتا مگر اپنی ذات میں مطمئن ہے، عبادت قدرت کے کامل ہونے کے اقرار کا نام ہے۔

Marfat.com

جو دھوکا سے رزق کماتے ہیں وہ رزق کو دھوکا دیتے ہیں اور پھر دولت مند ہو کر ساری زندگی دھوکا میں رہتے ہیں۔ جو کچھ دھوکا میں کرتے ہیں، وہ سب دھوکا ہوتا ہے اور سارے کا سارا دھوکا انسان اپنے آپ کو دیتا ہے۔ دھوکا باز انسان یہاں بھی دھوکا کھا رہا ہے اور یوم حشر دھوکا میں اٹھایا جائے گا یہی اس کا نصیب ہو گا جب کہ رزق دینے والا بے حساب دیتا ہے اور بغیر حساب کے دیتا ہے۔

------

۱) اندر سے بے لباس ابن آدم کے پاس کچھ نہیں ہوتا اور وہ سمجھتا ہے کہ اسے کوئی دیکھ نہیں رہا حالانکہ وہ ننگے کردار کے ساتھ گھوم رہا ہے مگر کیا کریں؟ سب ہی ننگے ہیں۔

۲) انسان کی آنکھیں ہوں اور انسان اندھا ہو جائے ایسی طاقت کو "ہوَس" کہتے ہیں۔ ہوس انسان کی اذیّت ناک سوچ کا نام ہے، ایسی سوچ جو بغیر کنارے کے ہو مگر یہ سوچ ہو کہ میں درست ہوں۔

Marfat.com

ہوس کی سونامی میں انسان کے اطمینان کو "توکل" کہتے ہیں۔ "توکل" اللہ کے حکم کی مکمل دلیل کا نام ہے، متوکل انسان ناقابل شکست ہے، انسانیت کی اعلیٰ ترین صفت کا نام توکل ہے، زمانے کے حوادث اس پر اثر انداز نہیں ہوتے، انسان توکل سے عاری ہو جائے تو اسے کچھ نظر نہیں آتا ہے۔ ہمارے اردگرد توکل سے عاری لوگوں کا ہجوم ہے، ایک دوسرے کو راستہ نہیں دے رہے۔ ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں، یہ ایمان کی نفی ہے، "توکل" اصل ایمان ہے۔

فقیر اگر کتوں کے بھونکنے کا جواب دینا ضروری سمجھے تو پھر بھیک نہیں مانگ سکتا، جس نے صدا لگانی ہے اس کو بھونکنے والوں کی پرواہ نہیں کرنی ہے۔ بس سچی صدا لگاتے رہو، بھونکنے والے خود ہی تھک کر چپ ہو جائیں گے۔ شریف انسان کو بہت مسائل ہیں تو کیا اسے شرافت چھوڑ دینی چاہیے؟ شرافت میں رہ کر حالات کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ پروردگار اس کی مدد فرمائے گا۔ لوگ شرافت کو کمزوری سمجھتے ہیں جب کہ انسان شرافت کو انسانیت تسلیم کرتا ہے۔

Marfat.com

انسان کے دوسرے جنم کا آغاز توبہ ہے، توبہ والی زندگی گزارنے والا انسان پُرسکون رہے گا، توبہ کے بعد توبہ والا کام نہ کرنا ہی دوسرا جنم ہے۔ انسان کا دوسرا جنم اس کی زندگی کا انقلاب ہے، گندھے جوہڑ میں نہانے کے بعد پاکیزہ پانی سے غسل کرنے کا نام توبہ ہے۔

انسان عبادت اس لیے کرتا ہے کہ اس کے اندر نفس اعلیٰ کی طہارت رہے کیونکہ وجود انسانی جزو بشریّت ہے اور خطا کار ہے، یہ تنہا نہیں اس کے اردگرد لاتعداد کثافتیں ہیں جو اس پر ہر وقت حملہ آور ہوتی رہتی ہیں۔ اگر ہماری عبادات میں خلوص اور پاکیزگی نہیں تو ان کا نفس پر اثر نہیں ہوگا۔

خوف اس جذبات پر اثر انداز نہیں ہوتا جو اپنے ادراک سے حق کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ سچا مومن وہ ہے جو ہر خوف کو حق کے مقابلہ میں ادنیٰ سمجھے۔ خوف ان کو ہوتا ہے جو حق کی طرف پشت کر کے جھوٹے دلائل سے حق کا تعارف کرواتے ہیں۔

Marfat.com

۱) جو اصول پرست نہیں وہ خدا پرست نہیں، خدائی اصول پرستی کا نام ہے، عدل اٹل اصول ہے۔ خدا عادل ہے، یہ خدا کا اصول ہے۔ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی ظلم چاہتا ہے۔

۲) انسان خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے اس کی معافی نہیں مانگتا حالانکہ ہر ظلم کی معافی ہوتی ہے۔ اصل ظالم وہ ہے جو اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے اور اس کو احساس تک نہیں ہوتا، ایسے انسان کو "بے حس" کہتے ہیں۔

دانائی ملتی نہیں دریافت کرنی پڑتی ہے، دانائی صرف زندہ احساس پا سکتا ہے۔ دانائی تعلیم سے حاصل نہیں ہوتی، اعلیٰ فکر اور اعلیٰ علم دانائی کے لیے اہم ہیں۔ انسان دانائی تلاش کرتا ہے حالانکہ اس کے اندر ہے، صرف باہر والی دانائی سے موازنہ کرنا ہے، باہر والی دانائی لوگوں کی دانائی ہے، اندر والی دانائی انسان کی اپنی دانائی ہے۔ لوگ دانا بنتے ہیں جب کہ انسان ہوتے ہیں۔ دانائی چالاکی نہیں، دانائی حقیقت ہے۔ لوگ دانائی بانٹتے ہیں، انسان دانائی اکٹھی کرتا ہے۔ دانائی وہ ہے جو اپنی اصلاح کے لیے ہو، دانائی بانٹنے والے لوگ ضروری نہیں اصلاح یافتہ ہوں۔ دانا انسان فلاح یافتہ اصلاح یافتہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

۱) مسلمانوں کے دو گروہ ہیں، ایک گروہ جو کرواتا ہے اللہ کرواتا ہے، دوسرا گروہ جو کرتا ہے انسان کرتا ہے، ہم کس گروہ کے ساتھ ہیں۔ ہم ویسے مسلمان ہیں جیسے گروہ کے ساتھ ہمارا واسطہ ہے۔

۲) جو انسان خود کرتا ہے اس کا ذمہ دار خود ہے، جو انسان نہیں کرتا اس کا وہ ذمہ دار نہ ہے۔

مسلمان خود نیکی اور بدی کا معیار قائم نہیں کرے گا بلکہ نیکی اور بدی، حلال اور حرام کا معیار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیؐ نے قائم کیا ہے۔ انسان کی عقل اور فہم نہ اس کا ادراک رکھتے ہیں اور نہ ہی ان کو ایسے کرنے کا حکم ہے، اگر انسان محتاج ہے تو پوچھنا پڑے گا اور اگر بے نیاز ہے تو مرضی کرے گا، انسان اپنی مرضی کر رہا ہے، مرضی کا حساب دینا ہو گا۔

------

۱) ہر وہ عمل نیکی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قریب کرے اور ہر وہ فعل بُرائی ہے جو اللہ سے دُور کرے، اللہ کی مرضی نیکی ہے، ہماری مرضی نیکی نہیں، اگر اللہ کی مرضی کے مطابق نہیں۔

۲) موت زندگی کا انکشاف ہے جس کو موت کا یقین نہیں وہ زندگی کا راز نہیں پا سکتا۔

Marfat.com

جہاں لالچی ہوتے ہیں وہاں ٹھگ بھوکے نہیں مرتے۔ ٹھگ وہ ہوتے ہیں جن کے خنجر پر کوئی داغ نہیں ہوتا اور نہ ہی دامن پر کوئی چھینٹا۔ قوم لالچی ہو تو اقتدار پرست ٹھگ ہوں گے پھر ایسی قوم کے لیے موج ہی موج ہے۔ عقل نہ ہو تو کوئی مسئلہ نہیں، بہت سے مسائل ہیں مگر کوئی مسئلہ نہیں، عقل ہے مگر ابھی پردہ میں ہے۔

نبیؐ کسی نسل اور انسان کا دشمن نہیں ہوتا، نہ جانے نبی کو ماننے والے نسل انسانی اور انسانیت کے دشمن کیوں ہوتے ہیں؟ مانتے نبیؐ کو ہیں اور کرتے وہ نہیں جو نبیؐ نے کیا ہے؟ اور فرمایا ہے؟ لہذا نسل انسانی اور انسان کا دشمن کسی نبیؐ کی امت نہیں، پھر مسلمانوں کا نبیؐ تو دو جہانوں کا نبیؐ ہے، نبیؐ کسی کے قتل کا حکم نہیں دیتا۔ نبیؐ وہ ہوتا ہے جو رحمت ہے۔

وہاں مت جاؤ جہاں تم نے جھوٹ سننا ہے، بولنا ہے اور اس کی تائید کرنی ہے ورنہ تم سے تمہارے زندہ ہونے کا احساس چھین لیا جائے گا، بس اسی وجہ سے معاشرہ بے حس ہو گیا ہے کہ ہم نہ سچ سنتے ہیں، نہ بولتے ہیں اور نہ ہی تائید کرتے ہیں، صرف سچ کی بات کرتے ہیں اور جھوٹ میں رہتے ہیں۔

Marfat.com

اعلیٰ، پاکیزہ، پُرسکون، اطمینان بخش زندگی گزارنے کے لیے انسان کے لیے اپنے اندر سچائی کا چراغ روشن کرنا ضروری ہے جس سے سچ کی تلاش ممکن ہے۔ اگر انسان سچ کی حقیقت سے آگاہ نہیں کہ سچ ہے کیا؟ تو پھر وہ ہزار کوششوں کے باوجود زندگی کی حقیقی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتا. چشم بصیرت سے دیکھو گے تو سچ نظر آئے گا ورنہ تو کوئی دھوکا ہو گا جو تم کھاؤ گے اور اس دھوکے کو سچ سمجھو گے اور کہو گے۔ چشم بصیرت صرف صاحب ایمان کی ہوتی ہے۔

------

۱) زندگی گزر رہی ہو اور انسان رُکا ہوا ہو اسے "دنیا دار" کہتے ہیں اور اسے مادہ پرستی کہیں گے۔ زندگی رکی ہوئی ہو اور انسان چل رہا ہو اسے دین دار، صاحب ایمان کہتے ہیں اور ایسی زندگی گزارنے والے کو "روحانی ہستی" کہتے ہیں۔

۲) انسان مادی اور روحانی دو کیفیتوں سے گزر رہا ہے جونسا پلڑا بھاری ہو گا وہی اس کی زندگی کا حصہ بن جائے گا، ہم کونسے پلڑے میں ہیں ہمیں اپنا اندازہ خود لگانا ہے؟ اپنا معیار خود قائم کرنا ہے۔

Marfat.com

پاکیزہ خیال ایک نشہ ہے جس پر کچھ خرچ نہیں ہوتا اور اس میں سب سے زیادہ وہ نشہ ہے جس سے سکون ملتا ہے۔لوگ بُرے خیالوں کا نشہ کرتے ہیں۔ سارے انسان اس نشے میں رہتے ہیں مگر ہر انسان کے اپنے معیار کا ہے۔ بس خیالوں کا احتساب کرنے والے اللہ کے بندے ہوتے ہیں وہ کسی کا دل نہیں دکھاتے، وہ خدا کو یقین مانتے ہیں، خدا دلوں میں رہتا ہے۔

جو انسان ادنیٰ کمزوریاں معاف نہیں کرتا وہ اعلیٰ خوبیاں کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔ انسان وہی ہے جو کمزوریوں اور خوبیوں کو عملی زندگی میں ہر وقت نظر میں رکھے۔
درندوں کے اصول میں یہ شامل ہے کہ وہ ایک دوسرے کو نہیں پھاڑتے جب کہ لوگ، لوگوں کو ہر وقت پھاڑ کھانے کے مواقع تلاش کرتے ہیں، ایسے لوگ درندوں سے بدتر ہیں اور ایسے لوگوں کے حواری ان سے بدترین ہیں۔

ہر خواہش کا ایک وجود ہے جب کہ ہر خیال ایک خیال ہے اور انسان زندگی میں ان دو کے درمیان محوِ سفر ہے۔ جب حقیقت کو پا لیتا ہے تو انسان بندہ قرار پاتا ہے۔ زندگی ایک سفر ہے جو حیوانگی سے شروع ہوتا ہے اور بندگی تک جاتا ہے۔ کتنے انسان ہیں جو اس سفر کو کامیابی سے طے کرتے ہیں؟ دراصل وہی اللہ کے بندے ہیں۔

Marfat.com

انسان کی دنیا میں تمام جدوجہد ایک آسان زندگی گزارنے کے لیے ہے اور یہ اس وقت ممکن ہے جب انسان تقویٰ اور قناعت کا دامن تھامے گا، عبادات، تقویٰ اور قناعت کا درس ہیں۔ انسان سب کچھ حاصل کرے مگر تقویٰ اور قناعت سے محروم رہے تو وہ مفلس ہے۔ دولت انسان کو انسان نہیں بناتی ورنہ سارے دولت مند انسان ہوتے۔ انسان وہ ہے جو انسانوں والا کام کرے اور انسانیت کے معیار پر پورا اترے۔

جو لوگ اپنے جیسے لوگوں کو فریب دیتے ہیں وہ "فریبی لوگ" ہوتے ہیں، جب وہ کسی اعلیٰ انسان کو فریب دیتے ہیں تو اپنی موت خود مر جاتے ہیں جسے "خودکشی" کہتے ہیں، دراصل ایسے لوگ مرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمیں زندہ نظر آتے ہیں حالانکہ مردہ ہیں۔ جو خدا کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں نہ جانے وہ کلمہ کیوں پڑھتے ہیں؟

------

۱) وہ انسان بڑا بدنصیب ہے جو اپنی فطری کمزوریوں کو خود چھپاتا ہے، یہ اصلاح نہ پانے کے اسباب ہیں۔

۲) کفایت لفظی سے انسان ندامت سے بچ سکتا ہے۔

۳) انسان جو حاصل کر لیتا ہے اس پر مطمئن نہیں، اس لیے اگر دولت مند بھی ہو جائے تو پریشان رہے گا۔ اطمینان ہی اصل دولت ہے اور دولت اس لیے کمائی جاتی ہے کہ اطمینان ہو۔

Marfat.com

یہ کمینہ پن کی توہین ہے اور انتہا ہے جس کو میں نے اپنا پیار اور اپنی پیاری نیت بخش دی مگر اس کے دل سے بغض نہیں گیا، اگر وہ حج بھی کر لے تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی جب کہ وہ خالص توبہ کے سفر کی عصیب میں رہا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا سزا وار وہ ہے جو اس کے روبرو ہوتا ہے مگر نیت درست نہیں رکھتا جب کہ پروردگار نیت سے آگاہ ہے۔ جو جانتا ہے اس کے روبرو جھوٹ مت بولو کیونکہ اس کی معافی نہیں ہوتی بلکہ ایسے فعل کی توبہ ہے جس کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد توبہ بھی قبول نہیں ہوتی، اللہ سے چھپاتے ہو جو سب جانتا ہے اور لوگوں کو بتاتے ہو جو کچھ نہیں جانتے، لوگوں کے روبرو اپنے بُرے افعال مت بیان کرو، وہ گواہ بن جائیں گے۔

------

۱) جو دانستہ جھوٹ بولتا ہے وہ کسی مذہب کا پیروکار نہیں اس کی ذات اس کا مذہب ہے؟

۲) چھوٹے لوگ بڑی بات کا دعویٰ نہیں کر سکتے، بڑی بات کہنے کے لیے بڑا انسان ہونا ضروری ہے۔

Marfat.com

سب مخلوق کا خدا ایک ہے مگر ہر انسان کا خدا اس کے اندر اپنا ہے جس کے حکم کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ یہ انسانوں کے اندر والے خداؤں کے جھگڑے ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ بے امن اور بے سکون ہے۔ انسان کے اندر اس کا خدا اس کی مرضی ہے اور اس کی ہر خواش ایک خدا ہے۔

ہر انسان کو اس کی غلطی کی معافی کے مواقع ملتے ہیں مگر صرف صاحب بصیرت کو ایسے مواقع نظر آتے ہیں۔ جس پر خدا مہربان ہو وہی معافی طلب کر سکتا ہے اور وہی معافی دے سکتا ہے۔ معافی دینا اعلیٰ ظرفی کا اعلیٰ کردار ہے، پوپ جان پال دوئم نے محمد علی آغا ترک مسلمان باشندے ۲۴ سالہ نوجوان کو جس نے ۱۳ مئی 1981 کو گولی ماری تھی۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۳ کو جیل میں جا کر اسے معافی دی اور تر کی پہنچایا۔ ایسے بڑے انسان کا یہ اعلیٰ ظرف ہے، یہ زندہ انسانوں کے فیصلے ہیں۔

Marfat.com

۱) جو فکر کرتا ہے صرف اسے ہی معلوم ہے فکر کرنا کتنا اعلیٰ علم ہے؟ اور اس سے انسان کیا بنتا ہے؟ ایسے انسان کو مفکر کہتے ہیں۔

۲) "میں سوچتا ہوں اس لیے میں ہوں"، "مجھے ابھی میرے ہونے کا شعور نہیں"۔ مجھے صرف میرے ہونے کا علم ہونا چاہیے، یہی میری شفاعت، میری عاقبت کے لیے کافی ہے۔

۳) انسان کو اپنی ذات پر یقین نہیں اس لیے اس کو کسی پر یقین نہیں۔ موت یقین ہے مگر انسان کو موت پر یقین نہیں اس وجہ سے انسان، انسان نہیں بن رہا۔

------

۱) جو ماضی کی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہیں انہیں کامیاب مستقبل کا راستہ بتایا جاتا ہے۔

۲) جس معاشرہ میں عورت مرد کی کمی محسوس نہ کرے وہ ترقی یافتہ تو ہوسکتا ہے، ہدایت یافتہ کبھی نہیں ہوگا۔ خاوند عورت کی حفاظت ہے اور عورت خاوند کے لیے جوہر لطیف ہے۔

------

۱) جو بھلائی بھول جاتے ہیں وہ بچے رہتے ہیں وہ بچوں کی عمر سے آگے سوچتے نہیں، جس انسان کا شعور جوان نہیں ہوتا وہ نابالغ رہتا ہے لہذا نابالغ سے بھلائی کرنے کا مطلب، اپنے ساتھ برائی ہے۔

۲) انسان کے اندر جھانکنے والے علم کو، علم معرفت کہتے ہیں۔ "Theology" یہ صرف سچے انسان کا نصیب ہے، یہ روشن ضمیر کی خوش بختی ہے۔

Marfat.com

جب تک انسان کو اپنی غلطی نظر نہیں آئے گی اس وقت تک غلطی کرتا رہے گا۔ انسان اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے دوسروں کی کمزوریاں تلاش کرتا ہے۔ پھر اس کے پاس جواز ہے۔ یہ کیوں ایسے کرتا ہے؟ بس یہ وہ عذاب ہے جس میں انسان مبتلا رہنا چاہتا ہے اور اس کو زندگی سمجھ رہا ہے حالانکہ یہ عذابی زندگی ہے۔ ہمارے اردگرد لوگ عذاب زدہ زندگی گزار رہے ہیں۔ مگر ان کو اس کا احساس نہیں۔

وہ انسان جو پہلے ہی ناکام ہے اور پھر اولاد کی ناکامیاں بھی اس کا مقدر ہیں تو اس کے لیے دنیا عذاب ہے۔ پھر وہ زندہ رہنے کی خواہش کرتا ہے۔ تو وہ خواہش بھی عذاب ہے۔ انسان کا اندر اگر ناامیدی سے بجھ جائے تو حوصلے اس کو حوصلہ نہیں دے سکتے۔ امید کے چراغ انسان کے اندر جلتے رہیں گے تو وہ اپنی زندگی توقعات میں گزار دے گا۔

☆☆

Marfat.com

• جھوٹے اور بے عمل انسان کو سچے اور باعمل انسان کا حوالہ نہیں دینا چاہیے۔ اگر ایسا کرنا ہے تو خود کو سچا اور باعمل ثابت کرنا ہوگا ورنہ ایسی ضد زیب نہیں دیتی۔
جو کام انسان خود نہیں کرتا دوسروں کو اس کا مت کہے یہ اصولوں سے انحراف ہے۔ یہ سچائی سے بغاوت ہے، یہ اللہ کے فرمان کی نفی ہے۔ بس بات کرنے سے پہلے فکر کرو، فکر آپ کی راہنما ہے۔

جس کو اپنی کمزوریوں کا معلوم ہو وہی اپنی اچھائیاں بھی جانتا ہے۔ جو صرف اپنی اچھائیاں بیان کرتا ہے وہ اپنی کمزوریوں سے قطعاً آگاہ نہیں ہے۔ کمزوریوں سے آگاہ انسان ہی دراصل اپنی اصلاح کر سکتا ہے اور یہ صرف زندہ اور صاحب شعور انسان کا نصیب ہے۔ زندہ انسان ہر وقت اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتا ہے، یہ زندہ ہونے کا ثبوت ہے۔

------

۱) جو عقل مند اپنی عقل کے مطابق عمل درآمد نہیں کرتا وہ اس بیوقوف سے بدتر ہے جو اپنی بیوقوفی کو عقل مندی سمجھتا ہے اور اس پر عمل درآمد کرتا ہے۔
۲) جس انسان کو اپنی بُرائی نظر نہیں آتی حقیقت میں وہ اندھا ہے۔ اندھا وہ ہے جس کو عقل ہو مگر بصیرت نہ ہو اسے عقل کا اندھا کہتے ہیں۔ بس اپنا اندازہ لگا لو ہم کتنے اندھے ہیں؟

Marfat.com

۱) کتوں کو مردار کے دعوت نامے جاری نہیں کیے جاتے، دنیا مردار ہے۔

۲) بُرے لوگ بُرائی کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں، بُرائی کے موقع پر آپ ان سب کو اکٹھا پائیں گے، ایسے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو اکٹھے ہونے کے مقصد سے آگاہی نہ ہو اور پھر وہ ان جیسے ہوتے ہیں جن کو دعوت نامے جاری نہیں ہوتے۔

وقت کی آنکھ سے مشاہدہ کرنے والے دھوکا نہیں کھاتے، وقت روشنی اور اندھیرے میں ایک جیسا دیکھتا ہے اور ہر وقت فیصلے کو نظر انداز کرنے والے پیچھے رہ جاتے ہیں، وقت گزر رہا ہے اور انسان رُکا ہوا ہے حالانکہ انسان سمجھ رہا ہے کہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ وقت کے ساتھ چلنے والا انسان بُرے وقت سے محفوظ رہتا ہے، یہ وقت کا فیصلہ ہے، یہ وقت کا انصاف ہے، یہ خدا کا فرمان ہے، یہ الٰہی اصول ہے، یہ اصل یقین ہے، نہ جانے لوگ غلط فیصلے کر کے وقت کا انتظار کیوں کرتے ہیں؟

جو لوگ بزدلی کی زندگی کو زندگی سمجھتے ہیں وہ دلیری والی زندگی کو موت سمجھتے ہیں لہذا وہ مرنا نہیں چاہتے، جو مرنا نہیں چاہتے وہ اس یقین سے عاری ہیں کہ بُرائی والی زندگی اصل اور حقیقی عذاب ہے، بس ایسے لوگوں کو کون سمجھائے؟ کہ انکے مرنے اور جینے میں کوئی فرق نہیں۔

Marfat.com

جو لوگ اپنی عاجزی اور انکساری کو دھوکا دیتے ہیں وہ اپنے گھر کو غریب خانہ اور دولت خانہ کہتے ہیں حالانکہ دولت اور غربت کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ایسے لوگ مگر مصنوعی مسکراہٹ سے اپنے ضمیر کو ورغلاتے ہیں کہ وہ ان کی خود ساختہ عاجزی اور انکساری کا ساتھ دے۔ بس یہ زندہ انسان کے لیے عذاب ہے اور مردہ لوگوں کے لیے خوشی، جس سے لوگ خوش ہیں اور انسانیت حیران کھڑی ہے۔

جس کا ایمان اُس کی کمزور سوچوں پر اثر انداز نہیں ہوتا یا تو ایمان کمزور ہے یا وہ انسان طاقت ور ہے، لیکن حقیقت میں وہی انسان طاقت ور ہے جس کا ایمان مضبوط ہے، ایمان اسی کا مضبوط ہے جس کی قوّت فیصلہ مضبوط ہے۔ ایمان قوّت فیصلہ کی اصل اور حقیقی بنیاد ہے۔ سچّی بات ایمان ہے اس لیے سچّا انسان طاقت ور ہے۔ سچّے انسان کو شکست نہیں دی جا سکتی۔ سچّے کو شکست دینے والا انسان جھوٹے فریب میں ہے، جھوٹ اور فریب ایمان کو کھا جاتے ہیں۔

جو انسان اپنی کمزوریوں سے آگاہ نہیں اس سے ہم مشورہ نہ ہوں کیونکہ انسان اپنے معیار کا مشورہ دیتا ہے جن کا اپنا کوئی معیار نہیں ان کے مشورہ کا بھی کوئی معیار نہیں۔

Marfat.com

کبھی کبھی انسان چھوٹی سی بات کر کے اس سے بڑا مفہوم نکالتا ہے اور کبھی بڑے بڑے لوگ بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں جس میں سے چھوٹے لوگ ظاہر ہوتے ہیں۔ بات وہی پائیدار ہے اور بااصول ہے جس پر قائم رہا جائے۔ عمل کیا جائے جو ایسا نہیں کرتے، ان کی کوئی بات نہیں وہ حاضر ہوں یا غیر حاضر، زندہ ہوں یا مر جائیں۔ بات ہی زندگی ہے اور بات ہی موت۔

جو اپنی حیثیت کا غلط اندازہ لگاتا ہے وہ ناکام زندگی گزارتا ہے، وہ ہر وقت ذہنی حادثات کا شکار ہوتا ہے، ذہنی حادثہ عزت نفس کی شکست ہے۔ ذہنی طور پر انسان جتنا صاف ستھرا اور نیک نیت ہے وہ اپنی حیثیت کا اندازہ غلط نہیں لگاتا۔ پُرسکون زندگی گزارنے کے لیے اپنی حیثیت سے باہر انسان کو سوچنا نہیں چاہیے۔

ہر لفظ کے پیچھے کوئی انسان ہوتا ہے اور ہر انسان کے اندر کوئی لفظ ہے، جو اس کی قدر ہوتی ہے، الفاظ قدروں کے پیمانے ہیں، انسان کے پاس سب سے قیمتی دولت وہ الفاظ ہیں جن سے وہ اعلیٰ زندگی کے حق میں فیصلہ دیتا ہے، الفاظ ہی عزت اور الفاظ ہی ذلت کا معیار قائم کرتے ہیں۔

Marfat.com

چھوٹے آدمی کو جب دولت ملتی ہے تو وہ دولت کے حوالہ سے بڑا آدمی بن جاتا ہے اور ایسا بڑا آدمی ایک اعلیٰ فکر والے بڑے انسان کے مقابلہ میں ہمیشہ چھوٹا رہتا ہے، جس معاشرہ میں ایسے آدمی کو ایسے انسان پر ترجیح دی جائے وہ معاشرہ میں کبھی اعلیٰ ترقی یافتہ تصور نہ ہو گا، دولت بڑھ جائے اور فکر کم ہو جائے تو یہ زوال ہے مگر ہمارے جیسے معاشرہ میں اسے بڑے آدمی "ترقی" کہتے ہیں۔

چھوٹی حرکت سے بڑا آدمی چھوٹا ہو جاتا ہے اور بڑا آدمی چھوٹی حرکت اپنی توہین سمجھتا ہے۔ بڑا آدمی بڑی بات، بڑے عمل سے بنتا ہے، خود نہیں بنتا بلکہ بڑا عمل اور بڑی بات آدمی کو اعلیٰ انسان بنا دیتی ہے، بڑی بات اور بڑے عمل کا فیصلہ وقت کی پیشانی پر رقم ہوتا ہے اور صرف بڑا اور اعلیٰ انسان اس کا مطالعہ کرنے کا شرف رکھتا ہے، بس وقت کا چہرہ پڑھ کر فیصلہ کرنے میں یہ راز پوشیدہ ہے، وقت بہترین منصف ہے اور وقت کے فیصلے درست ہوتے ہیں۔

Marfat.com

کسی کے قریب جانے سے پہلے ان باتوں کا یقین کر لو کہ جو کمزوریاں تم میں ہیں وہ اس میں بھی ہیں۔ جو اچھائیاں تم میں ہیں، وہ اس میں بھی ہیں تا کہ تم افسوس سے بچ سکو۔ افسوس باتوں کی آخری موت ہے۔ زندگی کا سارا حاصل اگر افسوس ہے تو سارے زندگی افسوس ہے۔ انسان کی تمام تر کوشش، کاوش اور جدوجہد یہی ہوتی ہے کہ زندگی میں اس کا آمنا سامنا افسوس سے نہ ہو مگر ہر قدم پر افسوس اس کے ساتھ ہے، یہ ہو گیا ہے اور یہ باقی ہے، باقی افسوس ہے۔ ہر وہ بات عذاب ہے جس میں افسوس ہے۔

زندگی میں کسی کے نزدیک اتنا مت جاؤ کہ دُور ہونا مشکل ہو جائے اور دُور ہونے کے بعد زندگی ختم ہو جائے۔ بس ایک دوسرے کے درمیان معقول حدود ضرور قائم رکھو۔ نزدیک ہونے کے بعد دُور ہونا پڑے تو پھر بڑا دُکھ ہوتا ہے، پھر یہ دُکھ زندگی بھر رہتا ہے، ایسا دُکھ دینے والے لوگ ہوتے ہیں، جن کو احساس نہیں ہوتا کہ وہ کتنے اذیّت ناک ہیں بس ان کو اپنے مطلب سے غرض ہے، جب غرض پوری ہو جائے تو یہ خود بخود دُور ہو جاتے ہیں لہذا ایسے لوگوں کے نزدیک مت جاؤ، یہ ایسے افعال کو اپنی جبلّت کا حصّہ بنا لیتے ہیں۔

Marfat.com

جس فعل کی اصلاح تم دوسرے میں چاہتے ہو اس فعل کی اصلاح پہلے اپنے آپ میں کرو تا کہ تمہیں خود آگاہی ہو، خود آگاہی ہی اصل اصلاح ہے، یہ سارے علامہ، حضرت، مولانا، کاہن، برہمن، ربی، پادری دوسروں کی اصلاح کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہیں، مال کسی دوسرے کا ہے یہ صرف اجرت لیتے ہیں، یہ معاشرہ کا بڑا اہم ستون ہے، جو بات کرتا ہے اس کے مطابق زندگی نہیں گزارتا، بلکہ سب ایسے ہیں جو اس کی پیروی کرتے ہیں، یہ قارونوں اور فرعونوں کے مددگار ہیں، یہ مال برائے فروخت ہے، یہ چھوٹی چھوٹی خواہشوں کے زیر اثر ہیں، یہ ناقص سوچ کا پہرہ دار ہے۔

------

۱) مرد عورت سے محبّت کیوں کرتا ہے؟ بس مرد کو ایک جوہر لطیف کی تلاش ہے جو صرف عورت میں ہے۔

۲) جو فطری طور پر بزدل ہو اسے حق کے قافلے کے ساتھ چلنے سے اجتناب کرنا چاہیے، میرا یہی خیال ہے۔

۳) ادب زندہ انسانوں کے روح کی غذا ہے نہ جانے پڑھے لکھے صاحب ثروت اپنے گھروں میں اس کا ذخیرہ کیوں نہیں کرتے؟ اچھا ادب انسان کی اعلیٰ زندگی اور اعلیٰ سوچ کے لیے نہایت اہم ہے۔ ادبی لوگوں سے رابطہ رکھنے والے کمال لوگ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

۱) اپنا احتساب کرو تا کہ کوئی ہاتھ تمہارے گریبان کی طرف نہ بڑھ سکے، کوئی انگلی تمہاری طرف نہ اٹھے، کوئی زبان تمہاری غیبت نہ کر سکے۔

۲) خرچ کر کے عقل خریدنے والا انسان غلطی نہیں کرتا۔ اگر پھر غلطی کرتا ہے تو پھر اس کی انسانیت میں اصلاح کی ضرورت ہے، نہ جانے ایسا انسان بار بار ایک ہی سوراخ سے کیوں ڈسواتا ہے؟ شاید لاشعور میں ہے۔

انسان کی زندگی اس وقت خوشگوار ہو گی، حسین لگے گی جب وہ فطرت کی رعنائیوں سے اپنی روح کے لیے رزق حاصل کرے گا، جب کتاب مبین فطرت سے اپنی روح کے لیے علم حاصل کرے گا۔ جب حقیقت سے آشنا ہو گا، جب زندگی اور موت کی معرفت سے آگاہی ہو گی۔ جب ہنسنے اور رونے کا ادراک ہو گا، جب جھوٹ اور سچ میں فرق محسوس کرے گا، جب جاہل اور عالم کی بات پر غور کرنے کا شعور ہو گا۔ زندگی اس وقت نہایت خوشگوار لگے گی جب تلاوت الوجود کا شرف حاصل کرے گا۔ بس جب انسان کو اپنی سمجھ آئے گی، وہ کیوں ہے؟ وہ کیوں ہے؟

Marfat.com

۱) سچ بول کر وقت بھی بچایا جا سکتا ہے اور ذہنی آلودگی سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ جب کہ جھوٹ بول کر وقت بھی ضائع کیا جاتا ہے اور ذہن بھی آلودہ کیا جاتا ہے۔ ایک انسان کرتا ہے اور دوسرا لوگ کرتے ہیں۔ جس کی توجہ اور نظر یکجا ہے وہ ایسی آلودگی سے بچ سکتے ہیں۔ جن کی نظر ایک طرف اور توجہ دوسری طرف ہے ان کا خدا حافظ ہے۔
۲) مصرف میں مساوات، دنیا کے تمام انصاف پسند مکاتیب فکر میں عدالت کی بنیاد ہے۔

------

۱) "ایسا عمل جس کی نیت بُری ہو اور نتیجہ اچھا ہو خوف پیدا کرتا ہے"
۲) " خوف بری نیت کی تخلیق ہے" نیت کی اصلاح لازم ہے اور یہ بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ خوف متضاد قوتوں کا تصادم ہے۔ خوف انسان کو اندر سے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ خوف انسان کی سوچنے والی صلاحیت کو سلب کر لیتا ہے۔

Marfat.com

جو یہاں شیطان سے حصّہ داری کر کے دولت مند بن گئے ہیں ان کا کوئی حق نہیں کہ اس دولت سے حج پر جائیں، وہاں مذلفہ میں کس منہ سے اپنے حصّہ دار کو کنکریاں ماریں گے؟ یہ تو انتہا درجے کی بے اصولی اور کمینہ پن ہے، حج تو صرف اصول والوں کا حصّہ ہے اور اعلیٰ فریضہ ہے۔

لوگو! زندگی میں لطف لینا چاہتے ہو، خوشگوار بنانا چاہتے ہو، حسین دیکھنا چاہتے ہو، موت سے بے نیاز ہونا چاہتے ہو، موت کی معرفت سے آگاہ ہونا چاہتے ہو تو کسی زندہ انسان سے واسطہ بناؤ، تعلّق بناؤ، وابستہ ہو جاؤ، جس کو جینے سے زیادہ مرنا پسند ہے، حق کے لیے، سچ کے لیے، تو کربلا کو ذہن میں رکھو، شعور کو بیدار کرو، احساس کو زندہ کرو، وہ کیسا انسان تھا جو تنہا تھا مگر مضبوط ترین ارادوں کا خالق، بس اس کے نقش قدم پہ چلو زندگی لطیف ہو جائے گی۔ موت حسین ہو جائے گی۔ بس اپنا کاسہ گدائی صبر اور سچ سے لبریز کر لو۔

آنسو مظلوم کی وہ زبان ہے جس سے وہ اپنے پروردگار سے ہم کلام ہوتا ہے۔ آنسوؤں کا جذبہ ادراک سے ماوراء ہے۔ مقدس آنسو اپنے پروردگار سے ہم کلامی ہے۔ جذبوں کی ترجمانی ہے، وہ جذبے جو الفاظ کی قید سے ماوراء ہیں۔ آنسو حقیقت کے دوش پر جلتے چراغ ہیں جس سے انسانیت راہنمائی پاتی ہے، شناسائی پاتی ہے۔

Marfat.com

جن کو عام آدمی بڑے لوگ سمجھتے ہیں وہ خاص انسان کے نزدیک چھوٹے لوگ ہیں۔ چھوٹے لوگ، چھوٹے لوگوں کے نزدیک بڑے لوگ ہیں جب کہ سچے انسان کے نزدیک سچا انسان بڑا ہوتا ہے۔ جب ہمیں اس علم کی معرفت ہو جائے گی کہ سچائی میں کتنی طاقت ہے؟ تو ہم سچائی کی طرف راغب ہوں گے۔ ابھی ہم چھوٹے لوگوں کے درمیان جھوٹ سے گزارا کر رہے ہیں اس لیے ہم رسوا ہیں، پریشان ہیں کیونکہ ہم لاشعور میں ہیں۔ بس ہمیں اپنی ذات کی معرفت چاہیے۔ تا کہ ہم چھوٹے اور بڑے میں امتیاز کر سکیں۔

ابن الوقت آدمی کمینہ ہوتا ہے اور کمینہ ابن الوقت ہوتا ہے۔ کمینے آدمی پر احسان اپنی ذات کے ساتھ ظلم ہے۔ کمینے آدمی سے پرہیز کرو اور دُور رہو تا کہ تم ذہنی اذیت سے نجات پا سکو۔ یہ ساری ابن الوقتوں کی کارستانیاں ہیں جس کی سزا معاشرے کو مل رہی ہے۔ جس کی وجہ سے شرافت شرمندہ ہے۔ جس کی وجہ سے کمینگی فروغ پا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے انسانیت منہ چھپا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے اسلام کو مسائل درپیش ہیں۔

Marfat.com

لوگ شرافت کو شکست دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں جب کہ انسان شرافت کی حفاظت کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ شرافت انسان کا زیور ہے۔ بدمعاشی لوگوں کا معیار ہے، جن لوگوں کی زندگی کا معیار بدمعاشی ہے وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ شرافت یہ ہے کہ انسان تنہائی اور خیالوں میں شریف رہے، بدمعاشی یہ ہے کہ لوگ تنہائی اور خیال میں بھی بدمعاش ہوں، بدمعاش کی عبادت بھی اس کا فریب ہے۔

------

۱) خاموشی ایک بہترین عمل ہے مگر وہ خاموشی بدترین فعل ہے جو حق کو چھپانے کے لیے اختیار کی جائے وہ انسان کی ذات اور عقیدہ دونوں کو نقصان پہنچاتی ہے، دنیا اور آخرت دونوں میں عذاب ہے۔

۲) زیادہ بھونکنے والے کتے کے لیے لازمی نہیں کہ وہ رکھوالی بھی اچھی کرے، بس بھونکنا ایک حس ہے جو لوگوں میں بھی موجود ہے لہذا بھونکنے والے لوگ قابل اعتبار نہیں۔ کتوں کی بہت سی عادات لوگوں میں پائی جاتی ہیں جب کہ انسان میں انسانوں والی عادات ہوتی ہیں۔

Marfat.com

مصلحت، حقیقت کو آلودہ کرتی ہے، جب ہم کسی اصل کو حق سمجھتے ہیں یا کسی فضیلت کو فضیلت جانتے ہیں تو پھر ہمیں کسی مصلحت کی خاطر کبھی کسی پلیدی، حرام زدگی، کھوٹ اور کسی خیانت و بددیانتی کو برداشت نہیں کرنا چاہیے خواہ اس میں ہمیں پرومتھیس کی سر نوشت ہی سے نہ گزرنا پڑے، یہ اعلیٰ ہستیوں کا فیصلہ ہے اور اصول کا یقین ہے۔ یہ پسندیدہ انسانی فضائل کا وہ حُسن ہے جس کی ہمیشہ سے اعلیٰ انسانیت کو ضرورت رہی ہے۔ مصلحت قوّت ارادی اور قوّت فیصلہ کی نفی ہے، جو خدا اور خدا کے رسولؐ کے نزدیک اور تمہاری ذات کے نزدیک سچ اور درست ہے اس میں مصلحت ہی کفر ہے۔ مصلحت اصولوں کی کمزوری کا احساس ہے۔ جو کمزوری کی وجہ سے اصولوں سے منحرف ہو جاتے ہیں وہ مصلحت پسند ہوتے ہیں۔ مطلق بلند پایہ نمونے کبھی مصلحت پسند نہیں ہوتے۔ ہمیں ایسے انسان کی تلاش کرنی ہے۔ جو ہماری زندگی میں مل جائے۔ یا تاریخ میں مل جائے تا کہ اس کی تقلید کی جا سکے، اس کے طرز حیات سے اپنی ذات کو سنوارا جا سکے۔ جب حق بات واضح ہو جائے تو پھر مصلحت ایسے ہی ہے کہ میں خداوند عالم کی پرستش کے لیے اپنے والد سے مشورے کی ضرورت محسوس کروں حالانکہ میری پیدائش کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے پدرِ بزرگوار سے مشورہ نہیں کیا تھا۔

Marfat.com

ناکام آدمی کے مشورے کے بعد اگر آپ ذلیل ہو گئے ہیں تو یہ لازمی امر ہے۔ لہذا مشورہ دینے والے کے بارے میں اس بات کو باور کرلو کہ وہ زندگی میں کتنا کامیاب ہے۔ تا کہ نتیجے کے وقت شرمندگی سے بچ سکو۔ ہم اپنی بہت سی چاہتوں اور ضرورتوں کو نفساتی فریب کے ذریعے پورا کرتے ہیں۔ بزرگ تر سے بزرگ ترین کی طرف سفر کرنے کے لیے انسان کو ہر تلاوت الوجود سے گزرنا ہے۔ تلاوت الذات ہی بزرگی کی طرف مائل کرتی ہے۔ انسان جب اپنی ذات سے باہر سوچے گا تو ناکام آدمیوں کے مشورے اس پر اثر انداز ہوں گے۔

ا) مصلحت پسند نقصان کرسکتا ہے۔ جب کہ امن پسند نقصان نہیں کرے گا۔ مصلحت پسند اپنی ذات کو آگے رکھے گا۔ امن پسند اللہ تعالیٰ کی ذات کو آگے رکھتا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ لوگ امن پسند کو مصلحت پسند سمجھتے ہیں۔ جب کہ انسان مصلحت پسند کو امن پسند کہتے ہیں۔

Marfat.com

انسان جہاں صبر سینہ تان کر کھڑا ہو جائے وہاں ظلم سرنگوں ہو جاتا ہے۔ تاریخ کے سینے پر یہ فیصلہ تحریر ہے اور حقیقت کی تاریخ میں یہ فیصلہ محفوظ ہے۔ ظلم پر فتح کامل چاہتے ہو تو حسینی کردار کو اپنا مقصد بنالو۔ تو یقین کرلو کہ ہر یزیدی کردار کو تم شکست دے سکتے ہو۔

یہ بات گو صدیوں پرانی ہے مگر آج بھی تازہ ہے۔ جب ظلم صبر پر حملہ کرے گا، زمین، آسمان کو حیرت سے دیکھے گی، تازہ لہو ہاتھ سے کاسوں میں بھرا جائے گا تو پھر وہ صبر کا پیغمبر یاد آئے گا، پھر وہ شام روشن نظر آئے گی جب اسلام کا پُر نور چہرہ منور ہوا، جب تاریخ مسکرائی، جب آدمؑ سُرخرو ہوا، جب فرشتوں نے یقین کو دیکھا، جب پیغمبری نے حسینیت کے قصیدے پڑھے، جب کائنات نے حسینؑ کو تنہا، تاریخ کے سینے میں حق کا علم گاڑتے دیکھا، صبر کو ظلم کے سینے میں اترتے دیکھا۔

یہ دن ظلم پر فتح کا صحیفہ ہے، حسینیت تازہ دم تھی، یزیدیت تھکی ہوئی تھی، جب مقدس خون اسلام کی رگوں میں دوڑ رہا تھا، جب سجدہ شکر خنجر کی دھار کو شکست دے رہا تھا۔ جب یزیدیت بوکھلا رہی تھی، جب تاریخ مسکرا رہی تھی۔

یہ صدیوں پرانا معجزہ ہے مگر آج بھی تازہ ہے۔ یہ وہ دن ہے جب خدا کا بندہ ابلیس کو للکار رہا تھا، جب اُس کے گماشتے اِن کے مدِ مقابل تھے، جب ظلم کے پاس طاقت تھی مگر حق کے مقابلے میں کمزور تھا۔

یہ ۶۱ ہجری کا آغاز ہے، یہ ۱۰ محرم کی دوپہر ہے، سورج سوا نیزے پر رُکا ہوا یہ دیکھنا چاہ رہا ہے، حسینؑ کو اللہ کا دین کتنا پیارا ہے؟ نبیؐ کا کون وارث ہے؟ صبر کیسا ہوتا ہے؟

یہ وہ وقت تھا جب کربلا جمی ہوئی تھی، جب صبر یقین کے کعبے میں موجزن تھا۔ جب اسلام آمریت کے منحوس سائے میں گھرا ہوا تھا۔ جب قابیل منہ چھپا رہا تھا، جب ہابیل مسکرا رہا تھا۔ جب حسینؑ جرات اور عظمت کا زائچہ بنا رہا تھا جب تاریخ ابلیس پر قہقہے لگا رہی تھی، جب انسانیت، کائنات کے کامل انسان کی آغوش میں پناہ ڈھونڈ رہی تھی۔

Marfat.com

جو لوگ اندازے لگاتے ہیں وہ حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر اپنے اندازے میں کامیاب ہو جائیں تو فخر کرتے ہیں اور اگر ناکام ہوں تو ان کے پاس افسوس کے لیے بھی کچھ نہیں بچتا۔ اندازے سے زندگی گزارنے والے لوگ، اعلیٰ اصولوں کے پاسدار انسانوں کے مقابلہ میں ہمیشہ ناکام ہیں خواہ وہ کتنے ہی چالاک کیوں نہ ہوں۔ اندازے اکثر غلط ہوتے ہیں مگر لوگ لگانے سے باز نہیں آتے۔

دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ذمہ دار اور غیر ذمہ دار، ذمہ دار اپنی ذمہ داری خوشی سے بر وقت پوری کرتے ہیں، غیر ذمہ دار اپنی ذمہ دار بددلی سے پوری کرتے ہیں اور ان میں برکت نہیں رہتی، اپنا کام کرتے بھی وہ خود ہیں مگر وہ مطمئن نہیں ہوتے۔ جس کام کو کر کے مطمئن نہ ہوا جائے، اس کے کرنے اور نہ کرنے کے درمیان معمولی سا فرق رہ جاتا ہے۔ لوگ ایک جیسے ہوتے ہیں مگر فرق ذمہ دار اور غیر ذمہ دار کا ہے۔

Marfat.com

جو اپنی باری کا انتظار نہیں کرتے وہ تذبذب میں رہتے ہیں، اپنا وقت ضائع کرتے ہیں، دوسروں کو پریشان کرتے ہیں، ان کے نزدیک عجلت کا پہلو نہایت اہم ہوتا ہے، وقت کے بعد شروع کرتے ہیں اور وقت سے پہلے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ ناکام زندگی گزارتے ہیں اور ادھورے ارادوں کے ساتھ کام میں شامل ہوتے ہیں۔ مایوسی ان کے دامن گیر ہوتی ہے، ان کے پاس وقت ہوتا ہے استعمال کرنے کے طریقہ سے آگاہ نہ ہیں، بس یہ ان کے لیے عذاب ہے جسے محسوس نہیں کرتے، کیونکہ یہ احساس کھوئی ہوئی مخلوق ہے۔

☆☆

جو وقت کی قدر نہیں کرتے وقت ان کی قدر نہیں کرتا لہذا ایسے لوگوں کو "بے قدرے لوگ" کہتے ہیں۔ وقت گزر جاتا ہے اور یہ وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ گزرا ہوا وقت واپس نہیں آتا اور آنے والا وہ نہیں ہوتا۔ نہ جانے، لوگ وقت کا کام وقت پر کیوں نہیں کرتے؟ شاید ان میں انسانوں والے اوصاف نہ ہیں، صرف لوگ ہیں جو وقت ضائع ہونے کا انتظار کرتے ہیں اور جب ان سے دریافت کیا جائے تو ایسے لوگ کہتے ہیں کہ وقت نہیں ملتا، ملتا تو وہ ہے جو کھویا ہوا ہوتا ہے، جو ہمارے پاس ہے اس سے ملنے کی ضرورت نہ ہے۔

Marfat.com

جولوگ وعدہ کرتے ہیں اور وعدہ پر قائم نہیں رہتے، وہ اپنے ضمیر کو دھوکا دیتے ہیں، ضمیر کو دھوکا دینے والے کی کوئی عبادت نہیں ہوتی۔ اگر اس کے نزدیک کوئی عبادت ہے تو اس کے اپنے معیار کی عبادت ہے، اللہ کی عبادت تو یہ ہے کہ نماز قائم کرو، جو نماز قائم کرتے ہیں وہ جھوٹا وعدہ نہیں کرتے۔

اعتماد کو ڈسنے والوں کے نزدیک کسی رشتے کا کوئی احترام نہیں، ان کے ذہنوں میں ان کی اغراض ہیں جن کو وہ مقدّم سمجھتے ہیں، ایسے لوگ قابل اعتماد تعلقات کو اذیّت دیتے ہیں اور پھر اپنے اندر ایک مکروہ خوشی محسوس کرتے ہیں، اس کامیابی پر فخر کرتے ہیں حالانکہ اس خوشی کے اندر ایک خوفناک مایوسی ہے جس کا وہ اندازہ نہیں لگا رہا۔ دُعا کرو آپ ایسے لوگوں سے محفوظ رہیں۔ یہ جواز تلاش لوگ بدنصیب ہیں، جو اعتماد کو ڈستے ہیں ان پر کوئی اعتبار نہیں کرتا مگر ان جیسے لوگ ان کے ساتھ رہتے ہیں۔

Marfat.com

ناکام آدمی سے مشورہ لینے والا رسوا ہو گا۔ مشورہ لیتے وقت یا جو مشورہ دے رہا ہے اس کا ماضی نظر میں رکھو، اگر اس کا ماضی قابلِ رحم ہے تو اس کے لیے رحم کی دُعا کرو، مشورہ مت لو۔ ہر انسان کے اندر ایک مشورہ گیر ہے سب سے پہلے اس سے مشورہ گیر ہو جاؤ اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو کسی اعلیٰ انسان سے تمسک رکھو، وہ تمہیں اپنی اعلیٰ سوچ سے نواز دے گا، مخلص انسان سے مشورہ لو، یہ اللہ کا دوست ہوتا ہے۔

ہر آدمی باور کراتا ہے کہ وہ عقل مند ہے مگر ہر آدمی صرف اپنی ذات کا، اپنی ذہنیت میں عقل مند ہے اور اپنی عقل تک، عقل مند ہے لیکن ہر عقل مند کے لیے لازمی نہیں کہ دوسرے بھی اسے عقل مند قرار دیں۔

دولت سب سے پیاری ہے مگر جس پر دولت قربان کر دی جائے وہ دولت سے بھی پیاری ہوتی ہے اور پھر اس دولت کا حساب نہ لگایا جائے، نہ کیا جائے، وہ اولاد ہے۔ اولاد دولت سے پیاری ہے جس پر دولت خرچ کر کے حساب نہیں کیا جاتا۔

Marfat.com

جب کوئی انسان شک کو اس طرح راسخ کر لیتا ہے کہ وہ یقین ہے تو ایسا انسان رُکا رہتا ہے جبکہ اس کی زندگی گزر رہی ہوتی ہے۔ صرف یقین ایک ایسا راستہ ہے جس پر چلنے والا انسان محسوس کرتا ہے کہ وہ زندگی کا سفر احسن طریقہ سے صحیح سمت پر جاری رکھے ہوئے ہے اور ایک یقین پر اپنا سفر ختم کرتا ہے، وہ موت ہے اور موت یقین ہے۔

اللہ کی پردہ پوشی سے فائدہ اٹھا کر گناہ کرنے والے لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ اپنے جیسے لوگوں کو بتائیں کہ وہ سب کچھ آخرت کے لیے کر رہے ہیں حالانکہ دنیا کے کاموں سے آخرت طلبی کی بجائے، آخرت والے کاموں سے دنیا طلب کر رہے ہیں اور اپنی دستار میں شکون اور وقار کو طاری رکھتے ہیں، آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہیں، آہستہ گفتگو کرتے ہیں اور دامنوں کو پرہیز گاری کی حد میں بہت کمال طریقہ سے سمیٹتے ہیں کہ وہ بہت امین ہیں جبکہ ان کو سب معلوم ہے وہ کیسے زندگی گزار رہے ہیں؟ اللہ ایسے لوگوں پر رحم کرے۔

Marfat.com

انسان کی زندگی میں وہ بڑے حادثے نعمت ہیں جو سوچنے کے انداز بدل دیتے ہیں اور انسان محسوس کرتا ہے کہ وہ، وہ نہیں رہا جو حادثے سے پہلے تھا۔ یہ انسان کا دوسرا جنم ہوتا ہے، ایسے انسان کے ذمہ اللہ تعالیٰ کوئی کام لگاتا ہے کہ مرنے کے بعد وہ زندہ رہے لہٰذا ہر بڑے انسان کے مقدر میں ایسے حادثے نعمت خداوندی سے کم نہیں۔ جو حادثہ انسان کو زندہ کر دے وہ نعمت ہے۔ صرف انسان کے ذمہ یہ کام ہے کہ ہر قدم پر وہ باور کرائے کہ اس کا احساس زندہ ہے۔ جس کا احساس زندہ ہے وہ بلندی کی طرف سفر کرتا ہے۔ جب تک احساس زندہ ہے اس وقت تک انسان ہے۔ وقفہ بیداری احساس زندگی ہے، احساس مر جائے اور انسان زندہ رہے یہ زندگی نہ ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسے حیوان زندہ ہے۔

پروردگار تو وہی خدا ہے جس نے تمام فرشتوں سے آدمؑ کو سجدہ کرایا اور اب تیری خدائی میں ابن آدم کو زمین کے شیطانوں کے سامنے سجدہ کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ خداوندا! اولاد آدم کو اس دور حاضر کے بتوں کی غلامی سے نجات دے جنہیں ہم نے خود بنایا ہے۔

Marfat.com

خداوندا! دورِ حاضر کے دینی علماء کو احساسِ ذمہ داری، عوام کو عقلِ سلیم، اہلِ ایمان کو آگاہی اور شعور، ذی فہم لوگوں کو یقین، نیکوکاروں کو ادراک، بے کسوں کو جذبہ و جوش، نوجوانوں کو فکرِ امین اور صاحبِ علم کو روشن خیالی عطا فرما۔ جو سو رہے ہیں انہیں جگا دے اور جو جاگ چکے ہیں انہیں قوّت فیصلہ بخش دے! جو مبلّغ استحصال کر رہے ہیں ان کے جذبوں کو زندہ کر دے اور ان کو دولت والی حِس سے محروم کر دے، علماء کو معلوم ہے پروردگار نے فرشتوں سے آدم کو سجدہ کیوں کروایا؟ اس کی تصدیق کربلا میں لبِ فرات ہو گئی، حسینؑ کو مانتے ہو، حسینؑ جیسی زندگی گزارنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟

جو لوگ زندہ رہنے کے لیے ذلت برداشت کرتے ہیں وہ اپنا نام محمدؐ اور علیؑ کی نسبت سے کیوں رکھتے ہیں؟

جو انسان حق بات خون آلود زبان سے کرتا ہے اس کو شکست دینے والا احمق ہے۔ جس کو یہ معلوم ہو کہ زندہ کیسے رہا جاتا ہے۔ اسی کو معلوم ہے اچھی طرح مرا کیسے جاتا ہے؟ وہی انسان اچھی طرح جی سکتے ہیں جو اچھی طرح مرنا جانتے ہیں۔ تاریخ انسانیت کی دائمی جنگ میں ان دو اصولوں کی پاسداری لازمی ہے۔

Marfat.com

۱۔ جو بلندی عطا کرتا ہے انسان کو چاہیے اس کی معرفت میں گُم ہو جائے، یہ عرفان کی منزل ہے۔

۲۔ اللہ کو اللہ سمجھ کر عبادت کرنے والا عبادت کرتا ہے، باقی دکھاوے کی عبادت کرتے ہیں جس کے ساتھ ساتھ اپنا حساب کرتے ہیں، پروگرام بناتے ہیں، ماضی کو یاد کرتے ہیں۔ خدا ریا کی عبادت کو معاف کرنے والا نہ ہے۔

دُعا کرو آپ کو دین کے اس حصّہ کی سمجھ آ جائے جس سے انسان بنتا ہے، مومن مسلمان بنتا ہے، مومن بندہ بنتا ہے، اللہ کا بندہ بنتا ہے، وہ سمجھ آ جائے جو مسلمان کا کل اثاثہ ہے، جس سے یہ سمجھ آ جائے حق دینا اچھی بات ہے، غیبت اچھی بات نہیں۔ سچ ہی سب مسائل کا حل ہے۔ دیانتداری ہی اصل زندگی کا کاروبار ہے۔ انسانیت میں سب کچھ ہے، دُعا کرو انسان، انسان رہے۔

انسان کی اصل عبادت یہ ہے کہ اس کے باطن کی اصلاح ہو، باطن کی اصلاح کے بغیر عبادت کی سمجھ نہیں آ سکتی۔ انسان کے لیے یہ نہایت لطیف جذبہ ہے کہ اسے اپنی سمجھ آ جائے کہ وہ کیا ہے؟ اور وہ کیا کرے؟ کہ اعلیٰ انسان بن جائے، بس یہی اصل عبادت ہے!

Marfat.com

ہر اچھے علم کا انجام اچھا ہے، انسان کو خود اندازہ لگانا چاہیے کہ وہ اچھا نتیجہ حاصل کر رہا ہے تا کہ اس علم کے معیار کو پایا جا سکے جس سے اچھا نتیجہ حاصل ہوتا ہے، علم انسان کی اصلاح کے لیے ہے نہ کہ بحث کے لیے اور نہ ہی لڑائی جھگڑے کے لیے بلکہ علم صرف انسانیت کی تعمیر کے لیے ہے۔ جس علم سے انسانیت کی تعمیر نہیں ہوتی وہ علم کے علاوہ کچھ ہے۔

۱۔ اعلیٰ ظرف انسان کو اللہ تعالیٰ تکبّر سے محفوظ رکھتا ہے۔

۲۔ وہ ذات کتنی مقدس ہے؟ جس پر مقدس کتاب کا نزول ہوا۔ ہمیں اس کی نسبت سے، اطاعت سے، دُعا سے معافی ہو گی۔ ہمیں اس جیسے ہونے کی وجہ سے نہیں، وہ ہم جیسا بشر نہیں، ہمیں اس جیسے بشر کو سمجھنے کا شعور نہیں۔

۱۔ جو بات آپ کے بس میں نہیں اس کے لیے پریشان مت ہو۔ جو بات تمہارے بس میں ہے وہاں جوابدہی پوری کرو تو سکون مل جائے گا۔

۲۔ اپنی ذات کے ساتھ جھگڑنے والا انسان نیند نہیں کر سکتا، سوتا ہے۔

۳۔ جب صلح کرنی مقصود ہو تو ماضی کی، کی ہوئی باتوں کو مت دہراؤ۔ باتیں پرانی ہوتی ہیں مگر زخم تازہ کر دیتی ہیں۔

Marfat.com

مقدار ضرور بڑھاؤ مگر معیار کم مت ہونے دو، گفتگو بے شک زیادہ کرو مگر اس کا خیال ضرور رکھو معیار نہ گرے ورنہ لوگ آپ کا اندازہ لگانے میں غلطی نہیں کریں گے۔ بس تمہارا کل اثاثہ تمہاری اعلیٰ اور معیاری گفتگو ہے، جس سے سب سے پہلے انسان کی پہچان ہوتی ہے، گفتگو میں لہجوں کا معیار اصل چیز ہے جس کا لوگ خیال نہیں رکھتے۔

۱۔ مایوسی غربت سے بدتر ہے اور امارت میں مایوسی بدترین ہے۔

۲۔ انصاف کی کرسی پر بیٹھا ہوا انسان اللہ کا نائب ہوتا ہے اگر انصاف نہیں کرتا تو اس سے زیادہ بدنصیبی کیا ہے؟ کہ اللہ کے روبرو ہونے کا اس کے پاس کوئی جواز نہیں وہ کسی معافی اور توبہ کا مستحق نہیں۔ انصاف کی کرسی دنیا میں اعلیٰ ترین اعزاز ہے۔

۳۔ کسی انسان کو اچھا کہنے سے پہلے سوچ لو کبھی اس کو بُرا تو نہیں کہا تھا۔ ایسا کرنے سے پہلے اس سے معافی طلب کرو اور اللہ کے روبرو توبہ کرو۔

Marfat.com

۱۔ جس کو دنیا ملے اس کو صبر کرنا چاہیے اور جس کو دین مل جائے اسے شکر کرنا چاہیے یہی عافیت کا اعلیٰ مقام ہے۔
۲۔ تمام خواہشوں کی آخری خواہش سکون قلب ہے۔
۳۔ جو علم سے مرتبہ حاصل کرتے ہیں وہ مرتبے سے علم کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ مرتبے سے اگر فساد پھیلاتے ہیں، دہشت گردی کو فروغ دیتے ہیں، فرقہ واریّت پھیلاتے ہیں تو وہ اپنے علم کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۱۔ روزانہ اپنے دروازے پر سائلوں کے قدموں کے نشان دیکھنے والے کو اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہونے دیتا، یہ اس کا عدل ہے۔
۲۔ کلمہ ضرور پڑھو، مگر کلمہ کو مانو ضرور اور یہ اس سے ضروری ہے کہ کلمہ والے کی بات پر عمل کرو۔
۳۔ علم اور عمل کا یکجا "ولایت" ہے۔
۴۔ جو محسن کو بھول جاتا ہے وہ کسی خدائی کا قائل نہیں۔

Marfat.com

اولاد نالائق ہوتی ہے، والدین کو نالائق نہیں ہونا چاہیے۔ والدین منبع جود وسخا ہیں اور اللہ کے بعد اولاد کے حقیقی نگہبان ہیں۔

اگر آمدنی کم ہے تو خواہشات کم کرلو، یوم حساب جوابدہی کم ہوگی۔

جھوٹ انسان کی ذات کو کھا جاتا ہے جب کہ انسان سمجھتا ہے وہ جھوٹ سے فائدہ حاصل کر رہا ہے۔

ظالم انتقام بھی لے لیتا ہے اور پریشان بھی رہتا ہے یہ اس کا مقدر ہے حالانکہ کسی پریشانی کو دُور کرنے کے لیے وہ ظلم کرتا ہے۔ اگر ظالم کے ظلم سے مظلوم ختم ہو جاتے تو خدا کو خدائی کی ضرورت نہ رہتی۔ خدا اپنی خدائی کے ثبوت کے لیے مظلوم کا مددگار ہے۔

لوگ سانس لینے کو زندگی سمجھتے ہیں، انسان عزتِ نفس کی موت کو، موت سمجھتا ہے۔ بس اتنا فرق ہے لوگوں اور انسانوں میں۔

Marfat.com

ضرورت مند کو تبلیغ کرنے سے پہلے اس کی ضرورت پوری کرو تا کہ آپ کی تبلیغ کے معیار کی اس کو سمجھ آ سکے۔

انسان کے اپنے معیار کا نام رحمت نہیں، اللہ کی رحمت کا معیار اپنا ہے وہ اپنے پُرسکون دل سے دریافت کر لو۔

معافی مانگنے، معافی دینے اور توبہ کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہو، دیکھو تو زندگی کتنی راحت سے گزرے گی؟ بڑے بدنصیب ہیں وہ لوگ جن کو نہ معافی مانگنی آتی ہے نہ دینی آتی ہے اور نہ ہی توبہ کرتے ہیں بس ان سے اللہ راضی نہیں ہوتا۔

جب انسان اللہ سے راضی ہے تو یقیناً اللہ اس انسان سے راضی ہے، ہمارے کہنے سے نہ اللہ کسی ناراض ہوتا ہے اور نہ ہی راضی ہوتا ہے، وہ اپنے نیک بندوں پر رحم کرتا ہے، ہمارے کہنے پر رحم نہیں کرتا۔ بس انسان کو رحم والے اور راضی رہنے والے کام کرنے چاہییں۔ وہ عادل ہے رحم بھی کرے گا اور راضی بھی ہو گا، جب ہمیں اپنی ذات پر رحم نہیں آتا اور ہم اپنے آپ پر راضی نہیں، اگر ایسا ہے تو ہم اللہ کے نام پر جھوٹ کیوں بولتے ہیں؟ استغفر اللہ!

Marfat.com

زیادہ آرزوئیں زیادہ دیر نہیں رہتیں، ایک وہ آرزو زیادہ آرزوؤں پر بھاری ہے جب اللہ تعالیٰ ایسی عزت کی موت دے جس کی تصدیق میرے مرنے کے بعد میری تعزیت پر آنے والے انسان کریں۔ میری عزت والی موت کی گواہی دیں، میری موت کے بعد میرا چہرہ گواہ ہو۔ میری کمی محسوس کریں۔ یہی آرزو مجھے گناہوں کے دامن سے بچا سکتی ہے۔ یہی سکون بخش دُعا ہے، یہی اعلیٰ دوا ہے، یہی میری التجا ہے۔ بس میری تہذیب نفس کو حوصلہ دے۔

کسی کو بددُعا دیتے ہو تو پہلے یقین کر لو تم تو اس بددُعا کی زد سے باہر ہو، بددُعا اسے دو جو تمہارے جیسے کام نہیں کرتا، دُعا اسے دو جو تمہارے جیسے کام کرتا ہے، دُعا کے مقام سے آگاہی دُعا ہے، جب دل سے دو گے تو دل میں رہنے والا دل سے سنے گا، دُعائیں بے اثر کیوں ہوگئی ہیں؟ ہمیں ان کا شعور نہیں، دُعا تو ایک دفعہ مل جائے تو وہ کافی ہے اور ایک دفعہ دے دی جائے تو کافی سے زیادہ، وہ دُعا کا وقت ہوتا ہے، دُعا والا وقت ہی "شب قدر کا لمحہ" ہے۔

Marfat.com

کچھ اندر سے ننگے ہیں کچھ باہر سے ننگے ہیں، جو اندر سے ننگے ہیں وہ دھوکہ باز ننگے ہیں، جو باہر سے ننگے ہیں وہ صاف ننگے ہیں۔ سب ننگے اپنی اپنی ذات جیبوں میں بالکل ننگے ہیں۔ بس اتنا فرق ہے کچھ ظاہر ہو جاتے ہیں کچھ پردے میں رہتے ہیں، کچھ اللہ کی پردہ پوشی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں، کچھ اللہ سے پردہ پوشی کی دُعا کرتے ہیں، بہر حال ہر کوئی اپنی ذات کا ننگا ہے اور اپنی اپنی ذات تک ننگ چھپانے کی کوشش کرتا ہے ورنہ اس حمام میں سارے ننگے ہیں۔

جس سے تم نفرت کرتے ہو اس کے زندہ رہنے کی دُعا کرو ورنہ آپ نفرت کس سے کریں گے؟ مردہ سے تو نفرت نہیں ہوتی لہذا جو مردہ ہیں ان سے نفرت مت کرو وہ اس قابل ہی نہیں کہ ان سے نفرت کی جائے۔ مردہ سے نفرت، نفرت کی توہین ہے۔ ہم نفرت کی توہین کر کے اپنے آپ کو اذیت دیتے ہیں جب کہ مردہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ چلتے پھرتے مردہ سے نفرت مت کرو اس کے جینے کی دُعا کرو، یہی نفرت ہے۔

Marfat.com

کسی کو آپ مت بتائیں حقیقت کیا ہے؟، جب حقیقت سامنے آئے گی خود اس کو معلوم ہو جائے گا۔ کسی کو بتانے سے حقیقت آشکار نہیں ہوتی، جب اس کا حقیقت سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ خود بخود حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے۔ حقیقت کو جاننے اور دیکھنے میں فرق ہے، تم کہو میں نے دیکھا ہے یہ حقیقت ہے، تم کہو میں نے سنا ہے یہ حقیقت نہیں۔ انسان اس وقت تک حقیقت کا اقرار نہیں کرتا جب تک وہ حقیقت کو دیکھتا نہیں۔ بس اس کی انسان کو ضرورت ہے۔

اگر انسان کو معلوم ہو جائے کلمہ کی حقیقت کیا ہے؟ تو فرشتے گناہ لکھنا چھوڑ دیں۔ اگر انسان کو معلوم ہو جائے موت کیا ہے؟ تو توبہ کے لفظ کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اگر انسان کو معلوم ہو جائے زندگی کتنی حسین اور عمدہ ہے تو وہ زندگی ضائع نہ کرے۔ اگر انسان کو معلوم ہو جائے کہ جھوٹ انسان کے اندر کتنی توڑ پھوڑ کرتا ہے؟ تو وہ جھوٹ کے قریب مت جائے۔ اگر انسان کو معلوم ہو جائے کہ سچ میں کتنی طاقت ہے تو ہمیشہ اس کا ساتھ دے۔ اگر انسان کو معلوم ہو جائے کہ غرور، انسانیت کے ساتھ کتنا ظلم ہے تو انسان آنکھیں ہمیشہ نیچی رکھے، یہ غرور کی کم سے کم روش ہے۔

Marfat.com

اعلیٰ انسان کے لیے نہایت لازم ہے کہ وہ راز کی بات کم ظرف سے نہ کرے۔ کم ظرف سے صرف اس کے معیار سے بلند کوئی گفتگو نہ کرو۔ اس کا جواب اس معیار کا نہ ہو گا اور پھر آپ کو ذہنی تکلیف ہو گی۔ کم ظرف کمزور نہیں ہوتا۔ اس کی حیثیت سے زیادہ اس میں سما نہیں سکتا اور وہ ضائع کر دیتا ہے۔ کمزور سے اتنی نقصان کی توقع نہیں جتنی کم ظرف سے ہوتی ہے۔ کم ظرف چھوٹے لوگ ہوتے ہیں اور چھوٹے لوگوں کے لیے کم ظرف ہونا ضروری ہے۔ ان کو "دوش" دینے سے پہلے اپنے آپ پر افسوس کر لینا بہتر ہے۔

انسان کے رویے اور لہجے اس کی عزت کی حفاظت کرتے ہیں اور لہجے اور رویے ہی عزت کا باعث ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی احترام والی زندگی میں لہجوں اور رویوں کا بڑا کردار ہے۔ انسان کی اعلیٰ سوچ اور فکر کا حصہ ہیں۔ جو رویوں اور لہجوں کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرتا ہے وہ پریشان نہیں ہوتا۔ انسان اپنے لیے خود پریشانی کا باعث ہے اور یہ اس کے رویے اور لہجے ہیں۔

Marfat.com

جب انسان یہ فیصلہ کر لے کہ اس نے اللہ کے حکم کے دائرے میں رہنا ہے تو یہ یقین ہے اس دائرے کے اندر کوئی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ایسا انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں نہ خود امتحان لیتا ہے اور نہ دوسرے لوگوں کو اجازت دیتا ہے کہ اس دائرے کے اندر داخل ہو کر اس بندہ کا کوئی نقصان کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا خود نگہبان ہے۔ اے انسان! تو اس کے حکم کی تعمیل کر کے تو دیکھ وہ کتنا مہربان ہے؟

جو لوگ ظلم اور زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کا اس بات پر ایمان نہ ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ وہ کسی اور خدا کے قائل ہیں جو ظلم اور زیادتی کو رحمت کہتا ہے۔ ظلم اور زیادتی رحمت نہ ہے، کرم نہ ہے۔ یہ انسان کا وہ کردار ہے جس کا انسان کے پاس کوئی جواب نہیں مگر جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے، یوم حساب پر یقین رکھتا ہے وہ ان کا مرتکب نہیں ہوتا۔

پاگل، جاہل، بے وقوف، احمق، "کملا"، سیانا، سچا، اور جھوٹا آپ اپنی ذات سے سوال کریں کس کے ساتھ آپ بہتر زندگی گزار سکتے ہیں؟ لہذا وہی کریں جو وہ کرتا ہے۔ اس طرح آپ کی زندگی اپنے جیسوں میں عمدہ طریقے سے گزرے گی اور شاید آپ کم از کم پریشان ہوں۔ یہ سارے ایک دوسرے کے لیے پریشانی کا باعث ہیں۔

"لوگ لوگوں کو یاد نہیں کرتے ان کے رویوں کو یاد رکھتے ہیں"

Marfat.com

ا۔ آدھی زندگی یہ ہے کہ مرد کی زندگی میں کوئی عورت نہ ہو اور عورت کی زندگی میں کوئی مرد نہ ہو۔

۲۔ اگر آپ بے اصول آدمی کو پسند کرتے ہیں تو آپ اصول پسند نہیں، آپ آدمی پسند ہیں۔ آدمی پسند اصول پرست نہیں ہوتا مفاد پرست ہوتا ہے لہذا ہر بے اصول آدمی مفاد پرست اور موقع پرست ہوتا ہے۔

اگر انسان کو زندہ رہنے کا شعور آ جائے تو موت کی معرفت سے آگاہی خود بخود ہو جاتی ہے۔ انسان شعور اور معرفت سے بے نیاز، زندگی اور موت کے درمیان بس ایک وقفہ اپنی مرضی سے گزار کر چلا جاتا ہے اور اسے زندگی کہتا ہے۔ زندگی کے علاوہ بھی زندگی ہے کہ تم زندہ رہنے والا کوئی کام کر جاؤ، زندگی نہ رہے مگر تم زندہ رہو۔ انسان کے اندر ایک اعلیٰ انسان ہے یہ سوال اس سے ہے، اس کا جواب ہے کہ انسان بڑا عظیم ہے یہ ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

قرآن کے پڑھنے اور سننے والے اگر متقی نہیں ہوں گے تو قرآن فہمی سے وہ نتائج حاصل نہیں ہوں گے جو منشا قرآن ہے، منافقت اور بدنیّتی دل سے نہیں نکالیں گے تو کلمہ توحید کا اقرار، کلمہ توحید نہیں ہو گا، اقرار سے انسان، انسان نہیں بنے گا۔ منافق اگر سچّی گواہی دیتا ہے تو وہ سچا نہیں ہو گا، وہ منافق ہی رہے گا۔ منافقت دل سے نکالنی ہے، یہی کلمہ کی تاثیر ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ کلمہ والا ایک ہے، عبادت ایک جیسی ہے، نتیجہ ایک جیسا نہیں، بس یہ نیّت کا فرق ہے۔

دن وجود کے لیے ہے، رات روح کے لیے ہے۔ اے حضرت انسان رات وجود کو آرام دو اور روح کو بے چین رکھو، وہ اپنے حاصل کے لے بے چین ہو۔ روح کی غذا خاموش تنہائی میں تلاش کرو اور اس بات کو ذہن میں لاؤ جو کچھ میں نے دن میں کیا ہے، اس میں کتنا روح کے منافی تھا؟ میں نے کیا کھویا ہے؟ اور کیا حاصل کیا ہے؟، رات روح کو زندہ رکھو اور جسم کو آرام دو۔

Marfat.com

یہ ضروری نہیں کہ تم کسی کے دشمن نہیں اور تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ تمہارے وہ دشمن ہیں جو آپ جیسا سوچتے نہیں، وہ نقصان نہ پہنچائیں تب بھی نقصان کرنے کے بارے میں سوچتے ہیں یہ کمینہ دشمن ہے، مگر پھر بھی کمینے یار سے بہتر ہے۔ بُرے لوگ اچھے انسان کے دشمن ہوتے ہیں جب کہ اچھا انسان کسی کا نہ دشمن ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کے بارے میں بُرا سوچتا ہے ورنہ وہ بھی بُرا ہوتا۔ اچھا انسان ہر وقت اچھائی سوچتا ہے۔ ان کو اپنی ساری خوشیاں دو۔ جو تمہارے مرنے کے بعد تمہارے سارے غم سمیٹ لیں۔ تمہارے غم کو بھول نہ پائیں، تمہارے لیے ان کے پاس بہت سی دُعائیں ہوں۔ تم ان کی یادوں میں رہو، تمہاری کمی محسوس کریں، ان پر اپنی ساری خوشیاں قربان کر دو۔ خوشی دینے والے ہی غم دیتے ہیں۔ اللہ ہی خوشی دیتا ہے اور وہی غم دیتا ہے لہذا اس کی خوشی میں خوش رہو اور اس کے دیئے ہوئے غم میں خوشی محسوس کرو یہی زندہ احساس کا ثبوت ہے، اللہ کی رضا پر راضی رہو تو وہ راضی ہو گا۔

پروردگار ان پر رحم کر جو اپنا سب کچھ تباہ کر کے دوسروں کو خوف زدہ کرنے سے باز نہیں آتے، طاقت کا کثرت سے استعمال طاقت کو کمزور کر دیتا ہے۔ طاقت ور خیر و شر کی تمیز سے بیگانہ ہوتا ہے۔ اندھا ہوتا ہے۔ بے حس ہوتا ہے۔ بلکہ اس نے کسی خدائی طاقت کا اقرار ہی نہ کیا ہے؟، کسی کا کلمہ نہیں پڑھا ہے۔ کسی اعلیٰ ہستی کی تقلید نہ کی ہے، بلکہ انسان ہی نہیں۔

Marfat.com

اے طاقت ور اندھے انسان! یہ اپنے ذہن میں باور کر لے کہ اگر خوف زدہ انسان بے خوف ہو گیا تو تیری طاقت کمزور ہونا شروع ہو جائے گی، بس اس وقت کا انتظار مت کر، وقت آنے سے پہلے توبہ کا وقت ہے، اپنے پروردگار کے سامنے اپنے ناتواں اور کمزور ہونے کا اقرار توبہ ہے۔

اے دنیا کے طاقت ور درندو! اپنے اور آئندہ نسلوں پر رحم کرو، خدائی انصاف کو چیلنج مت کرو، وہ عادل ہے، یوم عدل سے پہلے توبہ ہو سکتی ہے، معافی ہو سکتی ہے، مگر اے طاقتور تو اپنی طاقت میں اندھا ہو گیا ہے۔ تجھے معافی اور توبہ کی اللہ تعالیٰ توفیق ہی نہ دیتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے ناراض رویے ہیں، یہ عادل کا عدل ہے، جو توبہ نہیں کرتا اللہ اسے توفیق ہی نہیں دیتا۔ آنکھیں دیتا ہے، بصیرت چھین لیتا ہے یہ اس کا راز ہے۔

جن میں خوف خدا نہیں ان سے دُور رہو، ان سے تم کبھی عزت نہیں پاؤ گے۔ خوف خدا، خدائی ایمان ہے۔ ظالم انسان کے دل میں خوف خدا نہیں ہوتا اس لیے اللہ تعالیٰ ظالم کو دوست نہیں رکھتا، اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے جو اس کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے۔ ظالم کو دوست رکھنے والا کبھی عزت نہیں پائے گا۔ خدا کے خوف سے عاری انسان کا فرانہ طرز حیات کا پیروکار ہے۔

Marfat.com

خوبصورت زندگی کا نام خوبصورت احساس ہے۔ خوبصورت احساس انسان کا اپنی زندگی سے پیار کرنے کا نام ہے۔ خوبصورت ترقی یہ ہے کہ انسان محسوس کرے کہ اس کی زندگی کی دوڑ بے مقصد تو نہیں۔ نفرتوں اور جھگڑوں میں ضائع تو نہیں ہو رہی ہے۔ زندگی کو ہلاکت کی نذر نہ کیا جائے۔ اعلیٰ حصول ہی اصل زندگی ہے، خوبصورت اثاثے اعلیٰ زندگی نہیں ہوتے۔ اعلیٰ سوچ اور خیال، اعلیٰ زندگی ہے۔ جھوٹا اور خود ساختہ وقار اعلیٰ زندگی نہ ہے۔ زندگی کو احمقانہ اقدام سے علیحدہ کر کے دیکھا جائے تو احساس ہوتا ہے کہ یہ عظمت ایک احسان ہے۔ تحفہ ہے۔ رواں دواں زندگی ایک پاکیزہ دریا ہے۔ اس میں گندگی پھیلانے والے لوگ قابل احترام نہیں۔ ہمیشہ رہنے کی خواہش زندگی کو عذاب بنا دیتی ہے۔ ہمیشہ طاقت، ہمیشہ اقتدار، یہ خدائی دعویٰ ہے۔ انسان کو اس سے باز رہنا ہے۔ یہ انسانی زندگی نہیں۔ یہ انسان کو زیب نہیں دیتا۔ زندگی یہی ہے، مختصر ہو مگر احسن، خوبصورت، مطمئن۔ زندہ رہنے کے لیے انسان کو مرنا نہیں چاہیے۔ ہر خواہش پہ مرے، ہر آرزو پر گھائل ہو۔ ہر کس و ناقص کو ڈراتے ڈراتے خود سہم جائے، یہ زندگی نہیں، یہ عذاب ہے کہ انسان خدا کے خوف کے علاوہ سارے خوف اپنے اندر رکھے۔ زندگی کو آسان بناؤ۔ یہ نعمت ہے۔ کائنات کی رعنائیوں سے لطف اٹھانا زندگی ہے۔ زندگی اللہ کا حکم ہے۔ موت اللہ کا فرمان ہے۔

انسان وہی انسان ہے جو حاصل اور آرزو کے درمیان خدا کو یاد رکھتا ہے۔ وہ اپنی نگاہ میں قابل احترام ہے۔ وہ اپنے اعتماد کا امین ہے۔ اس کو اپنی ذات پر کتنا اعتماد ہے۔ جو انسان

Marfat.com

اپنی نگاہ میں معتبر نہیں اس پر کون اعتبار کرے گا۔ کم آرزو انسان سدا بہار ہوتا ہے۔ زمانے کے حوادث اس پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ جو انسان اپنے دل کو تسلی دے لیتا ہے وہ افسردہ نہیں ہوتا۔ جو افسردہ ہوتے ہیں وہ اپنی آرزوؤں کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں۔ جو انسان یقین کی منزل پر ہوگا اس کی زندگی کا ہر لمحہ ایک اعلیٰ مقصد پائے گا۔ وہ زندگی کے ہر لمحہ سے لطف اندوز ہوگا۔ آرزو کم کرنا فی زمانہ مشکل ہے مگر زمانہ میں ابھی وہ انسان موجود ہیں جن پر خدائی کو ناز ہے۔ وہ حاصل سے کم آرزو رکھتے ہیں بلکہ آرزو رکھتے ہی نہیں۔ ان کا اوڑھنا بچھونا قناعت ہے جو انسانیت کا اعلیٰ سرمایہ ہے۔ انسان کا الحمدللہ پر یقین کامل ہونا چاہیے۔

جو لوگ اپنے عہد و پیمان کی حفاظت کرتے ہیں وہ یقین کے چراغ روشن کرتے ہیں۔ جو لوگ اپنے الفاظ کا احترام کرتے ہیں وہ ناکام نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ حقیقت کا ادراک رکھتے ہیں۔ ان کے یقین میں یہ راسخ ہے، کوئی طاقت ہے جو دیکھ رہی ہے اور وہ عادل ہے اور وعدہ کی پاسداری کرنے والے کی حفاظت کرتی ہے۔

Marfat.com

کثرت الفاظ، لفظوں کی عظمت کو ختم کر دیتے ہیں لہٰذا انسان جو لفظ ادا کرتا ہے اس کی پاسداری لازمی ہے۔ جو لوگ اپنے الفاظ پر پہرہ نہیں دیتے تو ایسے لوگوں کے کردار مشکوک ہوتے ہیں۔

بے کیف یکسانیت انسان کو تھکا دیتی ہے۔ انسان کو اپنی ذات میں اس چیز کا احساس ہونا چاہیے کہ وہ رُکا ہوا نہیں۔ اس کے اندر خود احتسابی کے عمل کو جاری رہنا چاہیے۔ خود احتسابی کا عمل انسان کو انسان بناتا ہے، انسانیت سے آگاہ کرتا ہے، آشنا کرتا ہے، جو اپنا احتساب نہیں کرتے وہ بے کیف ہیں۔ انسان کو چاہیے وہ اپنے ماضی سے سوال کرے، حال سے حاصل کرے اور مستقبل کو جواب دے، وہ کیوں ایسا تھا؟ کیوں ایسا ہے؟ کیوں ایسا رہے گا؟ بس یہ خود احتسابی ہے۔ جو ماضی میں رہتے ہیں وہ ترقی نہیں کرتے اور بے کیف یکسانیت میں ہیں، ماضی لوٹ کر نہیں آتا، ماضی کے مجاور کبھی تھکاوٹ دُور نہیں کر پائیں گے۔ بے کیف انسان اذیّت ناک ہے۔

Marfat.com

گھر میں ایک مایوس آدمی اس کی تباہی کے لیے کافی ہے اس کے نزدیک گھر کے کسی فرد کی سوچ اور کام اس کے معیار کا نہیں ہوتا۔ ایسا مایوس آدمی اپنی مایوسی اور ناکام زندگی کی نشاندہی بھی نہیں کر سکتا، صرف اپنی مایوسی اور ناکام زندگی کا انتقام ان سے لیتا ہے۔ جو اپنی زندگی سے خوش ہیں بس اس کو اس بات کی مایوسی ہے کہ وہ ناکام کیوں ہے؟ اس کی ناکامی اس کی اپنی ذات ہے مگر وہ انتقام سارے گھر سے لینا چاہتا ہے حالانکہ وہ بھی اسی دستر خوان پر جوان ہوا ہے جہاں دوسرے پلتے رہے ہیں۔ ایسا انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ کچھ کرے بھی نہیں اور تمام گھر کی کامیابیاں اس کے نام کر دی جائیں جو کہ ناممکن ہے، اس وجہ سے وہ مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ مایوس افراد گھر کی ترقی اور معاشرہ کی ترقی میں رُکاوٹ ہوتے ہیں، اسی لیے مایوسی کو کفر کہا گیا ہے، کسی بھی کام کو دل لگا کر نہ کرنا اور ہر وقت اپنی کمزوری کا جواز دوسروں کی ذات میں تلاش کرنا مایوس آدمی کے کردار کا حصہ ہوتا ہے۔ مایوس آدمی انسان کی خوشیوں کا دشمن ہے، اپنی ذات سے نفرت کرنے کے باوجود نفرت نہیں کرتا اور دوسرں سے بلا ضرورت، بلا وجہ نفرت کرتا ہے۔ مایوس آدمی بغض اور حسد کا مجموعہ ہے۔ وہ زندگی کے ہر پہلو اور زاویہ کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے، ہر وقت کلمہ کفر زباں پر جاری رکھتا ہے، ہر وقت پستی کو بلندی کہتا ہے، ہر وقت بلندی کے خلاف بغاوت پر آمادہ رہتا ہے، ہر بات میں، ہر شے میں نقص نکالتا ہے کیونکہ مایوسی کائنات کی تمام ناقص قوتوں کا مجموعہ ہے۔ مایوس آدمی زندگی کا بدترین ساتھی ہے، ہر بات کا فیصلہ اپنی مایوس نظر سے کرتا ہے، مایوس آدمی کسی بھی اعلیٰ اقتدار سے وابستہ نہیں ہوتا۔ خدا مایوس لوگوں سے اعلیٰ انسان کو محفوظ رکھے، یہ امن دشمن ہوتے ہیں، یہ اپنی ذات میں اندھے ہوتے ہیں، ان کی سماعت ہے مگر بہرے ہیں، مایوس ہیں۔

Marfat.com

اپنے الفاظ کی عزت کا نام وعدہ ہے۔ جو اپنے الفاظ کی عزت نہیں کرتا لوگ اس پر اعتبار کیوں کرتے ہیں؟ شاید لوگ بھی ایسے ہی ہیں جن کا کوئی عزم نہیں ہوتا۔

انسان پریشان اس وجہ سے ہے کہ جو وہ سمجھتا نہیں اس پر صبر نہیں کرتا، جو وہ سمجھتا ہے اس پر مزید غور نہیں کرتا، فکر کرنے سے یہ بات انسان کی سمجھ میں آجائے گی کہ جو تکلیف دیتا ہے وہ برداشت کی ہمت بھی عطا کرتا ہے۔ دنیا دار بڑی عجلت میں ہے، اس لیے ہر وقت بیزار رہتا ہے جب کہ مومن ایسی تکالیف پر صبر کرتا ہے اور مقرب، شکر ادا کرتا ہے، انسان اس لیے پریشان ہے کہ ابھی انسانیت کی منزل پر محوِ سفر ہے، جب مومن کی منزل پا لے گا تو تمام پریشانیاں دُور ہو جائیں گی۔ مقرب کی منزل اللہ کے بندے کا نصیب ہے۔ انسان جب تک انسان نہیں بن جائے گا پریشان رہے گا۔

Marfat.com

جو دنیا دار کو خوش نصیب نظر آتے ہیں وہ مومن کو بدنصیب نظر آتے ہیں۔ صاحب اقتدار کتنا بدنصیب ہے؟ کہ وہ فطرت کے عطیات سے محروم ہے۔ وہ قدرت کے عطیہ نیند سے بھی محروم ہے، وہ مصنوعی آرام کو آرام سمجھتا ہے، وہ مطمئن زندگی کے مفہوم سے ناآشنا ہے۔ نیند انسان کی جدوجہد کو تازگی بخشتی ہے۔ نیند کے پُرسکون لمحے کائنات کی تمام لذّتوں میں لذیذ ترین ہیں، یہ ان سے پوچھو جنہیں نصیب نہیں۔ سب کچھ انسان ایک پُرسکون نیند کے لیے کرتا ہے، نیند نہ ہو تو سب کچھ بیکار ہے۔ انسان کو اگر اس کا بستر راحت نہیں پہنچا سکتا تو اس سے بڑا اور کوئی عذاب نہیں۔ انسان دور حاضر میں اس کوشش میں ہے کہ نیند کے راز کو پایا جائے، رات کی نیند ہوتی ہے جب کہ دن کی نیند کو سونا کہتے ہیں۔ ہم ترقی اسے کہہ رہے ہیں کہ سونا نیند بن جائے اور نیند سونا ہو جائے۔ بس اس لیے انسان کی پریشانی دُور نہیں ہو رہی کہ وہ پُرسکون نیند سے محروم ہے۔ پُرسکون نیند صرف اسے نصیب ہے جو اپنی سوچ اور خیال میں اپنی ذات کی حقیقت سے آگاہ ہے، موت کی معرفت سے آگاہ ہے۔ "کیوں" اور "کون" کے درمیان فکر کرتا ہے، جو قناعت اور تقویٰ کے مفہوم سے آشنا ہے، جو تکلیف کو صبر سے برداشت کرتا ہے، جو زندگی کے ایام کو عارضی سمجھتا ہے، یقین کرتا ہے، اپنی بے بسی کا اقرار کرتا ہے اور ہر حال میں اپنے پروردگار سے خوش ہے، پُرسکون خوش نصیب کو ہی معلوم ہے کہ پُرسکون نیند کیا ہے؟، یہ عطیہ خداوندی ہے۔

Marfat.com

مصلحت ایک پہلو ہے، بدلنا دوسری صورت ہے، جو انسان حالات کے ساتھ اپنی سوچ نہیں بدلتا وہ نہ اپنی اصلاح کر سکتا ہے اور نہ ہی زندگی میں آگے بڑھ سکتا ہے۔ بدلنا یہ ہے کہ اپنی سوچ کو منفی ردعمل سے نکال کر مثبت ردعمل میں داخل کرے، اپنی زندگی کی رفتار اپنی صلاحیت سے تیز نہ رکھے، زندگی میں ہر اٹھانے والے قدم سے پہلے فکر کرنا ضروری سمجھے، وہ انسان زندگی میں کامیاب ہے۔

جو دستور الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا، تاریخی انتقام کا دستور ہے کہ اس کا شکار ہمیشہ ظالم ہو گا مظلوم نہیں۔ انسان جب درد اور مسرّت دونوں کے مفہوم سے آگاہ ہو گا تو وہی کسی دستور الٰہی سے استفادہ کرے گا۔ جو فکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں حوصلہ دیتا ہے۔ جو چالاک اور ہوشیار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں آزاد کر دیتا ہے پھر پریشانی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

Marfat.com

جب آپ کو اپنے دشمنوں کے مقام اور معیار کا علم ہو تو خدا کے واسطے اپنی فکر کی حفاظت کا بندوبست رکھو، درندوں کو یہ ہرگز معلوم نہیں ہوتا کہ ہرنی کے بچے کتنے حسین ہوتے ہیں؟ ان کو اپنی حِس سے غرض ہے، ان کو اپنا شکار مطلوب ہے، وہ جذبوں سے محروم ہوتے ہیں، وہ انسانیت سے دُور ہوتے ہیں، وہ انسانی اشکال میں درندے ہوتے ہیں، وہ خیرات کی خوراک کے پروردہ ہیں، وہ دہشت گردی کی پیداوار ہیں، وہ مایوس سوچ کا جنم کدہ ہیں، وہ فرقہ واریت کے جرثومے ہیں، اور خود ساختہ اہل علم، اہل ایمان۔ اسلام پر رحم کرو، اپنی عاقبت کا خیال رکھو، جب تیرے پاس کوئی جواب نہ ہوگا۔

جو زندگی موت سے بدتر ہو وہ مت طلب کرو۔ جو موت کے بعد زندگی ہے وہ اصل زندگی ہے، اس کی تمنا کرو، اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، ہمت عطا کرتا ہے، حوصلہ دیتا ہے، راہنمائی کرتا ہے۔ انسان کو صرف اپنے اندر جھانک کر اس امر کا یقین کرتا ہے کہ کونسی زندگی حد کمال ہے؟ وہ زندگی جو موت سے بدتر ہے یا وہ موت جو زندگی سے بالاتر ہے۔ اگر موت ایسی ہو تو وہ قابل رشک ہے اور اگر زندگی ایسی ہو تو وہ قابل رحم ہے۔ ذلت برداشت کر کے زندہ رہنے سے عزت سے مرنا بہتر ہے۔ عزت سے مرنا زندگی ہے اور ذلت سے زندہ رہنا موت ہے۔ تمہارے اردگرد مرے ہوئے لوگ زندگی کو احساس دلا رہے ہیں کہ وہ زندہ ہیں، بس اس وجہ سے معاشرہ بدحال ہے اور لوگ پریشان ہیں۔

Marfat.com

ضبطِ نفس کا اصول ہے کہ کم بولو، جو کم بولتے ہیں وہ زحمتوں سے محفوظ رہتے ہیں گویا یہ سب کو معلوم ہے مگر بہت کم ہیں جو اس اصول پر عمل کرتے ہیں۔

جو لوگ پریشان نہیں ہوتے ان میں ذمہ داری کا احساس کم ہوتا ہے اور جو پریشان ہوتے ہیں اور پریشانی میں رہتے ہیں وہ عملی طور پر اپنے حق میں بدُعا کرتے ہیں۔

جو لوگ زیادہ بحث کرتے ہیں وہ بہتر زندگی نہیں گزار سکتے۔ بحث اختلافی آرا کی پیداوار ہے، جتنے اختلافات کم ہوں گے اتنی بحث کم ہو گی۔

جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے سوچنے اور عمل کرنے کے ڈھنگ بہت مختلف ہوتے ہیں، غور و فکر کے لیے انسان ادراک کی وسعتوں تک رسائی حاصل کرتا ہے یہی انسان کی اصلاح کا روشن پہلو ہے اور ایسا انسان اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتا ہے۔

Marfat.com

انفرادی ذمہ داری قبول کرنے والا انسان کامیاب زندگی گزارنے کے جوہر سے آشنا ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے ذمہ داری کا بوجھ کتنا اور کیسا ہوتا ہے؟

جو سچ بولتا ہے نہ وہ خود بیزار ہوتا ہے اور نہ دوسرے اس سے بیزار ہوتے ہیں، یہ سچ کا وصف ہے۔

خود اعتمادی انسانی وجود میں وہ خاص کیفیت ہے جب منفی اور مثبت طاقتیں انسان کی مدد کرتی ہیں۔ خود اعتمادی وہ جوہر ہے جو اقتدار اور اپوزیشن دونوں کو اکٹھا رکھتا ہے۔ جس میں خود اعتمادی ہوتی ہے اس کے اطوار نرالے ہوتے ہیں۔ خود اعتمادی اپنا پتہ خود دیتی ہے۔

اولاد کا درد صرف ماں اور باپ جانتے ہیں، ماں اور باپ کا درد اولاد کو پریشان نہیں کرتا کیوں کہ حضرت آدم کا ماں اور باپ نہ تھا۔

Marfat.com

سنجیدہ رہنا اچھی بات ہے مگر غیر معمولی سنجیدگی انسان کے لیے عذاب ہے، ایسا انسان پیار سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کو اپنا ہم راز تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ہر لفظ اپنی ذات میں ایک جامع مفہوم رکھتا ہے۔ وضاحت لفظ کے معنی بدل دیتی ہے، لفظ تو زندہ رہتے ہیں، بس لہجے ان پر اثر انداز ہوتے ہیں لہذا لفظوں کا احترام یہ ہے کہ وضاحت اور لہجوں سے انہیں محفوظ رکھا جائے۔

انسان کا اپنی ذات کے ساتھ اس سے بڑا کوئی دھوکا نہیں کہ اسے اس امر کا یقین ہو کہ وہ "فاؤل پلے" سے کامیاب ہوا ہے تو پھر وہ کلمہ پڑھ لے یا انکاری ہو جائے کوئی فرق نہیں۔ ہر وہ مظلوم ہے جو ایسے کردار کا شکار ہے، نہ جانے ایسے لوگوں کے اردگرد انسانوں کا گروہ کیوں جمع ہے؟ شاید وہ بھی انسانیت کے گروہ سے نکل کر لوگوں کے گروہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

بھوکے اور کم ظرف لوگوں کے پاس جب رزق آئے گا اور وہ معتبر بنائیں جائیں گے تو وہ اپنے معیار کے فیصلے کریں گے، سب کو اپنے معیار پر پرکھیں گے تو اعلیٰ انسان کو رسوا کریں گے، اعلیٰ انسان کو اپنے مقام پر لا کر اس کے معیار کا اندازہ لگائیں گے۔ دین اسلام کی رسوائی کا باعث کم ظرف اور گھر گھر کے نوالے کھانے والا تعلیم یافتہ طبقہ ہے جسے ہمارے جیسے مسلمانوں نے دین کی ذمہ داری سونپ دی ہے، معذور، لاچار، کم درجہ کے لوگوں نے اس مدرسہ کلچر پر قبضہ کر رکھا ہے جو اپنے معیار اور حیثیت سے آگے سوچتے ہی نہیں، اپنی تمام تر توانائیاں اپنی اغراض کی تکمیل پر خرچ کرتے ہیں۔ اعلیٰ انسان اور اعلیٰ فکر سے وابستہ انسان ان سے اتنا خوف زدہ ہے کہ اگر کوئی حق بات کہہ دی جو ان کے مزاج اور خود ساختہ راسخ سوچ کے مطابق نہ ہو تو ایسے انسان کو فتوؤں کے غلیظ ڈھیر پر پھینک دے گا۔ سپیکر میڈیا ان کے پاس بہت بڑا ہتھیار ہے، تمام صوتی آلودگی ان کے دم قدم سے ہے، یہ ذہنی اذیت دینے والے اداروں کے بانی ہیں، یہ اسلام سے خارج کرنے والے "فارمولوں" کے بانی ہیں، یہ مایوس جبلتوں کی پیداوار ہیں، ان کی سوچ سے باہر سب کافر ہیں، اگر مسلمان ہیں تو ان جیسے نہیں، ہر مدرسہ کا علیحدہ مسلمان ہے، ہر مکتب کا علیحدہ مومن ہے۔

Marfat.com

انسان کامیاب ہو کر فخر کرتا ہے اور ناکام ہو کر شرمندہ ہوتا ہے حالانکہ ان دونوں افعال کا دارومدار انسان کی نیّت پر ہے۔ اگر ناکام ہوا ہے اور نیّت درست ہے تو اس کامیابی سے بدرجہا بہتر ہے جو خراب نیّت سے حاصل ہوئی ہے۔ انسان کی ساری زندگی میں دراصل نیّت کا کردار نہایت اہم ہے۔ اگر بغیر نیّت کے وضو کر کے نماز پڑھی جائے تو وہ بھی قبول نہیں ہوتی۔ ہر کام سے پہلے نیّت کا ہونا لازمی ہے، یہی فرق ہے حیوان اور انسان میں۔

وحدتِ فکر ان میں پائی جاتی ہے جو انتشار سے دُور رہتے ہیں۔ وحدت فکر ہی وحدت عمل ہے اور وحدت عمل اصل کامیابی ہے۔ انتشار پھیلا کر کامیاب ہونے والے اپنی ذات کے کامیاب ہیں جس ذات سے سکون چھین لیا جاتا ہے، نیند سلب کر لی جاتی ہے اور اس کی ذات کے اندر قوتوں کی دائمی جنگ رہتی ہے، ہر وقت برائی سوچنا اور اس پر عمل پیرا رہنا ان کی قسمت میں شامل رہتا ہے، لوگ ان کو خوش قسمت سمجھتے ہیں، انسان ان کو بدقسمت کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنی ہے تو وہ عمل کرو جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ورنہ ٹکریں مارتے رہو، اس کی کائنات تمہارے سامنے ہے مگر تم اندھے ہی رہو گے۔

Marfat.com

جب اولاد کے ساتھ آپ کا لین دین کا معاملہ شروع ہو جائے تو سمجھ لو ہلاکت کا سفر شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے دے کر حساب نہیں مانگتا۔ والد اپنی اولاد اور بیوی سے حساب نہیں مانگتا، وہ حقیقی خدا ہے اور یہ مجازی خدا ہوتے ہیں۔ جو دے کر حساب نہ مانگے اس کا خداؤں جیسا احترام کرو۔ ہمارے ان کے ساتھ منفی رویوں نے معاشرہ میں زہر گھول دیا ہے۔ خدا ان پر رحمت نازل کرتا ہے جو اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں ۔ والدین تابع دار اولاد سے خوش ہوتے ہیں۔ تابعدار اولاد لین دین سے باز رہتی ہے، وہ خدمت سے صلہ کے متمنی رہتے ہیں۔ وہ والدین کی حیا سے سکون پاتے ہیں۔ ہم خدمت اپنے والدین کی کرتے ہیں اور خوش خدا ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا والدین کے دلوں میں رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تسلیم والے مزاج کو پسند کرتا ہے، بغاوت والے مزاج کو نہیں۔ جہاں اللہ کے باغی معتبر ہوں گے وہاں تسلیم و رضا والوں کے ساتھ اللہ ہو گا۔ ہر دور میں تسلیم و رضا اور بغاوت کا مقابلہ ہے، بغاوت کے مقدر میں شکست اور تسلیم و رضا کا علم بلند رہے گا۔ باغی شیطان کا گروہ ہے اور تسلیم و رضا کا ایمانی گروہ ہے، تم کس گروہ میں شامل ہو؟ خود جائزہ لو۔ یوم حساب تو بعد میں ہو گا۔

Marfat.com

ہمارے ماننے اور انکار کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ذات کو کوئی فرق نہیں پڑتا، ماننے سے ہماری ذات کی اصلاح ضروری ہے۔ اگر ہماری اصلاح نہیں ہو رہی تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کو ویسے نہیں مان رہے جیسے حکم ہے بلکہ اپنی مرضی کے مطابق مان رہے ہیں، مرضی کا ماننا اصلاح سے عاری ہونے کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مان کر تو دیکھو، پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ ہماری کیسے مانتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ ہستیوں کا ذکر کرنا کافی نہیں کہ ہماری بخشش کی ضمانت ہے، ان کے فرمائے ہوئے اعمال پر عمل سے نجات ہو گی۔ ان کے بتائے ہوئے رستے، ان کے نقش پا کی پیروی سے ہماری نجات ہو گی۔ ان کے حکم کی نافرمانی بغاوت ہے، باغی بدنصیب ہوتا ہے اور حق کا باغی کبھی فلاح نہیں پائے گا، کبھی اصلاح یافتہ نہیں ہو گا۔ انسان جس کا دعویٰ کرتا ہے اس دعویٰ کے لیے ویسے عمل کی ضرورت ہے۔

پوری کائنات میں اسلامی نظام نافذ ہے مگر ہم اس پر عمل نہیں کر رہے، آج اسلام کا ٹھیکیدار اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کر رہا ہے مگر اپنی ذات کے علاوہ کسی انسان کے لیے کہیں بھی پابندی نہیں کہ وہ اپنی ذات میں اسلامی نظام نافذ نہیں کر سکتا ہے مگر مطالبہ کرنے والا اسلامی نظام چاہتا ہے جو اس کی ذات کے علاوہ ہو، اسلامی نظام یہی ہے کہ جس ذات کے ساتھ اسلام آیا ہے اس سے سچا تعلق بناؤ اور اس کے طرز حیات پر عمل کرو۔ پیغمبر اسلام کے طرز حیات پر عمل حقیقی اسلامی نظام ہے۔

Marfat.com

مرنا موت نہیں، کسی کو بھول جانا اس کی موت ہے۔ جو دل میں رہے وہ زندہ ہے جو دل سے نکل جائے وہ مر جاتا ہے۔ دل میں وہ رہتا ہے جو لافانی ہے۔ لافانی کا ہم نشین زندہ ہے۔

جو انسان کی روح کو سرور بخش دے وہ نماز ہے، باقی نماز فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے گئے وعدہ پر قائم رہنے میں سرور ہے حالانکہ اللہ کے بندہ کے ساتھ وعدہ نبھانے میں بھی سرور، یہ ساری دنیا ایک وعدہ پر قائم ہے۔ نماز ایک وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ، ہمیں اس وعدہ کی پاسداری کرنی ہے۔ ہماری اولاد بھی ایک وعدہ کی پیداوار ہے لہذا وعدہ پر قائم رہنا اصل ایمان ہے اور یہی نماز ہے۔

وہ تنہائی حد کمال ہے کہ تمہارا ضمیر تمہیں ملامت نہ کرے۔ تنہائی ماضی کو سمیٹ لیتی ہے، سوچ اور خیال کی بُننے والی ہے۔ تنہائی، سالوں کا سفر لمحوں میں طے کرتی ہے۔ تنہائی میں سکون اعلیٰ عبادت ہے۔ یہ مطمئن ہونے کی دلیل ہے۔ انسان تنہا ہو اور محسوس کرے میں میلہ میں ہوں، تنہائی کا میلہ بڑا عجیب ہے۔ یہ خوش قسمت کا خوش نصیب ہے، جو نصیب پر خوش ہیں ایسی تنہائی ان کا نصیب ہے۔

Marfat.com

گمراہ وہ شخص ہے جس کے پاس سوچ ہو مگر ذہن میں سوچنے کی گنجائش نہ ہو۔ جو شخص صرف سوچتا ہے اور فکر نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی اعلیٰ فکر پر عمل کرتا ہے وہ گمراہ ہے۔ جس کے سارے راستے گم جائیں اسے " گمراہ" کہتے ہیں۔ گمراہ وہ شخص ہے جو ایک جگہ پر رُکا ہوا ہے اور فیصلہ نہیں کر پا رہا کہ کونسا راستہ اختیار کرنا ہے؟ گمراہ کبھی فلاح نہیں پائے گا، کچھ لوگ چل رہے ہیں مگر ان کی منزل نامعلوم ہے وہ بھی گمراہ ہیں، جو بغیر مقصد کے حالت سفر میں ہیں وہ گم راہ ہے۔ جن کی راہ گم جائے پھر وہ اسی راہ پر مر جاتے ہیں ان کو منزل نصیب نہیں ہوتی۔ گمراہ شخص کے ساتھ تعلقات مت بناؤ وہ تم کو بھی گمراہ کر دے گا۔

جو انسان اپنے آپ کو سنبھال کر رکھنا چاہتا ہے اسے کوئی فکر نہیں۔ سنبھل کر دنیا میں جہاں سے چاہے گزر جائے۔ دنیا اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، ورنہ خدا کی خدائی مشکوک ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا خود مددگار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حد کمال صفات سے انسان کو نوازا ہے، جہاں یادداشت عطا کی ہے وہاں بھول جانے والی صفت سے نواز دیا ہے۔ ورنہ انسان، انسان نہ رہتا، غم دیا ہے تو اس کو بھول جانے کی طاقت دی ہے، خوشی دی ہے تو اسے سمیٹنے کی صلاحیت بخشی ہے۔

Marfat.com

مذہب اور سائنس ایک ہی موضوع کے دو عنوان ہیں، مذہب نے حقیقت سے آشنا کیا ہے؟ اور سائنس نے حقیقت کی تصدیق کی۔ ماضی کا انسان حال میں آ جائے تو اس دنیا سے انکاری ہو جائے جہاں سے گیا تھا۔ سائنس ہی اصل مذہب اور مذہب ہی حقیقی سائنس ہے، ابھی اس سائنس نے ترقی نہیں کی کہ انسان کے اندر کی اصلاح کیسے ہو؟ یہ مذہب کی سائنس سے ممکن ہے مگر ابھی انسان فارغ نہیں، یہ فکر کی تجربہ گاہ سے معلوم ہو گا۔ یہ اعلیٰ علم ہے جو انسان کے اندر ہے مگر ابھی اس معرفت کو پا نہیں رہا ہے۔ زمانہ کی سائنس میں الجھا ہوا ہے، فارغ ہو گا تو اپنی ذات کے مطالعہ سے یہ علم حاصل کرے گا، سکون کیسے ملتا ہے؟ انسان لطیف کیسے ہوتا ہے؟ انسان زندہ ہو اور مر جائے یہ کیسے ہوتا ہے؟ انسان مر جائے اور زندہ رہے یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ مذہب کی سائنس ہے مگر سائنس کے مذہب میں بھی یہ بات زندہ ہے۔ 20 ویں صدی سائنس کی زندگی کی صدی ہے، جو سائنس انسان کی فلاح ہے، اصلاح ہے، وہ مذہب ہے۔

☆☆

Marfat.com

رب الارباب کے خدا کے واسطے جس دین کی بات کرتے ہو اس دین پر عمل کرو۔ جس رحمت العالمین کی زندگی بیان کرتے ہو ویسی زندگی کیوں نہیں گزارتے ہو؟ اپنی مرضی سے جس کو چاہو مسلمان بنا لو اور جس مسلمان کو چاہو اپنی مرضی سے کافر بنا دو۔ کیوں اپنے بدن پر پیوند لگے لباس نہیں پہنتے ہو؟ او! صاحب علم یہ کر کے دکھاؤ اپنی جھونپڑی بناؤ اور اس پر دروازہ نہ لگاؤ، کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ٹاٹ لٹکا دو تا کہ تمہارا سنت رسولؐ کی پیروی کا دعویٰ فائق ہو، اپنی بیٹی کو بھی اتنا جہیز دو جتنا تمہارے رسولؐ نے اپنی بیٹی کو دیا تھا تا کہ تم سنت کے احترام میں ایک جامع اہل سنت ہو جاؤ۔ نبیؐ کی غربت، مفلسی، بے بسی اور بے کسی کو بیان کر کے موجودہ دور کے غریب اور مفلس انسانوں کا استحصال تو نہیں کر رہے؟ ان توہین آمیز کلمات کے بغیر بھی رسالتؐ کے اعلیٰ اصول بیان کیے جا سکتے ہیں، رسول اللہ کا خاندان اعلیٰ روایات کا امین تھا، رسولؐ اللہ کی زوجہ محترمہ اعلیٰ پایہ کی رئیسہ خاتون تھی، اس زمانہ کے اعلیٰ خاندانی لوگوں میں شمار تھا، تاریخ کے جھوٹ نے ہماری عقلوں کو سلب کر لیا ہے، بنوامیہ کے تاریخ دانوں نے بنو ہاشم کی غربت اور بے بسی کے نوحے لکھے ہیں جب کہ وہ دنیا عرب کا معزز ترین الٰہی روش کا خاندان تھا، رئیس ابن رئیس تھے اور مذاہب عالم کے مرکز خانہ کعبہ کے جاروب کش تھے، قفل بردار تھے، دور حاضر کے صاحب علم یا ویسی زندگی اختیار کر یا ایسی بنوامیہ کی زبان مت بول۔ اے! بنو امیہ کے ترجمان! رحمت العالمین زندگی کا وہ نمونہ پیش کر کے گئے ہیں جو آج بھی ہماری اصلاح کی ضمانت ہے، بنوامیہ کی بددیانت تاریخ کی کارستانیوں کی تائید مت کر۔

Marfat.com

جب کسی کے کمینہ پن کا یقین ہو جائے تو اسے معاف تو کر دو مگر اس کے قریب مت جاؤ۔

عادات کردار کا حصّہ ہیں جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں ان کے کردار بھی جھوٹے ہیں اور ان کی عادات بھی جھوٹی ہیں۔ تم نے خود جائزہ لینا ہے ان کے نزدیک کتنا جانا ہے؟

انسان اپنے کردار کا خود گواہ ہے، جتنا کردار اعلیٰ ہو گا اتنا انسان اعلیٰ ہو گا۔ اگر آپ کو اعلیٰ انسان نظر نہیں آئے گا تو اس کے کردار کے بارے میں تحقیقات کی ضرورت نہیں۔

جو انسان دولت سے تولا نہ جا سکے اس کے وزن کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے وزن کے لیے ابھی پیمانہ ایجاد نہیں ہوا، ہر انسان کے معیار کو ماپنے کے لیے دولت کا پیمانہ ہے!

Marfat.com

دولت سے انسان کی ہر قوّت کا وزن کیا جا سکتا ہے، پیار، غرض، محبّت، نفرت، جہاں تک کہ ضمیر کا وزن کرنا بھی ممکن ہے، یہ ایک ایسا پیمانہ ہے جس پر ہر انسان اپنا وزن کرتا ہے، اس سے رشتے بنتے ہیں اور اسی سے ٹوٹتے ہیں، یہی اعتبار بناتا ہے اور یہی اعتماد کا قتل کرتا ہے۔ دولت انسانی کردار کی مظہر ہے، اس سے کردار کا وزن کیا جاتا ہے، اس سے پیار کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

ملاّں کا دل بھی عجیب ہے گرجا گھر کے سامنے گرجا والوں کی جگہ پر درس بن جائے تو وہ بہت خوش ہے اور اگر درس کے سامنے گرجا گھر والوں کی جگہ پر اپنی جیب سے وہ گرجا تعمیر کروالیں تو مولوی کے اسلام کو خطرہ ہے۔ اے میرے پروردگار ملاّں کے دل پر رحم فرما، جس میں نفرت بھری ہوئی ہے اور اپنے فعل کے علاوہ سب فعل غیر اسلامی سمجھتا ہے۔
محبت اور عقیدت زندگی ہے۔ ایک دوسرے کو زندہ ہونے کا ثبوت دو۔

جو اللہ کو اللہ مانتا ہے اللہ اس کو اپنا بندہ مانتا ہے۔

Marfat.com

گناہ سے اجتناب کرو، گناہ کرتے ہو تو دوسروں کے درمیان فخر سے بیان مت کرو۔ ایسے بیان کردہ گناہ کی اللہ تعالیٰ معافی نہیں دیتا، پھر گواہ کو بلانا پڑے گا۔

اللہ کے جس حکم پر آپ عمل کرتے ہیں اللہ ایسے عمل کو اپنا عمل مانتا ہے۔

جو اللہ کے قریب ہوتا ہے وہ غصہ سے دُور ہوتا ہے۔

اپنی مرضی نکال دو اللہ کی رضا کو پالو۔

مخلوق کے ظلم کا شکوہ اللہ کے سامنے مت کرو، پہلے اللہ کے حکم کی تعمیل کرو، اللہ خود ہی مخلوق سے حساب لے لے گا۔

Marfat.com

اعلیٰ رزق یہ ہے کہ دل میں پاکیزہ خیال ہو، سوچ میں صاف نیّت ہو، نگاہ میں بصیرت ہو، زبان پر اچھائی ہو، ہاتھ میں سخاوت ہو، کانوں میں حق بات سننے کا حوصلہ ہو، چہرہ پر مسکراہٹ ہو۔ اعلیٰ رزق یہ ہے کسی کا دل نہ دکھاؤ، کسی کی غیبت نہ کرو، کسی کا حق نہ کھاؤ، اپنا فرض پورا کرو، کسی سے قرض نہ لو، غریب کی مدد کرو، مظلوم کا ساتھ دو۔ یتیم کے سر پر ہاتھ رکھو، غریب کا خیال رکھو۔ دروازے سے سائل کو خالی ہاتھ مت جانے دو ورنہ وہ تمہارا رزق بھی لے جائے گا، اعلیٰ لے جائے گا ناقص چھوڑ جائے گا۔ اعلیٰ شعور انسان کا اعلیٰ رزق ہے۔ لہجے رزق ہیں، رویّے رزق ہیں، گفتگو رزق ہے۔ بس ایسے رزق کے لیے دُعا کرو، ایسا رزق طلب کرو جس سے سکون ہو، اطمینان ہو، یہی اعلیٰ رزق ہے جو تیرے ضمیر پر بوجھ نہیں، مردہ ضمیر بوجھ محسوس نہیں کرتا ہے۔

غریب کو دُکھ مت دو، اگر وہ خاموش ہو گیا تو کیا کرو گے؟ ایسی خاموشی اس کو غنی بنا دے گی۔ دُکھ کی فریاد اللہ سنتا ہے، غریب اور مظلوم کا انتقام اللہ لیتا ہے، بس ابھی غریب اور مظلوم کو معلوم نہیں فریاد کیسے کرنی ہے؟ شکایت کیسے لگانی ہے؟ اپیل کیسے کرنی ہے؟ اس کے لیے عمل کیا کرنا ہے؟ اس کا علم کہاں سے لینا ہے؟ عرفان کہاں سے حاصل کرنا ہے؟ غریب اور مظلوم ابھی اس منزل سے آگاہ نہ ہے، اس وجہ سے امیر اور ظالم وقت کا انتظار کر رہا ہے۔

Marfat.com

اگر حاصل سے انسان مطمئن نہیں تو وہ فقیر ہے۔ فقیر نے دولت مند نہیں بننا، اس لیے وہ پریشان نہیں۔ جس نے دولت مند بننا ہے اس نے پریشان ضرور ہونا ہے، حالانکہ وہ دولت اس لیے اکٹھی کرتا ہے کہ اس کی پریشانی دُور ہو، بڑا عجیب ہے سوچتا ہی نہیں۔

جس ذات کو تم پکارتے ہو، یاد کرتے ہو، واسطہ دیتے ہو، اگر اس کی بات پر عمل نہیں کرتے ہو تو کیا تمہیں شک ہے؟ کہ وہ تمہاری مدد کیوں نہیں کرتا، بس تو حسن ظن کا شکار ہے اور تیرا وہم ہے، پہلے یقین کی طرف آ پھر دیکھ سُننے والا کیسے سنتا ہے اور کیسے تیری مدد کرتا ہے؟ اپنی ذات کے ساتھ دھوکا کا ارتکاب کرلو، اس کے ساتھ تو یہ رویہ نہیں رکھو جو سب جانتا ہے۔

جو نماز میں کیے گئے وعدہ پر قائم نہیں اس کا کن لوگوں میں شمار ہونا چاہیے؟ مسلمان، مومن، منافق، کافر، بس اس سے اس کی عاقبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

دُعا ضرور کرو اور دُعا ضرور مانگو، پہلے اس امر کا یقین کرو جس کے لیے تم دُعا کر رہے ہو، اس کے لیے تم نے کچھ کیا ہے؟ یہ بنیادی اصول ہے۔

سچ بولنا اچھی بات ہے مگر جھوٹ نہ بولنا اس سے اچھی بات ہے اور سب سے اچھی بات جھوٹ کا اقرار کر لینا، اس سے انسان جرات پاتا ہے، خدا کا خوف پاتا ہے، انسانیّت کا ثبوت دیتا ہے بلکہ سچ کا ساتھ دیتا ہے۔

وہ علم بے فائدہ ہے جس سے صرف تمہاری ذات کو فائدہ ہو۔ علم وہ ہے جس سے انسانیّت ہدایت پائے، فلاح پائے، روشنی حاصل کرے۔ اپنے اندر انقلاب لائے، تمہارے مرنے کے بعد جاری و ساری رہے، رواں دواں رہے۔ تر و تازہ رہے، ذکر اور فکر میں شامل رہے، یہی اعلیٰ علم ہے، ایسے علم والے اعلیٰ انسان ہیں۔

اللہ سے دُعا کی جاتی ہے، اللہ کے بندوں سے دُعا لی جاتی ہے۔ لوگوں سے التجا کی جاتی ہے۔ جو لوگ سنتے نہیں ان سے التجا مت کرو، التماس کر لو، گزارش کر لو اور اگر طاقت ہے تو حکم کر لو۔ بس اللہ تعالیٰ سے صرف دُعا کرنی ہے، وہ بے نیاز ہے اور ضرور سنتا ہے، جب ہم اس کا حکم مانتے ہیں وہ حاکم اعلیٰ ہے۔

Marfat.com

سب لوگ اللہ کو ایک طرح نہیں مانتے حالانکہ سب کلمہ ایک طرح کا پڑھتے ہیں، کلمہ کی بنیاد پر جب ہمارا مکمل اتفاق ہو جائے گا تو پھر اللہ کا حکم بھی ایک طرح مانیں گے، پھر دنیا میں رسوا نہیں ہوں گے، پھر ایک جیسا سوچیں گے، ایک جیسا عمل کریں گے۔ ایک جیسا جہاد ہو گا، ایک جیسی نماز ہو گی۔ کسی مسجد کے دروازے پر کوئی نام نہیں ہو گا صرف مسجد اس کا نام ہو گا، پھر مولوی، مولوی نہیں ہو گا، پھر سارے مسلمان، مسلمان مولوی ہوں گے، ان کے ساتھ کوئی اضافی نام نہ ہو گا، اضافی شریعت نہ ہو گی۔ کوئی مایوسی ان کے نام کے ساتھ منسلک نہ ہو گی، کوئی احساس کمتری ان کے دامن گیر نہ ہو گا، جب اللہ ایک، کلمہ ایک ہے، نبیؐ ایک ہے، تو ہم ایک کیوں نہیں؟ یہ اسلام کی مخالف قوتوں کی سازش ہے جو اپنوں کی زبان سے تائید ہو رہی ہے، جو فرقہ فرقہ بٹ چکے ہیں، جو سوچ سوچ تقسیم ہو چکے ہیں، یہ اسلام دشمن سازش ہے، یہ تھنک ٹینک کی کارستانی ہے،، تقسیم شدہ اسلام نہیں، یہ سازشیوں کا اسلام ہے تا کہ اسلام کا غلبہ نہ ہو۔ اللہ اکبر کا ایک نعرہ ہے جس میں سارے راز ہیں مگر یہ یک زبان لگے تو کامیابی ہو گی۔

Marfat.com

گناہ وہ سزا ہے جو انسان اپنے لیے خود تجویز کرتا ہے۔ یہ ایسی سزا ہے کہ اس کے بعد کوئی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ انسان کا دُعا سے اعتماد اٹھ جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ اس دُعا پر توجہ نہیں دیتا۔ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے کی زبان سے "اللہ کا کرم" نکلے تو یہ ریا ہے اور اللہ تعالیٰ منافق کو معاف نہیں کرتا ورنہ اللہ عادل نہیں رہتا۔

صحیح عقیدہ کے بعد غلط عمل ناممکن ہے، غلط عمل تصدیق کرتا ہے کہ عقیدہ میں کہیں کمی ہے؟

جو انسان ایمان والوں سے تنگ ہے وہ اسے ایمان میں کب رہنے دیں گے۔ خود ایمان کے مطابق زندگی نہیں گزارتے، دوسروں میں ایمان تقسیم کرتے ہیں۔ ۲۴ گھنٹے ایمان کی تبلیغ کرتے ہیں، ایک منٹ ایمان کا ان کو نصیب نہیں۔ حرف حرف کی قیمت وصول کرتے ہیں اور اس قیمت پر میزبان کو کہتے ہیں اللہ پاک آپ کو جزا دے، رقم اپنی جیب میں اور دکان دوسرے میلے میں۔

انسان آدھا اندھیرے میں رہتا ہے، آدھا روشنی میں رہتا ہے، آدھی زندگی سو کر گزارتا ہے، آدھی جاگ کر گزارتا ہے۔

Marfat.com

گناہ اور ظلم اللہ سے بغاوت کا نام ہے۔ یہ مایوس کردار ہیں۔ مایوس انسان توبہ نہیں کرتا، توبہ سے مایوسی دُور ہو جاتی ہے، توبہ سے ایک پاکیزہ طاقت جنم لیتی ہے، توبہ نئے عزم کا نام ہے، توبہ نیک ارادے کی تمہید ہے، توبہ ماضی کا کفارہ ہے، توبہ انسانیت کا نیا جنم ہے، توبہ زندہ احساس ہے، خدائی کا اقرار ہے، اللہ کی واحدنیت کا تقاضا ہے، انسان کی بے بسی کا اظہار ہے، مایوسی سے نکلنے کا راستہ ہے۔

جو روح کی زبان سمجھتا ہے اسے سخی کہتے ہیں، جو روحانی علم تقسیم کرتا ہے وہ اعلیٰ سخی ہے، اللہ تعالیٰ سخی کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہے کیونکہ سخی، سخاوت کا حساب نہیں پوچھتا۔ اللہ تعالیٰ بھی عطا کے بعد حساب نہیں پوچھتا۔ سخاوت صفات الٰہی ہے اور انسان کی بہترین صفات میں سے اعلیٰ ترین صفت ہے۔ اس سے حقیقی اور فوری سکون ملتا ہے، ادھر سخی اپنی ہاتھ سے کوئی چیز عطا کرتا ہے، پروردگار اسے اطمینان کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

جو جیسے خیال میں رہتا ہے وہ ویسے حال میں رہتا ہے، یہی سوچنے کا اصول ہے۔

Marfat.com

جو جتنا خدا پر یقین رکھتا ہے خدا اس کی اتنی دُعا سنتا ہے، خدا پر یقین، دُعا پر یقین ہے۔

ہم صرف معلوم کو علم کہتے ہیں حالانکہ وہ بھی علم ہے جو ہمیں معلوم نہیں۔ لامعلوم اصل علم ہے۔

انسان کا اندازِ فکر ہی سب کچھ ہے بچپن، جوانی، بڑھاپا۔

وقت جو گزر جائے اور یاد جو رہ جائے اسے ماضی کہتے ہیں۔

بیماری کا علاج ہوتا ہے، عذاب لا علاج ہے، اسے "حماقت" کہتے ہیں۔

Marfat.com

انسان دشمن کو قتل کر کے خوش ہوتا ہے حالانکہ اس طرح مقتول، دشمن کے ذہن سے نکلتا ہی نہیں، یہ ایک "وکھری ٹائپ" کا عذاب ہے۔

شہر وہی رہتے ہیں چہرے بدلتے رہتے ہیں۔

بچے کا پیار اور رزق جہاں اکٹھا ہے اسے ماں کا سینہ کہتے ہیں۔ ماں کا سینہ جسم کا وہ مقدس حصّہ ہے جہاں بچے کے لیے نفرت کبھی پیدا ہی نہیں ہوتی، حالانکہ نفرت انسان کے ساتھ ہر جگہ ہے۔

لوگ اللہ سے سب کچھ مانگتے ہیں مگر اللہ کی بات نہیں مانتے۔

Marfat.com

انسان موت دیکھتا ہے مگر موت پر اعتبار نہیں کرتا، شاید بھولنے والی طاقت نے اس کو یہ طاقت دی ہے۔

سکون اعلیٰ فکر کا نصیب ہے، خوبصورت ترقی کا نام نہیں۔

لامکان وہ ہے جو ہر مکان میں موجود ہے، ذرہ سے کائنات کی وسعتوں تک۔

جہاں صحت ہے وہاں بیماری ہے، جہاں بیماری ہے اس کے قریب ہی علاج رکھتی ہے۔

انسان کا سب کچھ اپنا ہے لیکن اس کا کچھ اپنا نہیں۔ یہ موت ہے گھر سے قبر تک کے سفر میں انسان کے پاس کچھ نہیں رہتا، یہ معرفت کا نام ہے۔

Marfat.com

جہاں انسان زندگی میں ایک دفعہ قدم رکھتا ہے دوبارہ وہاں قدم نہیں رکھتا، نہ جانے اپنے آپ کو "سیانا" کیوں سمجھتا ہے۔ جہاں پتا ایک دفعہ گرتا ہے وہاں دوسری دفعہ نہیں گرتا، یہ خدائی امر ہے۔

صداقتوں کا چراغ بجھانے والے خود ختم ہو جاتے ہیں اور وہ جلتا رہتا ہے تا کہ لوگ صداقت کا رستہ نہ بھول جائیں۔

جب انسان، انسان بنتا ہے، انسان رہتا نہیں؟۔

انسان جوان رہنے کی پلاننگ کرتا ہے مگر بوڑھا ہو جاتا ہے، رزق کماتا ہے مگر ساتھ نہیں لے جا سکتا، اتنا بے بس ہے مگر بس نہیں کرتا۔

Marfat.com

امید اللہ کے نزدیک ہونے کا احساس ہے۔ مایوسی اللہ سے دُور ہونے کی حس ہے ۔ جو اللہ سے دُور ہے وہ کافر۔ مایوسی اللہ سے دُوری کا نام ہے لہذا اسے کفر کہتے ہیں۔

طاقت ور دوسرے کو اس لیے خوف زدہ کرتا ہے کہ اس کے اپنے اندر خوف ہے جس کی وہ حفاظت کرنا چاہتا ہے، ایسے طاقت ور کا اللہ پر ایمان نہیں ہے۔

اصل پردیسی وہ ہے جو کرایہ دار ہے اور مقروض ہے، جس ملک کی ۹۵ فیصد آبادی پردیسی ہو وہ ملک رہنے کے قابل نہیں ہوتا خواہ وہاں سب کچھ میسر ہو۔

سب سے اعلیٰ رشتہ اعتماد ہے، جہاں اعتماد ختم ہو جائے وہاں کوئی رشتہ باقی نہیں رہتا۔

جو لوگ اختلاف رائے کو اعلیٰ ظرفی اور خندہ پیشانی سے برداشت نہیں کرتے وہ کسی انصاف کے قائل نہیں ہوتے۔ اختلاف رائے انسانی صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہے۔

Marfat.com

جھوٹے معاشرہ میں عزت دار ہر وقت مسائل کا شکار رہتا ہے۔

اس انسان کو سکون کی تمنا کرنی چاہیے جو اپنے وسائل کے اندر زندگی گزارنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔

انسان پر اس وقت قہر نازل ہوتا ہے جب اس کا محتاج ضروریات زندگی سے محروم رہے۔

"زیر دست" کی خدمت سے بالادستی نصیب ہوتی ہے۔

عزت خدمت میں ہے رعب میں نہیں۔

وقت پر درست فیصلے کامیابی کی ضمانت ہیں۔

Marfat.com

خدا نہ کرے آس باقی ہو اور سانس ختم ہو جائے۔

ضروری نہیں آپ کی محبت کامیاب ہو تو شادی بھی کامیاب ہے۔

کامیاب شادی میں کامیاب محبّت ہے۔

صحت ہو تو صحت کے لیے دُعا کرو، عزت ہو تو عزت کے لیے دُعا کرو۔ گناہ نہ بھی کرو تو توبہ کرو، غلطی نہ بھی کرو معافی ضرور طلب کرو۔ ہماری ایسی دُعاؤں سے ہمارا خالق خوش ہوتا ہے۔

جو اولاد والدین کی حکم عدول ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو حکم عدول اولاد نصیب کرتا ہے۔

جو لوگ والدین کو جاہل سمجھتے ہیں، انسان انہیں جاہل کہتے ہیں۔

Marfat.com

جو اولاد والدین کو سمجھنے میں غلطی کرتی ہے، جب وہ والدین بنتے ہیں تو وہ اولاد کو سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی ساری زندگی ناکامی میں گزر جاتی ہے مگر وہ اپنی غلطی کی نشاندہی نہیں کر سکتے۔

جب تک انسان اپنی غلطی اپنی ذات میں تلاش نہیں کرے گا اس وقت تک اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

جو انسان محنت کر کے رزق کماتا ہے وہ نیند کرتا ہے باقی سوتے ہیں۔ بلکہ سوئے ہوئے ہیں، نیند انسان کو محنت کے لیے تیار کرتی ہے۔

لوگ جس ہتھیار سے اپنے جیسے لوگوں کو مارنا چاہتے ہیں اس سے اپنی حفاظت کرتے ہیں حالانکہ ایک سچی توبہ اور معافی سے اس عذاب سے نجات ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

جو اللہ کا حکم نہیں مانتے، ہم انہیں حاکم کہتے ہیں۔ بس یوم حشر ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہو گا۔

جو لوگ دُکھ دے کر خوشی محسوس کرتے ہیں، وہ خوشی دے کر خوشی محسوس نہیں کرتے، ایسے لوگوں کو حاسد لوگ کہتے ہیں۔

انسان کے رویّے ہی غریب بناتے ہیں اور رویّے ہی امیر۔ رویہ انسان کے پاس ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے لوگ تو کیا درندوں کو بھی زیر کر لیتا ہے۔ رویّے حسن سلوک کے غماز ہوتے ہیں۔ ذات پر اعتماد کا ایک راز ہے۔

جو سچ بول کر اس پر ڈٹ جاتے ہیں سچ ان کی حفاظت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سچوں کے ساتھ ہے، انسان کو بھی اس کے ساتھ ہو جانا چاہیے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ رہتا ہے، اللہ تعالیٰ ظالم کے ساتھ نہیں، انسان کو بھی ظالم کے ساتھ نہیں ہونا چاہیے، ایسے لوگوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

Marfat.com

موت نعمت خداوندی ہے اور پروردگار کی اعلیٰ ترین رضا ہے، اس کی رضا پر راضی ہونا صبر عظیم ہے، اللہ کے امر پر اسم اعظم کا ورد ہونا چاہیے۔ یہ الحمد اللہ ہے، موت سکون کی آخری آرام گاہ ہے، قبر انسان کے عیوب کی پردہ پوش ہے۔ یہ دُکھوں اور دردوں کا مداوا ہے۔ قبر تمام اذیتوں اور عذابوں کی پناہ گاہ ہے، موت انسان کی راحت ہے، جبکہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ قبر آخری الوداعی منزل ہے، آخری مقام ملاقات ہے، یہاں تمام منازل ختم ہو جاتی ہیں، یہ عبرت گاہیں انسان کے احساس کو زندہ کرنے اور شعور کو پانے کا راز ہیں۔ دنیا میں سب ذہنی اذیتوں کا شکار ہیں جبکہ قبرستان والوں کا پیغام ہے کہ وہ ان سے بہتر ہیں۔ جو زندگی کے اعلیٰ راز کو پا لیتے ہیں وہ موت کے اعلیٰ راز سے آشنا ہو جاتے ہیں۔ موت سے آشنائی اعلیٰ زندگی کا راز ہے، موت انسان کی محبت کی تڑپ کو ختم کر دیتی ہے، جب تک انسان بستر مرگ پر تکلیف میں ہو اس کو چاہنے والے اس کے لیے ایک ایسی تڑپ میں رہتے ہیں جس کا بیان کرنا مشکل ہے، مرنے والے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے، موت کے بعد انسان کو صبر آ جاتا ہے، بس زندگی میں ایسے صبر کی طلب کرو، یہی صبر عظیم ہے جو اعلیٰ ہستیوں نے اپنی زندگی میں کیا۔ خدا کی رضا صبر ہے۔ خدا جس کو امتحان میں سے گزارتا ہے وہ اس کا صبر دیکھتا ہے، یہ صبر کا امتحان ہے، حضرت ایوبؑ کی بیماری، حضرت ابراہیم کا عزم، حضرت حسینؑ کا صبر، اللہ صبر والوں کا امتحان لیتا ہے، بے صبروں سے اللہ تعالیٰ کا کوئی واسطہ نہیں، بے صبر۔ انسان اپنی مرضی کرتا ہے، اپنے لیے عذاب کا انتخاب خود کرتا ہے، اپنی پریشانی کا خود سبب ہے، خدا صبر والوں کے ساتھ ہے۔

Marfat.com

جو انسان غلط فیصلے کرتا ہے وہ ناکام زندگی گزارتا ہے۔

جو دوسروں کو الزام دے کر سچے بنتے ہیں دراصل وہ اپنی بزدلی چھپاتے ہیں۔

جو ماں باپ کا کہنا نہیں مانتے وہ ناتجربہ کار ہیں اور ہمیشہ نقصان اٹھائیں گے، یہ مسلمہ اصولوں کا فیصلہ ہے، یہ مسلمہ اصولوں کا آخری نتیجہ ہے۔

جو ماں باپ کو اذیّت دیتے ہیں وہ اولاد کی اذیّت میں مبتلا ہوں گے مگر وقت گزر چکا ہوگا۔

تہذیب نفس کے جتنے فیصلے ہیں وہ درست ہیں، تہذیب حاضر کے جتنے فیصلے تہذیب نفس کے خلاف ہیں وہ سب کے سب غلط ہیں، تہذیب حاضر ہماری مرضی کا نام اور تہذیب نفس، اللہ کے حکم کا نام ہے۔

Marfat.com

طلوع سورج سے پہلے فیصلہ کر لو اور غروب سورج سے پہلے اپنے فیصلہ پر عمل کر لو، یہ انسان کی کامیابی کا اہم راز ہے، جس نے دوسرے دن کا انتظار کیا وہ دوسرے دن میں چلا گیا، وہ وہاں سے طلوع نہیں ہوا اور وہاں غروب نہیں ہوا ہے، ایسا انسان رُکا رہتا ہے، رُکا ہوا انسان کامیاب نہیں ہوتا۔

اغراض کا تقرّب انسانیت سے دُور لے جاتا ہے۔

اللہ کا ایک حکم ماننے سے دیگر حکم ماننے سے نجات مل جاتی ہے اور وہ سچ کا حکم ہے، سارے جھوٹوں سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

دلیل کو دلیل کے طور پر استعمال کرو، دلیل کو طاقت کے طور پر استعمال کرو نہ کہ طاقت کو دلیل کے طور پر، اس طرح انسان سے انسانیت نکل جاتی ہے۔

جہاں اندیشہ ہے، اضطراب ہے۔ اندیشہ دُور کرو، اضطراب خود بخود دُور ہو جائے گا۔

Marfat.com

جہاں تم مطمئن ہو جاؤ وہی کامیابی کی منزل ہے۔ انسان کی تمام جدوجہد ایک اطمینان کی خاطر ہے۔

انسان مال حاصل کرنے کے لیے زندگی ختم کر دیتا ہے مگر زندگی حاصل کرنے کے لیے مال خرچ نہیں کرتا۔ مال خرچ کرنے سے سکون ہوتا ہے اور سکون ہی اصل زندگی ہے، جس کے لیے انسان عبادات کرتا ہے، زندگی کی ساری جدوجہد ایک سکون کے لیے ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی تہذیب نفس میں ہے، یہ مشرق اور مغرب کی تہذیب دنیا کا دھوکا ہے، تہذیب جس سے انسانیت کی تعمیر ہوتی ہے وہی اصل تہذیب ہے۔ انسان کامیابی کے لیے مر رہا ہے اور کامیابی انسان کے اندر ہے، جھانک کر تو دیکھو۔

قرآن کو بوسہ دینا بڑا عظیم ہے مگر قرآن کے اندر جو فرمان ہے اس پر عمل اس سے بڑا عظیم ہے، جس سے انسانیت عظمت پاتی ہے، انسان، انسان بنتا ہے بلکہ انسان کی فلاح کے، اصلاح کے تمام کلیات اس کے اندر موجود ہیں جو صرف بوسہ سے حاصل نہیں ہوں گے، تعظیم لازمی ہے مگر عمل اس سے بھی لازمی ہے۔

Marfat.com

ظلم کی کمائی سے بنائے ہوئے گھر پر یہ تحریر ہونا چاہیے یہ ظالم کا گھر ہے اور اللہ کے فضل کی نفی ہے جب کہ ہم "ہٰذا من فضل ربی" لکھتے ہیں، یہ بغاوت کا مکروہ انداز ہے، یہ باغیانہ فعل کا اعلان ہے۔

دنیا میں سارے مزدور ہیں اس لیے دنیا کا کاروبار چل رہا ہے، جس عمل کے دروازے پر "ہٰذا من فضل ربی" تحریر ہے وہ مزدور نے بنایا ہے اور اس میں مزدور رہ رہا ہے۔ مزدور ایک ایسے اعلیٰ کردار کا نام ہے جس کے ماتھے کے پسینے سے انسان رزق حاصل کر رہا ہے۔ پروردگار کے فرمان کے تحت دنیا کا اصل کردار مزدور ہے۔ اس کو اجرت دو بیشتر اس کے کہ اس کا پسینہ خشک ہو جائے۔ جو بغیر محنت کے رزق کمایا جائے اس پر غور کرنا ضروری ہے کہ یہ کسی دوسرے کا تو نہیں؟ مزدور وہ ہے جو صرف اپنا رزق حاصل کرتا ہے، دنیا میں مزدور ایک عظیم نام ہے جس سے دنیا کی ساری عظمتیں ہیں، مزدور کی عظمت کو سلام۔ متمول اپنی ذمہ داری پوری کرے گا تو غریب اپنی عزت کی حفاظت کر سکے گا۔ ہر متمول ایک غریب اور ہر غریب ایک متمول ہے، نہ کوئی دولت کی حد ہے اور نہ ہی کوئی غربت کی۔ یہ قدرت کے مکمل ہونے کی دلیل ہے۔

Marfat.com

جو لوگ لفظوں کی قدر نہیں کرتے ان کا کردار اعلیٰ نہیں ہو گا، لفظ سماعتوں سے دل پر اثر کرتے ہیں اور دل سے انسانی سوچوں اور خیالوں کو جنم دینے سے انسانی وجود پر عمل کا حکم نازل ہوتا ہے، اس سے کردار بنتا ہے، جن کے کان ہیں مگر سماعت سے محروم ہیں، آنکھیں ہیں مگر بصیرت سے محروم ہیں، وہ کبھی بھی اعلیٰ کردار کے حامل نہیں ہوں گے، زبان ہو اس میں پیار ہو، ہاتھ ہو اس میں شفقت ہو تو انسانوں پر لازم ہے ایسے انسان کا احترام کریں، اس کے کردار کا اعلیٰ الفاظ میں ذکر کریں، اس کے کردار کی اپنی زبان سے حفاظت کریں۔

انسان کی راہنمائی کے لیے دو اعلیٰ ہستیاں ہیں ایک خالق اکبر ہے، ایک خالق اصغر ہے، ایک اللہ ہے ایک والدین ہیں، اللہ اپنی مخلوق کے لیے برائی نہیں چاہتا، والدین اپنی اولاد کے لیے بُرا نہیں سوچتے، اولاد نافرمان کیوں ہوتی ہے؟ والدین سے کہیں غلطی ہوتی ہے، والدین بننے سے پہلے کوئی ایسی غلطی مت کرو جو تمہارے سامنے آئے۔ صالح دُعا سے بھی صالح اولاد کا نصیب ممکن ہے، نافرمان اولاد، نافرمان اولاد پائے گی، ورنہ اللہ، اللہ نہیں رہتا، نیک سوچ اور خیال پر اللہ رحم کرتا ہے، اللہ کا رحم چاہتے ہو تو ارادوں کو درست کر لو۔ اللہ کرم کر دے گا۔

Marfat.com

وہ بڑے کمال لوگ ہیں جن کے باطن میں غصہ اور چہرے پر تبسم ہو، بس ان کے فیصلے کا انتظار نہ کرو۔ ان سے معافی طلب کر لو، قبل اس کے کہ وہ کوئی فیصلہ کریں۔ ایسے لوگوں کے فیصلے بڑے اٹل ہوتے ہیں، ان کو معلوم ہوتا ہے، ان کے اندر غصہ کتنا ہے؟ اور ان کے چہرے پر تبسم کیا ہے؟، یہ رحم دل بھی بہت ہوتے ہیں اگر ان کو سمجھنے میں غلطی نہ کی جائے؟

فرقے کتابوں کی پیداوار ہیں ورنہ ایک کتاب تو ایک ہی فرقہ ہے جس کا نام اسلام ہے، جو دوسرے فرقوں سے مختلف ہے اور اس فرقہ کا ایک ہی راہنما ہے جسے محمدؐ کہتے ہیں اور محمدؐ کا ایک ہی خدا ہے جسے اللہ کہتے ہیں۔ اس نے ہی بتایا کہ کوئی اللہ ہے، اس نے اپنے اللہ کو سب کا اللہ قرار دیا ورنہ اس زمانے میں تو سب قبیلوں کے علیحدہ علیحدہ خدا تھے، ہم نے بھی اپنی تحریر کردہ کتابوں سے علیحدہ علیحدہ خدا تلاش کر لیے ورنہ تو ایک ہی خدا ہے جس کا نام اللہ ہے، اللہ کے نام پر ایک ہی فرقہ رہنے دو جو اللہ کا فرقہ ہے، وہ اصل ہے ہمارے بنائے ہوئے فرق ہیں جسے ہم فرقہ کہتے ہیں اور یہی اعلیٰ فرقہ کے مدمقابل ہے۔

Marfat.com

کوشش پر نصیب بھاری ہوتا ہے۔ کوشش انسان کی جدوجہد ہے، نصیب ایمان کی بنیاد ہے۔ ہاتھی کوشش تھی، کنکری نصیب تھا۔ یہ عبدالمطلب کا فرمان تھا، ہاتھی میرے ہیں لے کر جاؤں گا، کعبہ اس کا ہے وہ جانے۔

کتّے اگرچہ سب کتّے ہوتے ہیں مگر مردار کی تقسیم کے وقت ایک جیسے کتّے نہیں رہتے، کچھ کتّے مردار کھا کر چلے جاتے ہیں اور دوسرا مردار تلاش کرتے ہیں، کچھ کتّے مردار کے قریب قیام کرتے ہیں کہ ابھی کچھ مردار میں باقی ہے۔ ہوس کے مردار پر ہوس پرست کتّے مرتے ہیں، وہ ہوس کے ساتھ دفن ہونا چاہتے ہیں، سگ صفت سیاسی کردار، مردار کی ہوس میں اپنے ضمیر کا بھی خیال نہیں رکھتے کیوں کہ مردار کھانے والوں کا کوئی ضمیر نہیں ہوتا۔ مردار کی بدبو ضمیر کو ختم کر دیتی ہے۔ مردار پرست لوگ ضمیر فروش ہوتے ہیں۔ انسان وہی انسان ہے جو مردار اور ذبح میں فرق محسوس کرے۔ اگر فرق محسوس نہیں کرتا تو سگ اور سگ صفت لوگوں میں کوئی فرق نہیں۔ ایسے لوگ کسی عقیدہ کے قائل نہیں ہوتے، انسان صرف تماشا دیکھنا چاہتا ہے کہ کتّے مردار پر لڑتے کیسے ہیں؟ حالانکہ مردار کھاتے وقت کتّے نہیں لڑتے۔ دنیا مردار ہے لوگ اس پر ٹوٹ کر پڑ رہے ہیں اور لڑ رہے ہیں۔ لوگ، کتنے لوگ ہیں، اندازہ کر لو اور کتّے، کتنے کتّے ہیں جو اپنے اصول سے منحرف نہیں ہوتے۔

Marfat.com

انسانیت کے اعلیٰ امتحان کے لیے اللہ تعالیٰ اعلیٰ انسانوں کا چناؤ کرتا ہے جو صبر کے اعلیٰ معیار پر پورے اترتے ہیں، یہ اعلیٰ انسانیت کی بقا کے لیے نہایت لازمی ہے۔ پروردگار اعلیٰ انسانیت کی بقا کا ضامن ہے۔ جو انسان مثبت سوچتا ہے پروردگار اس کی مدد فرماتا ہے، یہ خدائی اصول ہے، خدائی حقیقی اصولوں کا نام ہے۔ خدا مقدس جذبوں کا محافظ ہے۔ وہ سارے عالموں کا رب ہے، وہ اعلیٰ سوچوں اور خیالوں کا نگہبان ہے، وہ نیتوں کا راز جانتا ہے، وہ انسان کے اندر رازوں کا خدا ہے۔ وہ عادل ہے، وہ نیک بندے کی توہین برداشت نہیں کرتا، جو سچائی کا سچے دل سے اقرار کرتے ہیں خدا ان پر اپنی مہربانیاں فرماتا ہے۔ انسان پر جب مصیبت آئے، اپنے اعمال پر نظرثانی کرے، اگر اعمال میں کوئی کوتاہی بھی نظر نہ آئے تو بھی توبہ کرے۔ پروردگار بینا ہے، ہمیں ہماری کوتاہیاں نظر نہیں آتیں، وہ رازوں کے راز کو جاننے والا ہے، وہ انسان کو بلا وجہ مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا، وہ اپنے عدل پر خود گواہ ہے، وہ عدل کا خالق ہے۔ انسان سویا ہوا ہے اس لیے اصلاح نہیں پا رہا ہے، انسان کا جب احساس زندہ ہوگا وہ شیطانی طاقتوں کو شکست دے گا، شیطان جب تک انسانی احساس سے کھیلتا رہے گا وہ اللہ تعالیٰ سے دُور رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں سے شیطان دُور رہتا ہے لہذا مخلص انسان اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو دوست نہیں رکھتا، ظلم سے باز رہو، ظالم سے دُور رہو، یہی اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کا راز ہے۔ اپنے دل کو خدا کے خوف سے خالی مت کرو، یہی اعلیٰ انسان کی حفاظت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خوف میں بڑے راز ہیں، اس میں سکون ہے۔

Marfat.com

مایوسی جرائم کی بنیاد ہے اور جرائم مایوسی کی طاقت۔ مایوس لوگ دعوت میں شریف انسانوں کے کپڑے خراب کرتے ہیں، پلیٹ میں جو بچ جاتا ہے یہ مایوسی ہوتی ہے، مایوس لوگوں کی، مایوس لوگ اس معیار سے آگاہ نہ ہیں کہ انہوں نے کتنا کھانا ہے۔ وہ اپنے گنج کا اندازہ ہر دفعہ غلط لگاتے ہیں۔ جب آپ مایوس لوگوں سے آگاہ ہو جائیں تو پھر اپنا دامن بچانا آپ پر فرض ہے۔ مایوس لوگ انسان کو کبھی فائدہ نہیں پہنچائے گا، مایوس کی مدد کرو مگر اپنے سے دُور رکھو۔

جو حق کے ساتھ رہتا ہے، حق اس کے ساتھ رہتا ہے، جو جھوٹ بولتا ہے وہ جھوٹ کے ساتھ رہتا ہے، خواہ پیش امام ہو یا اعلیٰ اقتدار کا کرسی نشین۔ انصاف کی کرسی اور مسجد کا منبر اگر حق کو تسلیم کر کے اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو بُرائی کو چھپنے کی جگہ نہ ملے۔ ہم حق کی بات کرتے ہیں، حق کا ساتھ نہیں دیتے، ہم صرف وعدہ کرتے ہیں، اللہ حق ہے مگر ہم اس وعدہ پر قائم نہ ہیں۔ ہم حق کے مقابلہ میں ناحق کا ساتھ دیتے ہیں کہ وہ ہماری پارٹی کا آدمی ہے، ہم نے اس طرح کب اللہ تعالیٰ کو مانا ہے؟

Marfat.com

ہم سب اپنی ذات میں منافق ہیں، ہمارے علم اور عمل میں فرق ہے۔ ہم جو جانتے ہیں اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اور پھر یہ بات مانتے بھی نہیں لہذا ہم ہر وقت مشکل میں رہتے ہیں، اعلیٰ سکون کے لیے ہمارے علم اور عمل میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے، یہ فرق ہی منافقت ہے۔

حق کا ساتھ اس طرح دو،تم رہو نہ رہو حق باقی رہے۔ حق پر قربان ہو جانا ہی حق کا حق ہے۔ ہم کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور حکم عدولی بھی کرتے ہیں، یہ سب مشکلات پریشانیاں اسی وجہ سے ہیں ، ہم اپنے وعدہ کی پاسداری نہیں کرتے، خدا کا رحم اور کرم یہ ہے کہ ہم حق کے طرفدار رہیں۔

جس کی آنکھ میں آنسو ہیں نہ جانے وہ اپنے آپ کو اکیلا کیوں سمجھتا ہے؟ وہ تو اس کے ساتھ ہے جس کے لیے آنسو ہیں، آنسو کسی کے ساتھ ہونے کا ثبوت ہے، آنسوؤں کا راز جس نے پالیا وہ رازِ ہستی سے آگاہ ہوگیا، آنسو وہاں سے آتے ہیں جہاں خدا رہتا ہے، یہ خدائی ہم زاد ہیں، یہ مقدس جذبوں کا جوہر ہیں۔

Marfat.com

مسلمان وہ ہے جو اپنے کردار میں مسلمان ہے، مسلمان وہ نہیں جس کو کافر مسلمان کہتا ہے، ایسے مسلمان تو کافروں کے درمیان کافروں جیسے کردار میں موجود ہیں اور کافر انہیں مسلمان سمجھ رہے ہیں۔ مسلمان تو ایسے ہونا چاہیے اگر اس پر قیامت بھی گزر جائے مگر وہ اپنے کردار کی مضبوطی میں کمی نہ آنے دے۔ انسان کی کل کائنات اس کا کردار ہے جس کو کائنات میں سب سے کم اہمیّت دیتا ہے۔ انسان کے عقیدہ کی تمام جدوجہد اس کی کردار سازی ہے۔ مسلمان تمام تہذیبوں سے بے نیاز ہوتا ہے اس کے لیے تہذیب نفس کی تابعداری اہم ہے، یہی کردار ساز تہذیب ہے جس کی اعلیٰ انسان کو ضرورت ہے۔

جو مسلمان گناہ کو جانتے ہوئے گناہ کرتا ہے وہ مسلمان نہیں صرف کلمہ گو ہے۔ ہم سب کلمہ گو ہیں اس وجہ سے معاشرہ گناہ اور جرائم سے بھرا پڑا ہے۔ مسلمان معاشرہ میں گناہ اور جرائم کا تصور نہیں، ہم کلمہ گو ہیں اس لیے ہم اپنی ذات میں سب سے بڑے اور پہلے نافرمان ہیں، اس لیے ہمیں کافر دہشت گرد کہتا ہے، ہم اس لیے نافرمان ہیں کہ ہم اپنے جیسے کلمہ گو کو کافر کہتے ہیں۔ فتویٰ جاری کرتے ہیں حالانکہ فتویٰ کا ہمارے پاس کوئی اختیار نہیں، جواز نہیں، مگر ہماری مرضی۔

Marfat.com

جو اعلیٰ مقصد کے لیے مرتے ہیں، اعلیٰ مقصد ہمیشہ کے لیے اس کے لیے زندہ رہتا ہے، جو بے مقصد جیتے ہیں ان کے جینے اور مرنے میں کوئی فرق نہیں۔

جو ہر وقت موت کے لیے تیار ہیں موت ان کے لیے راحت ہے۔ وہ راحت کا انتظار کرتے ہیں۔ موت ان کے لیے عملی راحت ہے جو مکمل راحت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ راحت انسان کے اندر کی وہ کیفیت ہے جس میں کوئی خوف نہیں ہوتا، نہ وہ کسی کو خوف زدہ کرتے ہیں اور نہ ہی کسی سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ ان کو صرف ایک ہی خوف ہوتا ہے کہ کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے۔ بس ایسا اللہ کا بندہ زندگی اور موت کے درمیان راحت میں رہتا ہے۔ اس کی زندگی بھی راحت ہے اور موت اس سے اعلیٰ راحت ہے۔ ایسے انسان کی زندگی میں راحت رہتی ہے اور راحت میں موت ہوتی ہے۔ جو جیسے مریں گے ویسے رہیں گے۔

جب انسان کی سمجھ میں یہ بات آ جائے کہ موت سے پہلے موت کیسی ہوتی ہے؟ تو ایسا انسان فلاح پا جاتا ہے۔ یہ فلاح ایسے اعلیٰ انسان کے لیے انعام ہے۔ یہ تذبذب سے تسلیم کا سفر ہے، موت کیسی ہے؟

Marfat.com

اگر تم چاہتے ہو کہ دوسروں کو اچھے لگو تو دوسروں کو اچھا سمجھو۔

جس کو سیاست میں عزت ملتی ہے اسی کو ہی سیاست میں ذلت نصیب ہو گی۔ جس کو دوست کی طرف سے عزت نصیب ہو گی وہ یہ بھی توقع رکھے کہ دوست سے ذلت بھی ملے گی۔ یہ زمانے کا دستور ہے مگر جس کو اللہ کی طرف سے عزت ملے گی پھر اس کو زمانہ رسوانہیں کرسکتا۔ جب انسان اللہ کی عطا کردہ عزت کو اپنے نام سے منسوب کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی عطا کردہ عزت سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ تم جانو اور تمہاری عزت جانے۔ انسان کو جب عزت ملے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس عزت میں صبر کا دامن تھام کر رکھے پھر اللہ تعالی مدد فرماتا ہے، وہ اپنے نیک بندوں کا ساتھ دیتا ہے۔ جب عزت مل جائے تو پھر حفاظت کرنا انسان کی ذمہ داری ہے۔

محنت بے شک جتنی جی چاہیے کرو، ترقی اس وقت کرو گے جب رویّے بدلو گے، رویّے بلندیوں کے سفر کا نام ہے، اعلیٰ جذبہ اور سوچ کا نام ہے۔ رویہ انسان کا کل اثاثہ ہے، رویہ انسان کا ایمان ہے، پاکیزہ سوچ کا ترجمان ہے، رویہ انسانیت کا حسن ہے۔

Marfat.com

جو تنکے کو حقیر سمجھتے ہیں پہلے وہ اپنی آنکھ سے دریافت کر لیں۔ جو آنکھ کا تارا ہوتا ہے یہی اپنے کردار سے ان آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے لہذا کسی کو آنکھ کا تارا مت بناؤ اور آنکھ میں تنکا پڑنے سے بچو۔

جس معاشرہ میں قانون کا احترام نہ ہو وہاں شرافت کے لیے بہت مشکلات ہیں۔ جب کرسی نشین قانون کی توہین کرنے لگے تو شرافت اپنی فریاد کہاں کرے؟ جب سارے قانونی ادارے بے حس ہو جائیں تو شرافت کا کیا علاج ہونا چاہیے، معاشرہ میں ساری خرابی قانون شکن کی پشت پر قانون شکن کا ہاتھ ہے۔ قانون شکن ہاتھ انصاف کی شہ رگ پر ہو گا تو انسانیت سانس کیسے لے گی؟ شرافت زندہ کیسے رہے گی؟ قانون شکن ہاتھ شرافت کی موت اور انسانیت کی توہین ہے۔ جب ہم قانون شکن کا انتخاب کریں گے تو انسانیت اور شرافت کا ایسا ہی احترام ہو گا، ہم سب اپنے اور آنے والی نسلوں کے مجرم ہیں۔ ہماری ذات جب قانون شکن کے خلاف بغاوت کا علم بلند کرے گی تو انسانیت کا احترام ہو گا۔ قانون شکن نہ شرافت کو روند رہی ہے اور قانون شکن ہاتھ انکی مدد کر رہے ہیں، قانون شکن کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اور نہ ہی اصول۔ یہ لوگ اقتدار پرست ہوتے ہیں۔ مفاد پرست اور اقتدار پرستوں کو ان جیسے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ شرافت اور انسانیت کو ان کے حوالہ سے خوف زدہ کر سکیں۔

Marfat.com

دوست اور دشمن کی پہچان انسان کی اعلیٰ بصیرت ہے۔ جس پر یہ نعمت آشکارا ہوتی ہے وہ دنیا کی کم سے کم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ دشمن تو تکلیف دیتا ہے لیکن جب دوست تکلیف دیتا ہے تو رسوائی ہوتی ہے۔ایسے دوست کو آستین جھاڑ کر دیکھنا پڑے گا۔ زمانے کے رویّے ابھی دوست اور دشمن کا معیار قائم کرنے میں ناکام ہیں۔ رویّے ہی دوست ہوتے ہیں اور رویّے ہی دشمن ہو جاتے ہیں۔

مفاد پرست عناصر، موقع پرست ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک عزت کا کوئی معیار نہیں، کسی قسم کا مردار ہو انہیں اپنی حِس سے غرض ہے، یہ بھی ضروری نہیں کہ ان کی اپنی حدود میں ہو،کسی حد میں بھی پایا جائے مفاد پرست وہاں پہنچ جاتا ہے۔ مفاد پرست انسانیت کو شکست دینا چاہتا ہے جب کہ انسانیت مفاد پرست کا راستہ روکنا چاہتی ہے۔

جو لوگ ضمیر فروخت کر کے بڑی بڑی گاڑیوں میں گھومتے ہیں اور بڑے بڑے گھروں میں رہتے ہیں تو کیا وہ ضمیر کی کمی محسوس نہیں کرتے؟ یا بغیر ضمیر کے گزارہ کرتے ہیں یا ان کے نزدیک ضمیر نام کی کوئی شے نہیں۔بس پھر یہ اپنے جیسے لوگوں میں معتبر ہوتے ہیں اور معتبروں میں انتہائی گھٹیا اور کمینے لوگ شمار ہوتے ہیں۔ضمیر فروش انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کے روبرو کوئی جواب نہیں ہوگا کہ انہوں نے ایسا سودا کیوں کیا؟ بس ان کے نزدیک سب جائز ہے۔

Marfat.com

جن کو زمانوں کا ادراک نہ ہو اسے "حیوان" کہتے ہیں۔ اپنے اردگرد جائزہ لو کہ کتنے حیوان ہیں؟ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو چلتے پھرتے چوپائے کہتا ہے۔ انسانوں کا واسطہ جب ایسے لوگوں سے پڑے گا تو انسانیت کا کیا بنے گا؟ زمانہ درس گاہ ہے جو اس سے کچھ نہیں سیکھتا وہ حیوان ہے۔ صاحب شعور زمانوں کے ادراک کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

میں کیسے نظر آؤں گا اس دن جب عمل کا موقع نہ ہوگا؟ اور توبہ کا لفظ ہی نہ ہوگا۔ میرے اردگرد مجھ جیسے لوگ ہوں گے جن کی وجہ سے میں نے عمل کا موقع ضائع کیا اور توبہ کی توفیق نہ ہوئی۔ مجھے میرا حساب دینا ہے لہذا مجھے میرے عمل سے آگاہی چاہیے۔ دوسرا کیا کرتا ہے اسے کرنے دو۔ اس کا وہ جواب دہ ہے۔ میں اس کی وجہ سے کرتا ہوں کہ دوسرا کر رہا ہے۔ یہ ایسا جواب ہے جس کا کوئی جواز نہیں۔

زندگی میں اتنی گرہیں مت لگاؤ کہ زندگی گرہ ہی گرہ ہو۔ جہاں سے زندگی ٹوٹتی ہے وہاں سے نئے سرے سے شروع کرو۔ زندگی میں مسلسل غلطیاں انسان کو گرہ در گرہ باندھ دیتی ہیں۔ جہاں غلطی ہوتی ہے فوراً معافی کی گرہ لگاؤ اور توبہ سے نئی زندگی شروع کرو، اللہ تعالیٰ کو سچی توبہ بہت پسند ہے وہ مہربان رحم والا ہے۔

Marfat.com

ماں باپ سے سوال مت کرو، بس ان کے سوالوں کا صرف جواب دو۔ جو وہ کہتے ہیں وہی سچ ہے۔ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ تمہاری وجہ خلقت ہیں، وجہ معلوم ہو جانے کے بعد سوال جواب ختم ہو جاتے ہیں۔

یہ کائنات میں سب سے بڑی بغاوت ہے کہ میں اللہ کے حکم کی عدولی کروں۔ وہ اللہ جو کائنات کا خالق ہے۔ اس کے حکم کی نافرمانی کروں جس نے مجھے انسانیت کے اصولوں سے آگاہ کیا، میں ان اصولوں کی روگردانی کروں۔ اس سے بڑی بغاوت کیا ہے؟ کہ اس کی عطا کردہ صحت اور نعمتوں کے ذائقہ سے لطف اندوز ہوتا ہوں اور اس کا حکم نہیں مانتا ہوں۔ باغی کے لیے کوئی معافی نہیں۔ انسان کتنا باغی ہے؟ کیے گئے اقرار پر قائم نہیں رہتا۔

ایک لباس کے اندر ایک آدمی ہوتا ہے مگر ایک آدمی کے اندر کئی آدمی ہوتے ہیں۔ جنہوں نے مختلف لباس پہنے ہوئے ہوتے ہیں، اس انسان کو پہچاننے میں دقت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو توفیق عطا کرتا ہے اس میں دوسرے کے اندر جھانکنے کی صلاحیت بھی دیتا ہے، اسے عارف کہتے ہیں۔

Marfat.com

لوگ انتہائی عذاب میں ہیں. جو تسکین کی دولت سے محروم ہیں۔ انسان کی ساری جدوجہد تسکین کے لیے ہے۔

جو دل دُکھانے والی صداقت ہوتی ہے، وہ بدتمیزی ہے، دل مت دکھاؤ یہ خدائی قیام گاہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کردہ گناہ سے زیادہ سزا نہیں دیتا کیونکہ وہ عادل ہے اور خدائی اصول ہے کہ جیسا کوئی گناہ کرے ویسا عذاب دیا جائے۔ سچی توبہ والے انسان کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے جو لوگ عذاب میں ہیں وہ وجہ تلاش کریں، اللہ رحم کر دے گا۔

گناہوں میں اتنی لذّت ہے کہ لوگ زرِ کثیر صرف کر کے ان کا ارتکاب کرتے ہیں، نہ جانے مسلمان زرِ خرید گناہ کے بعد کلمہ پڑھنا چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟

Marfat.com

ہمارے ملک میں سیاست نفرت کا وہ بیج ہے جس کی فصل کو ناحق خون سے سیراب کرنا پڑتا ہے اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج معاشرہ میں مسلسل بے چینی کا سبب ہیں۔ جس گھر میں یہ پودا لگا ہے وہاں اتفاق ختم ہو گیا اور اس پودے سے عام لوگ نہ پھل حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی سایہ مگر اس پودے کو گھر میں لگانا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ پودا ملک میں دشمنی کی بنیاد ہے۔ یہ مفاد پرستوں اور موقع پرستوں کا دین ہے۔ یہ بے اصولوں کی چراگاہ ہے، یہ آوارہ مزاج تخریب کاروں کا مشغلہ ہے۔ یہ فضول وقت کی مصرف گاہ ہے۔ یہ اپنی ذات میں جھوٹوں کا ایک گروہ ہے۔ یہ خود ساختہ معتبروں کا ایک ٹولہ ہے۔ یہ والدین کی بدُعاؤں کا ایک نتیجہ ہے کہ انسان کھاتا اپنے گھر سے ہے اور سوچتا دوسروں کے بارے میں ہے۔ یہ وہ گروہ ہے جس کو کوئی کام نہیں مگر بہت مصروف ہے، سیاست نفرت کا وہ بیج ہے جس سے بدنصیب فیض پاتے ہیں اور خدائی سزا کے مستحق بنتے ہیں، ہر وقت خدا کی لعنت کی زد میں رہتے ہیں۔ جھوٹ ان کے مقدر کا حصّہ ہے۔ ان کا پیشہ ہے۔ ان کی غذا ہے۔ ان کا ایمان ہے۔ ان کی زندگی ایک عذاب ہے جسے یہ محسوس نہیں کرتے، یہ فشارِ خون کے مستقل مریض ہیں، یہ شکر میں خود کفیل مخلوق، یہ بدُعاؤں کی پیداوار، یہ نفرتوں کے سائے میں پلنے والے حشرات، یہ معاشرہ کی خود ساختہ معتبر مخلوق، ایسے لوگ اپنے گھروں میں بھی ایسی ہی بدنصیب زندگی گزارتے ہیں۔ یہ احساس سے محروم خود کو "سیانے" سمجھتے ہیں، یہ سیاست کی بدنصیبی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

Marfat.com

فرض شناس کہلانے کے لیے بڑے تلخ فیصلے کرنے پڑتے ہیں اور بڑے پُر خطر راستوں کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ بڑی بھاری قربانی دینی پڑتی ہے مگر فائنل گول فرض شناس ہی کرتا ہے۔ انسانیت کا دارومدار فرض شناسی پر ہے جو فرض کی ذمہ داری نہیں اٹھاتے وہ بھاری زندگی گزارتے ہیں۔ بہترین وقت پر بہترین فیصلہ کرنے والا فرض شناس ہوتا ہے۔

نظریہ ضرورت یہ ہے کہ مصلحت کے تحت غیر قانونی عمل کو قانونی قرار دینا، اس نظریہ کا فائدہ صرف مجرموں کو پہنچتا ہے اور ایسے بدکردار لوگ جنہیں موت کی سزا ملنی چاہیے مملکت خداداد میں لوگوں کے حکمران اور سردار بن بیٹھے ہیں پھر یہ مکافات کے عمل سے گزرتے ہیں۔

انسان کتنا بھی مجبور ہو جائے، مگر اس کا اقرار نہ کرے، جس سے کسی اصول کی قطع برید ہو۔ اصول بڑی قربانی کے بعد وجود میں آتا ہے لہذا اس کے برید کسی اعلیٰ اصول سے ہونی چاہیے کسی گھٹیا اور کمینے آدمی کے بیان و اقرار پر نہیں۔

Marfat.com

انصاف دہلیز پر دینے کے لیے یہ بہتر طریقہ ہے کہ شرفاء کو دریا برد کر دیا جائے۔ یہ فوری انصاف ہے تا کہ ان کی عزت کو پائمال کرنے والوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ غنڈہ مافیا اور قبضہ گروپ انصاف مانگنے کا موقع ہی نہیں دیتا، انصاف دروازہ پر کیسے ملے گا؟ جب انصاف ہو گا ہی نہیں تو ملے گا کیسے۔

جس معاشرہ میں ہر صبح اپنے گریبان میں جھانک کر گھر سے باہر نکلا جائے کہ سلامت نظر آتا ہے کہ نہیں وہاں انسانی ترقی تو ایک طرف شرافت کے دامن کو بچانا ضروری ہے۔ وہ تارتار نہ ہو جائے۔ ایسا ماحول پیدا ہو گیا ہے لوگ انصاف کے لیے نکلتے ہیں عزت نفس لٹا کر واپس آتے ہیں، جب کہ حاکم دھائی دے رہا ہے کہ اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں انصاف دہلیز پر ملے گا۔

جو اداس ہو کر خاموش ہو جاتے ہیں ان کے نزدیک دُکھ کا بڑا اعلیٰ معیار ہوتا ہے، جو انہیں خاموش رہنے کی طرف راغب کرتا ہے ورنہ وہ اداسی میں گھٹ کر مر جائیں۔ خاموشی نعمت ہے خدا جس کو عطا کرے۔

Marfat.com

جس ملک کے عوام میں اتحاد اور اتفاق نہ ہو، حاکم وقت سے بیزاری، ابن الوقتوں کی کارستانیاں، ملک اور مستقبل سے لاتعلقی، عوام کے ذہنوں میں بے چینی، بداعتمادی کا یہ عالم کہ کارسرُکار کے لیے عوام میں اس حد تک خوف کہ سائل کو ننگا کر دیا جائے گا، وہاں کتنا بھی رونا رویا جائے انصاف دہلیز پر ملے گا، عوام کبھی اعتبار نہیں کریں گے کیونکہ عوام صبح سے شام تک سورج کی روشنی میں انصاف تلاش کرنے سے اسے پا نہیں سکتے، شاید انصاف جب دہلیز پر آتا ہے تو اہل مکان موجود نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے عوام کی انصاف سے ملاقات نہیں ہوتی۔ نظام بدل گیا ہے، چہرے وہی ہیں۔ اس لیے عوام کو یقین ہے کہ ان کی قسمت نہیں بدلے گی۔ یہ ساری وجوہات عوام میں اتحاد اور اتفاق نہ ہونے کی وجہ ہے۔ یہ عوام کی بے حسی ہے کبھی مقامی دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں اور مقامی دیوتے بدیشی دیوتاؤں کے سامنے ماتھا ٹیکتے ہیں۔ ان حالات میں کسی "انہونی" کا راستہ روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاریخ کے دھارے کا رخ تبدیل ہونے والا ہے کہ عوام کے اتحاد اور اتفاق کے نہ ہونے کی وجہ ہے کہ آج عراق، افغانستان اور ہمارے اردگرد لاتعداد حقیقتیں معرض وجود میں آ چکی ہیں۔ خود پرست خونخوار بھیڑیوں نے اپنی جبلتوں کے برعکس سارا مردار اپنے کھاتہ میں جمع کر لیا۔ اگرچہ وہ باسی تھا اور عرصہ پہلے کا مارا ہوا تھا۔ جب بھیڑیوں کی پیٹ بھرنے کی جس پوری نہیں ہوگی عوام الناس کا کیا بنے گا؟ یہ عوام کی "ناس" مارنے والے اقتدار پرست بھیڑیوں نے اصول پرستی کا جواز پوچھنے والے عوام میں اعتماد اور اتفاق نہیں جبکہ سب ایک خدا کا کلمہ پڑھتے، ایک کتاب پر ایمان رکھتے ہیں مگر کسی اعلیٰ فکر پران میں اعتماد اور اتفاق نہیں کہ ملک اور مسلمان قوم کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ شاید یہ ابھی سوئے ہوئے ہیں، جب جاگیں گے تو وقت گزر چکا ہوگا۔ پانی سر سے گزر چکا ہوگا، پھر عمل تو درکنار سوچنے کا وقت بھی نہ ہوگا۔ اے میرے شہر کے لوگو۔ تمہارے ساتھ ہاتھ ہونے والا ہے، تمام درندوں کے پٹے اتار دیئے گئے ہیں۔ اتحاد اور اتفاق کی زنجیر سے منسلک ہو جاؤ ورنہ موجودہ معاشرہ کے پالتو درندے تمہیں پھاڑ کھائیں گے۔

Marfat.com

جس خوشی سے زندگی بھر کسک رہے اس خوشی سے دُور رہو۔

پروردگار بڑا قادر و کریم ہے اس نے کسی انسان کو غیب کا علم نہیں دیا ورنہ انسان اپنی ذات میں دب جاتا، پھٹ جاتا۔ جب اس کو معلوم ہوتا کہ اس کی موت فلاں دن ہے، بس وہ کچھ اشارے عطا کرتا ہے، اپنے خاص بندے کو جس سے صالح بندہ راہنمائی پاتا ہے اور اپنی زندگی کے فیصلے درست کرتا ہے مگر وہ بھی توفیق سے۔ پروردگار اپنے صالح بندہ کے اندر ایک خود آگاہی کی شمع روشن کر دیتا ہے، انسان تلاوت الوجود سے علم پاتا ہے۔ یہ بھی قادر مطلق کی توفیق سے۔ انسان اپنی ذات کو نہیں پہچان سکتا، وہ دوسرے انسان کو کیسے پہچانے گا؟ یہ علم پروردگار کے پاس ہے کہ وہ ہر انسان کو پہچانتا ہے جبکہ انسان اپنے ارادوں کے ٹوٹنے سے خدا کو پہچانتا ہے۔ خدا ارادوں کا خالق ہے اس لیے وہی غیب کا مالک ہے جو غیب کا خالق ہے، جو ارادوں کو جنم دیتا ہے وہی ارادوں کو جانتا ہے۔

ہر انسان کی زندگی نامکمل ہے، مکمل زندگی وہ ہے کہ انتخاب کا حق لامحدود ہو مگر انسان کی خواہشات لامحدود ہیں، چند ایک پوری ہو جاتی ہیں لہذا زندگی نامکمل ہے۔

Marfat.com

انسان یادوں کو بھول جاتا ہے اگر سارا ماضی یاد رہے تو انسان کوئی کام نہ کر سکے۔ گناہ کی یاد انسان کو گناہ میں رکھتی ہے۔

جو انسان وقت کو بہت اہمیت دیتا ہے وقت ان کے لیے "نہایت" ہوتا ہے کیونکہ وہ وقت کے فیصلے وقت پر کرنا چاہتے ہیں۔ ایسا انسان کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ مگر جو لیڈر وقت سے ۵ گھنٹے لیٹ آتے ہیں وہ قوم کے لاکھوں کروڑوں گھنٹے ضائع کر دیتے ہیں مگر ان کو احساس تک نہیں ہوتا وہ کس فعل کے مرتکب ہوئے ہیں؟ اور انہوں نے قوم کا کتنا نقصان کیا ہے؟ شاید قوم بھی لاشعور میں ہے جس کو وقت کا احساس نہیں۔ وقت کا احساس ہی ترقی ہے اور یہی اعلیٰ زندگی کا اصول۔ ہمارے ملک کے تمام لوگ "طوفان میل" پر سوار ہیں مگر سارے لیٹ ہیں۔

کیلشیم انسان کی ہڈیوں کی مضبوطی کے لیے لازمی ہے لہذا جو ہر وقت بال منڈوائے رکھتے ہیں ان کی کھوپڑیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ ان میں بہت کچھ سما جاتا ہے جو ہر وقت پگڑیاں سروں پر باندھے رکھتے ہیں ان کی کھوپڑیاں بڑی نازک ہوتی ہیں، پہلے تو کوئی بات داخل ہی نہیں ہوتی اور جو داخل ہو جائے وہ نکلتی نہیں۔ پھر وہ ہر اس بات کو رد کر دیتے ہیں جو انہوں نے پڑھی نہیں۔ لہذا ایسے لوگوں کے لیے کیلشیم کی گولیوں کے استعمال کے لیے آمادہ کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

اعلیٰ عظمت کیا ہے؟ دشمن کو دوست بناؤ، گمراہ کو راستہ دکھاؤ، بے علم کو علم سکھاؤ، جب عروج کی وجوہات معلوم ہو جائیں تو زوال کے اسباب کا پتہ خود بخود چل جاتا ہے۔ عظمت کی نفی کیا ہے؟ ظلم ہو اور انصاف مہیا نہ ہو سکے، حق ہو مگر نہ ملے، پست اخلاق کرسی نشین ہو، دوا ہو مگر اس میں شفا نہ ہو۔ لذات میں کھو کر انسان اپنا مستقبل تباہ کر دے تو کیا کسی دشمن کی ضرورت ہے؟ کسی راہنما کی ضرورت ہے؟ کسی عالم کی ضرورت ہے؟ بس انسان اپنے اندر والی کتاب سے خود عظمت کا مفہوم تلاش کرے۔

جو انسان اپنے کاموں کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے وہ کامیاب ہے۔ ضروری اور غیر ضروری، اہم اور فضول۔ فضول کام انسان کی ترقی میں رُکاوٹ ہیں، اہم کام سب سے پہلے کرو اور ضروری اس کے بعد۔ غیر اہم اور غیر ضروری ایک طرف رکھ دو۔ دیکھو انسان کیسا سکون محسوس کرتا ہے؟ موجودہ دور کا انسان سارے کام اکٹھے کر رہا ہے لہذا نتیجہ بھی اکٹھا ہی پا رہا ہے، سب کچھ کر رہا ہے مگر حاصل باقی ہے۔

Marfat.com

جب تم باتیں کرنے کے لیے اکٹھے بیٹھو تو مذہب کے علاوہ سب باتیں کرو کیونکہ مذہب کی باتیں اتنی ہو چکی ہیں کہ ان باتوں سے سوائے بحث کے ہم نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ کسی مذہب نے سچ نہیں مانا اور کسی مذہب والے نے اس بات کا عملاً اقرار نہیں کیا کہ وہ مذہب کے مطابق زندگی گزارتا ہے؟ لہذا مذہب والی باتوں کو جو وقت دیتے ہو اسے مذہب میں شمار کرو شاید عاقبت میں تم سے اس کا سوال ہو جائے۔

جو واقعات زندگی میں سرخ خونی ذرات کی طرح رواں دواں رہتے ہیں انسان ان سے سبق سیکھتا ہے۔ ایسے ذرات زندگی کے وجود کے لیے لازمی ہیں اور تاریخ بھی ایسے ہی واقعات کی گواہی دیتی ہے، یہ تاریخ کے لمحات میں گواہ ہوتے ہیں۔ ایسے واقعات آج بھی موجود ہیں اور اب بھی موجود ہیں مگر ہمیں نظر نہیں آتے کیونکہ ہم ان میں اپنے آپ کو موجود نہیں پا رہے، یہی ہماری بدقسمتی اور زوال ہے۔ مسلمان اپنے ہی ملک کے مسلمانوں کے لیے نجات دہندہ تلاش کر رہا ہے۔

جو نقصان کر کے مانتے نہیں ان سے محتاط رہنا چاہیے وہی پھر نقصان کریں گے۔

Marfat.com

جو سوال سننے کا انتظار نہیں کرتے ان کے جواب اکثر غلط ہوتے ہیں، عجلت ان کے رویوں کا حصہ ہوتی ہے، انسان کو انسان کی بات مکمل دھیان، توجہ اور سکون سے سننی چاہیے، اس سے یہ اس کا وہ آدھا جواب ہے جس سے وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔ کسی کو مطمئن کرنا ایمان کی نشانی ہے۔ بات کو طول دیتے ہو تو اختصار کی تلقین مت کرو۔

جو حضرت امام حسینؑ کا دم بھرتے ہیں ان کو حریت کے مفہوم سے آگاہی بھی ہونی چاہیے، حضرت امام حسینؑ کی اطاعت کا مطلب ہے، جہاں حق کو باطل سے برسرپیکار دیکھو، ننگی تلوار لے کر حق کے ساتھ ہو جاؤ۔ جہاں سچ اور جھوٹ کا تکرار ہے وہاں سچ کا ساتھ دو؟ اسے اطباء کہتے ہیں، یہ اطاعت گزاری کے تقاضے ہیں، اصول ہیں، مصلحت پسندوں کو امام حسینؑ کی پیروی کی ضرورت نہیں۔ ان کے لیے بہتر ہے نظریہ ضرورت کے تحت زندگی بسر کریں۔

Marfat.com

دولت میں بے پناہ اور اچانک اضافہ انسان کو تذبذب اور آزمائش میں ڈال دیتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اپنی دولت میں سے غریبوں اور مسکینوں کا حصہ تواتر سے ادا کرتے رہو تا کہ تذبذب اور آزمائش سے بچ سکو۔

وہ زندگی بھی کتنی تلخ ہو جاتی ہے کہ ذرا سا فاصلہ بھی وقت کے لحاظ سے بہت طویل ہو جائے بس ایسی انتظار جان لیوا ہوتی ہے۔ وقت ہی فاصلہ کم کرتا ہے اور جو وقت زندگی کو تلخ بناتا ہے وہی راحت بخشتا ہے بس وقت کا لحاظ رکھو۔

کارکردگی سے کردار تک جس انسان کا سفر تواتر سے جاری ہے اسے نہ شکست دی جا سکتی ہے اور نہ ہی شکست اس کا مقدس چہرہ دیکھنا پسند کرتی ہے۔ ناکامی تو مکروہ چہروں کی زیارت کے لیے بیتاب رہتی ہے۔ ناقص کارکردگی اور بدکردار چہرے ناکامی کے لیے کافی ہیں۔

Marfat.com

جس کرسی پر بیٹھ کر عزت ہر وقت داؤ پر لگی رہتی ہے بہتر یہی ہے اس کرسی کی حفاظت کی بجائے پہلے اپنی حفاظت کی جائے۔ یہ جب ممکن ہو گا جب تم ضمیر فروش اور مصلحت پسند نہیں ہو گے ورنہ عزت اور کرسی کا آپس میں کوئی ربط نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔

دوست کہلانے کا مستحق صرف وہ شخص ہوتا ہے جو آزمائش کی گھڑی میں جان ومال دونوں قربان کرنے کے لیے پہنچ جائے۔

بدترین نفرت وہ ہے جو انسان کو اپنے وجود سے ہوتی ہے، اپنی سوچ اور خیال سے جو نیند نہیں کرنے دیتی۔ انسان کا انتخاب اس کے لیے عذاب لکھتا ہے۔ اعلیٰ کردار کا انتخاب بھی اعلیٰ ہو گا تو انسان راحت پائے گا۔

Marfat.com

خود فراموشی سب سے بڑی خود فریبی ہے۔ جو کسی کو یاد نہیں کرتے وہ اپنی ذات ہی میں سب کو پاتے ہیں۔ خود فریبی حقیقت کو آلودہ کرنے کا دوسرا نام ہے۔ لوگ اسے مصلحت کہتے ہیں لیکن اصل میں یہ مکروہ سوچ کا ایک زاویہ ہے جس کا دروازہ مطلب کے صحن میں کھلتا ہے۔

جو خوشامدیوں میں گر جائے وہ خود پسند ہوتا ہے مگر تنہا بھی ہو جاتا ہے۔ خوشامدی اسے وہ بنا دیتے ہیں جو وہ نہیں ہوتا اور وہ، وہ کرتا ہے جو اسے نہیں کرنا چاہیے پھر اُس کو قریب اور نزدیک کا فرق لگ جاتا ہے، خوشامدی اس کو مغالطہ کا ایک غسل دیتے ہیں کہ پھر اس کے دماغ سے غرور کی بدبو نہیں جاتی، پھر وہ دن آتا ہے جب وہ تنہا ہو جاتا ہے اور وقت کی پوجا کرنے والے کسی اور کو ایسا وقت دیتے ہیں، انسان کے ادراک میں یہ بات راسخ ہونی چاہیے کہ خوشامدی " مکروہ مخلوق" کو کہتے ہیں۔

مردم شناسی اور مفاد پرستی دو علیحدہ علیحدہ جوہر ہیں، مردم شناس انسان کے اندر کے جوہر سے آشنا لوگوں کو کہتے ہیں اور مفاد پرستی یہ ہے کہ جس انسان سے فائدہ ہے اس سے صرف تعلّق رکھو، ایسے لوگوں کو مفاد پرست مخلوق کہتے ہیں۔ مفاد پرست اقتدار پرستوں کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ مردم شناس عارف لوگوں کے قریب ملتے ہیں۔

Marfat.com

وہ وقت جو چند ثانیہ کا ہو مگر بہت طویل لگے وہ بڑا صبر آزما اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ جب انسان کو احساس ہو جائے کہ وہ کوئی غلطی کر بیٹھا ہے، جہاں اس کی انا مجروح ہو جائے۔ جہاں وہ اپنے سٹیٹس سے کم درجہ تصور ہو، جہاں ملنے والا آنکھیں چرائے۔ جہاں وہ آدھا ہاتھ ملائے، وہ لمحے بھاری ہوتے ہیں جہاں انسان احساس کے نیچے دب جائے۔ جہاں جذبات دفن ہو جائیں۔ بس وہ شرمندگی کی آخری حد ہے کہ تم اپنی قدر کھو دو۔ اپنی نظروں سے گر جاؤ، وہ چند ثانیہ بڑے بھاری اور طویل ہوتے ہیں۔

نہ جانے لوگ وہاں کیوں جاتے ہیں؟ جہاں آپ صرف مہمان گرامی کو دُور سے ایسے بوسہ دیں جیسے حجر اسود کو کمزور حاجی دیتا ہے، صرف دیکھ سکیں، وہ صرف اس لیے جاتے ہیں کہ اپنے جیسے لوگوں کو بتا سکیں میں بھی وہاں گیا تھا۔ مجھے بھی بلایا تھا۔ یہ مجروح انا کی کارستانی ہے لوگ اسے بڑا پن سمجھتے ہیں۔ جب کہ انسانوں کے نزدیک یہ ذلالت کا ایک جز ہے، جہاں تمہارے معیار کا تمہارے لیے احترام نہیں وہاں مت جاؤ۔

Marfat.com

مغرب کو شخصیت سازی کے علم میں اتنا کمال ہے جتنا کردار کشی کے فن میں اور وہ یہ جانتے ہیں کہ وقت کے ساتھ سمجھوتہ کیسے کرنا ہے؟ اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ رویہ کیسے رکھنا ہے؟ اگر کسی کو مطلب اور فہم میں فرق لگ جائے تو اس کا ذمہ دار مغرب نہ ہے، یہ سوال اہل اقتدار کو اپنے اندر اپنی ذات سے کرنا ہے اور جواب بھی وہیں سے آئے گا؟ کسی کے کہنے سے فرق نہیں پڑتا، اگر وہ ساتھ ہوں تو ایسے انسان کا نقصان نہیں ہوگا، وہ بہتر جانتا ہے جس نے انسان کو خود اختیار بنایا ہے۔

"وغیرہ وغیرہ" وہ ہوتے ہیں جو موجود ہوتے ہیں مگر ان کا نہ کوئی نام ہوتا ہے اور نہ کوئی حیثیت اور تعارف، نہ جانے ایسے لوگ وہاں کیوں جاتے ہیں؟ جہاں "وغیرہ وغیرہ" میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ شاید اس سوال کا ان کے پاس نہ جواب ہے اور نہ ہی جواز۔ وغیرہ وغیرہ وہ ہوتے ہیں جو ایرے اور غیرے سے بھی کم اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، لوگ وغیرہ ہوتے ہیں جبکہ انسان کا اس سے مکمل تعارف ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اختیارات کا انوکھا استعمال عام طور پر وہم اور خوف کے تحت کیا جاتا ہے مگر ان سارے اقدامات کو نظریہ ضرورت کا نام دیا جاتا ہے جس سے وہم اور خوف تو نہیں نکلتا لیکن خود فریبی کا شکار ضرور ہو جاتا ہے۔ انسان کتنا بھی بااختیار ہو مگر وقت کی آواز ضرور سنے اور وقت ہمیشہ سچ بات بتاتا ہے۔ انسان سب کچھ رہے مگر اپنے آپ کو پھر بھی کمزور تصور کرے۔

تذکروں اور تحریروں میں زندہ رہنے کے لیے انسان کو اصولوں پر قربان ہونا پڑتا ہے اور اعلیٰ مقصد حاصل کرنے کے لیے بڑے جذبوں کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ خود ساختہ تاریخ ساز کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی جو فطرت کے ساتھ غیر فطری عمل سے کامیابی حاصل کرتا ہے، اصولوں کی فتح حقیقی فتح ہے۔ تاریخ بنانے کے لیے بڑے عمل کی ضرورت ہے، بڑے جھوٹ اور بددیانتی سے تاریخ باف بنتے ہیں۔ موجودہ لیڈران تاریخ باف بافندے ہیں۔ صبح سے شام تک قوم کو جھوٹ سنا کر اس کی زندہ حس کو مردہ کر رہے ہیں۔ ان تقریروں اور بیانات سے قوم کو نہ تو انصاف ملے گا اور نہ ہی روزمرہ کی ضروریات پوری ہوں گی۔

Marfat.com

خوبصورت الفاظ پر کچھ خرچ نہیں ہوتا مگر اس سے حاصل بہت کچھ ہوتا ہے، یہ صرف وہ انسان جانتا ہے جو الفاظ کی اقدار سے آشنا ہے، الفاظ کبھی واہ واہ اور کبھی مذاق کی صورت میں انسان کے روبرو ہوتے ہیں، جو لفظوں کے حسن سے آگاہ ہے وہ اپنی عزت کروانا جانتا ہے۔ الفاظ جب تک آپ کی زبان کے اندر ہیں وہ آپ کے ہیں۔ جب زبان سے نکل گئے تو پھر وہ غیر ہو جاتے ہیں۔ جن کو لفظوں کے احترام کا ہنر آ جائے لوگ ان کا انتظار کرتے ہیں۔ الفاظ انسان کی تمام قدروں کا جوہر ہیں، بس بولتے وقت اس جوہر کا خیال رکھو اور فضول الفاظ ادا کرنے سے خاموشی بہتر ہے۔

جو لوگ جانتے ہیں ان کی کوئی مانتا نہیں اور جن کی مانتے ہیں وہ جانتے نہیں لہذا وہ جو کہتے ہیں وہ ہو تو جاتا ہے مگر نتائج ویسے نہیں حاصل ہوتے۔ انسان ہر کام ایک اعلیٰ نتیجہ کے لیے کرتا ہے اگر نتیجہ کا معیار مطلوبہ نہ ہو تو وقت اور دولت دونوں کا ضیاع ہوتا ہے، ان حالات میں سے ہمارا ملک گزر رہا ہے۔ جاننے والوں لوگوں کی کمی نہیں، ان پر ذمہ داری ڈالو اور اچھے نتائج حاصل کرو۔

Marfat.com

وقت آگے نکل جائے اور انسان پیچھے رہ جائے تو ایسے انسان کا ذکر انسانی فکر میں رُکاوٹ ہے۔ انسان وہی کامیاب ہے جو وقت کی بات وقت پر سنتا ہے اور وقت کی بات پر غور و فکر کے بعد وقت پر عمل درآمد اور فیصلہ کرتا ہے۔ اوقات میں فرق، انسان کو ناکارہ بنا دیتا ہے۔ اوقات کا فرق محسوس نہ کرنے والے لوگ خود اعتمادی سے محروم ہوتے ہیں۔ وقت انسان کی اصل زندگی ہے؟

موقع شناس بڑا جیب کترا ہوتا ہے جہاں کہیں موقع دیکھا اس کی جیب کاٹ لی۔ موقع سے فائدہ اٹھانے والے موقع شناس جیب کترے ہوتے ہیں اور حکومت وقت کو ایسے اعلیٰ جیب کتروں کی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے بلکہ حکومت کے لیے یہ نہایت اہم ہیں۔

جن کے پاس دولت بے وقت، بغیر محنت آ جائے وہ لوگ خود پسندی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے بات کرتے وقت اس نظریہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ انسانیّت کا جوہر کم ہو جاتا ہے۔ خود پسندی تو ویسے بھی انسانیّت کی نفی ہے مگر ایسی دولت اس سے بھی زیادہ جو لوگ ایسی دولت کا بوجھ برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ ان کی مزاج داری کا بہت خیال رکھنا پڑتا ہے، انہیں "نو دولتیے" کہتے ہیں،

Marfat.com

ناکامی کیا ہے؟، توقعات زیادہ، تجربہ کم، سرمایہ، موجود صلاحیت کا نہ ہونا۔ وقت برباد ہو چکا ہو اور موقع ہاتھ سے نکل چکا ہو تو پھر دولت رائیگاں جاتی ہے۔ دولت ہوتے ہوئے بھی ایسا انسان ناکام ہو جاتا ہے۔

وہ وقت جس کو خرچ کر کے کچھ حاصل نہ کیا جائے وہ وقت کا ضیاع ہے اور ایسے لوگوں کو "ناکام لوگ" کہتے ہیں۔

عقل مند وہ ہیں جن کو بے وقوفی کے معیار کا علم ہو جائے۔ جو بے وقوف کے بارے میں جانتے ہیں وہ عقل مند ضرور تلاش کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ "سیانے" لوگ ہوتے ہیں،

بہت سے احمقوں میں ایک عقل مند سب سے بڑا "بے وقوف" ہے۔

Marfat.com

جو الفاظ کی معرفت سے آشنا ہو جاتا ہے وہ محسوسات کے راز کو جان جاتا ہے۔ الفاظ کی معرفت انسان کا اندر روشن کر دیتی ہے۔ انسان کی معمولی حرکات و سکنات لفظوں میں اپنا وجود رکھتی ہیں، جب انسان کو یہ معلوم ہو جائے کونسا لفظ کہاں استعمال کرنا ہے؟ تو اسے "عقل مندی" کہتے ہیں، الفاظ کے غلط استعمال سے خاموشی ہزار درجہ کمال ہے۔ لفظ شناس انسان صاحب معرفت، صاحب ذوق اور صاحب ادراک ہوتا ہے، یہ سارا ادب لفظوں کا کمال ہے۔ بات ایک ہی ہو، لفظ ایک ہی ہوں مگر ان کی اعلیٰ ترتیب، ادب کا فن کمال ہے۔ یہ انسانی ذہن کو ضیا بخشتے ہیں، یہ انسان کے اندر ایک لطیف کیفیّت پیدا کرتے ہیں، انسان کے اندر جو ہر لطیف کی غذا ہے، جس سے انسان راحت پاتا ہے۔ حق اور حقیقت کی طرف رجوع کرتا ہے، حقیقت ہر انسان کے اندر ایک جیسی ہوتی ہے، لفظ حقیقت ہیں، انسان مختلف ہوتے ہیں جو انہیں اپنے معیار پر پرکھتے ہیں بلکہ اکثر تو وہ ہیں جو لفظوں کے احترام سے ناواقف ہیں، خدا ہمیں الفاظ سے آشنائی کی توفیق دے۔ یہ دانائی کے موتی ہیں، یہ راہنمائی کے روشن ستارے ہیں اور انہی کا علم اصل علم ہے، قدر شناس لوگوں کا زیور ہیں۔

Marfat.com

جس کو احمقوں کو تلاش کرنے کا فن آ جائے، دانا اسے خود تلاش کر لیتے ہیں۔ ہر انسان نامکمل زندگی میں ایک مکمل زندگی گزار رہا ہے لہذا بیوقوف تلاش کرنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کسی دانا کو پانا۔

خوف جب انسان کے اندر سرایت کر جائے تو وہ اپنے سایہ سے بھی ڈرتا ہے۔ انسان جن کے درمیان زندگی گزارتا ہے ان سے اپنا اعتبار اٹھا لیتا ہے اور اپنے اندر کی افواہیں نہیں روک سکتا۔ بس ایسا انسان زندہ نظر آتا ہے، زندہ ہوتا نہیں۔

اعلیٰ انسانیت کا معیار خود آگاہی ہے۔ جو اپنی ذات سے آگاہ نہیں وہ آپ کے یقین کا اقرار کیسے کرے گا۔ یہ تو دوسری ذات کا یقین ہے۔ دوسری ذات کے یقین سے صرف خود آگاہ انسان فائدہ اٹھائے گا، ورنہ ہر انسان کا معیار اپنا ہے۔

زندہ انسان عمل اور جرات سے پہچانا جاتا ہے نہ کہ گاڑی اور گھر سے، جو لوگ گاڑی اور گھر سے پہچانے جاتے ہیں وہ اسراف جرم کے مرتکب ہوتے ہیں، ایسے لوگ اپنے آپ کو زندہ سمجھ لیں مگر انسان انہیں مردہ سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

جن کا مقدّمہ کمزور ہوتا ہے وہ زور زور سے بولتے ہیں اور ان کا چہرہ سرخ، آواز بلند اور ہونٹ کانپتے ہیں۔ ان میں جذبہ اور رویّے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ وہ لہجے سے کامیابی کے منتظر ہوتے ہیں۔ وہ اپنی طاقت کو آواز کی طاقت سے منوانا چاہتے ہیں۔ وہ دلائل کی نفی ہیں۔ وہ انا پر قربان ہو جانے والے رویوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ وہ حقیقت کو اپنی ذات میں دبانے پر یقین رکھتے ہیں۔ وقتی طور پر شاید سرخرو ہو جائیں مگر حقیقی طور پر ناکام ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں حتمی رائے ایک باصلاحیت انسان ہی دے سکتا ہے جو اپنی ذات سے خود آگاہ ہے کہ کمزور مقدمہ لوگ کیسے لڑکر جیتتے ہیں، وہ اپنی پشت پر خدائی طاقت کے یقین سے عاری ہوتے ہیں۔ وہ وقت کے فیصلوں سے انکاری ہوتے ہیں اس لیے وہ بلند آواز سے مقدمہ جیتنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔

☆☆

وہ ملک فلاحی نہ ہے اور نہ ہی اسلامی جس میں صرف اسلحہ اور روٹی کی ضرورت کو اہمیّت دی جائے۔ موجودہ اسلامی تدریس میں ان دو چیزوں کے بارے میں زیادہ پڑھایا جاتا ہے، روٹی تو خیر مل جاتی ہے۔ چندہ سے اسلحہ کا بندوبست کیا جاتا ہے لہذا چندہ دینے والے طوائف الملوکی میں برابر کے حصّہ دار ہیں خواہ وہ جنت کے لالچ میں یہ کاروبار کرتے ہیں۔ چندہ کے باکس طوائف الملوکی کی بنیاد ہیں۔

Marfat.com

انسان کے پاکیزہ نفس کی گہرائیوں سے اٹھنے والی آواز بڑی زور دار اور بلند ہوتی ہے مگر اسے سنتا کوئی کوئی ہے۔ جب کہ نفس امارہ کی آواز نحیف اور کمزور بھی ہو تو انسان ساری عمر اس کو کان لگا کر سنتا ہے۔ دولت چاہیے، شوکت و شہرت چاہیے، اقتدار چاہیے، پھر وہ ظلم کی ہر بات پر لبیک کہتا ہے۔ بس یہ بدقسمتی ہمارے معاشرہ میں عزت کے نام سے مشہور ہوئی ہے۔

جو چھوٹے کو چھوٹا نہیں سمجھتے وہ چھوٹے بڑے کو بڑا نہیں جانتے، لہذا جب کسی چھوٹے سے بات کرو تو چھوٹا سمجھ کر کرو تا کہ وہ جب بڑے کو جواب دے تو بڑا جان کر جواب دے، اس طرح وقار کا معیار قائم ہوتا ہے۔ معاشرہ میں احترام بڑھتا ہے اور انسان میں انسانیت رہتی ہے۔ یہ سب انہی باتوں کے فساد ہیں جو ہمارے اردگرد اور ہمارے گھروں میں ہیں۔ ہم چھوٹے بڑے کے احترام سے عاری ہو گئے ہیں۔

جب کسی کو رائے دیتے ہو تو پہلے اس امر کا یقین کر لو کہ کیا وہ ایسی رائے کا متحمل ہے اور آپ کے اندر ایسی رائے کا عمل ہے تا کہ رائے ضائع نہ ہو جائے۔

Marfat.com

جب عوام جاگ اٹھیں، خواص کو بیدار ہو جانا چاہیے۔ جب غربت حق مانگنے لگے، امارت کو دے دینا چاہیے۔ یہی انصاف کے تقاضے ہیں۔ یہی انصاف کا اصول ہے، ورنہ اِنقلاب کا راستہ کیسے رکے گا؟ اس سونامی کا رستہ کون روکے گا، ابھی بھی وقت ہے ہوش و حواس کا، ابھی بھی اس چھل کو سمیٹا جا سکتا ہے جس کے گرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ابھی معافی اور توبہ کا وقت ہے۔ ابھی بھی حق لوٹانے کا موقع ہے۔ ابھی بھی طنز اور عبرت سے بچا جا سکتا ہے۔ ابھی بھی مشکل سے بچنے کی صورت باقی ہے۔ اردگرد جائزہ لو کیا ہو رہا ہے؟ کہاں ملک میں نئے ملک کی سرحدیں بنانے کی تجاویز ہیں، کون کیا سوچ رہا ہے، دنیا کے نقشہ میں صرف ایک "دیہہ مشترکہ" ہے جس پر بین الاقوامی غنڈے، قبضہ گروپ، قبضہ کا ارادہ لیے ہوئے ہے۔ ابھی بھی وقت ہے ہوش کا، جوش کو ٹھنڈا کرو، ہوش کو تازہ کرو اور آئندہ نسلوں کے سامنے جواب دہی کی بجائے سرخرو ہونا ہے تو جس کا حق ہے اس کو دو ورنہ اس کی ضرورت ضرور پوری کرو۔ قبضہ گروپ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تمہارے ملک کو دیکھ رہا ہے، تم چوکس ہو مگر قبضہ گروپ مکار ہے۔ یہ بھیڑیئے مردار سمجھ کر اس کو نوچ لیں گے پھر وقت نہیں ہوگا۔ خواص کو ایک طرف رکھو، عوام کا پورا پورا خیال رکھو، تب بات بنے گی۔ تب سیلاب رکے گا جب عوام سے مدد لو گے۔

Marfat.com

اگر آپ نے کسی کے بارے میں رائے قائم کر لی ہے تو اس پر عمل پیرا ہونے سے پہلے یہ یقین کر لو کہ ایسی رائے کا کوئی وجود آپ کے وجود میں تو نہیں تا کہ رائے کے درست ہونے پر دلالت قائم ہو سکے۔ یکطرفہ رائے انسان کی اصلاح نہیں کر سکتی۔

اگر آپ کسی عذاب میں مبتلا ہیں تو وجہ تلاش کریں کیونکہ بغیر وجہ کے اللہ تعالیٰ ایسا عذاب نازل نہیں کرتا۔ ہم بغض اور حسد میں جل رہے ہوتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا ہمارے اندر کیسی آگ لگی ہوئی ہے؟ کیفیات کے عذاب کا علاج کیفیات سے ہوگا، کیفیت کو کیفیت سے شکست دے کر انسان ایسے عذاب سے نکل سکتا ہے۔ نفرت کو پیار سے دور کرو گے تو نفرت نکلے گی۔ نفرت، نفرت سے دور نہیں ہو گی۔ بغض اور حسد ایک کیفیت ہے جو انسان کے اندر عذاب ہے۔ اس کا علاج بھی انسان کے اندر ہے کہ وہ بغض اور حسد کیوں کر رہا ہے؟ اس سے دوسرے انسان پر کوئی اثر ہے۔ اگر یہ ذہن میں راسخ ہو جائے گا تو یہ دونوں کیفیات ختم ہو جائیں گی۔ بغض اور حسد اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جو دوسرا ہے وہ میں نہیں ہوں۔ جب میں بھی دوسرے کی طرح دوسرے کی وجہ سے ہو جاؤں گا تو یہ ختم ہو جائے گا۔ یہ وہ آگ ہے جس میں انسان جلتا رہتا ہے مرتا نہیں۔ یہ وہ عذاب ہے جو لوگ اپنی ذات کو خود پہچانتے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگ اندر سے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں مگر اس عذاب سے نکل نہیں سکتے اور اس بیماری کا علاج نہیں کر سکتے۔ یہ انسان کی آرام گاہ میں اس کے اندر بے آرامی ہے۔

Marfat.com

جرائم کے لیے سچے دل سے معافی کی ضرورت ہے اور گناہ کے لیے سچّی توبہ ضروری ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ عبادت سے ظلم معاف ہو جائے گا یہ ہماری غلط فہمی ہے، ہم حج اس لیے کرتے ہیں کہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ہم توبہ کرنا مشکل سمجھتے ہیں حالانکہ یہ حج سے آسان ہے اور اس میں اعلیٰ سکون ہے۔ ایک توبہ انسان کو انسان بنا دیتی ہے جب کہ کئی حج انسان کو انسان نہیں بنا رہے ورنہ معاشرہ یہ نہ ہوتا۔ جتنے حاجی صاحبان ہیں۔ خدا جب انسان کی سوچ پر رحم کرتا ہے تو زندہ انسان اسے اعلیٰ احساس میں پاتا ہے، وہ لمحہ عبادت ہے جب انسان اپنے وجود کی نفی کرتا ہے۔ جب خوف سے کانپتا ہے کہ خدا کتنا قادر ہے جس نے مجھے اندھا پن سے آنکھیں دیں اور آنکھیں ہوتے ہوئے مجھے بصیرت سے محروم کر دیا۔ یہ خدائی فیصلہ ہے آنکھ ہو اور نظر نہ آئے۔ کان ہوں مگر سماعت نہ رہے، بس عبادت کرو، عبادت سمجھ کر اور گناہ، گناہ سمجھ کر نہ کرو۔ جرائم کو جرائم سمجھ کر اس سے دُور رہو، یہ عبادت ہے۔

نہ جانے لوگ حج کرنے کے بعد اپنے اندر سے منفی کیفیات کو نکالتے کیوں نہیں؟ شاید وہ حج کو اپنے اندر رہنے نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اعلیٰ اصولوں پر قائم رہنے سے انسان، انسان رہے گا، ان کے بغیر جو جی چاہے کر لے اپنی انسانیت کو نہیں بچا سکتا۔ یہ ساری عبادات، اقدامات ہیں کہ انسانیت کی حفاظت ہو مگر ایسا نہیں ہو رہا۔ یہی غور طلب بات ہے جس کے لیے انسان کو عقل دی گئی ہے۔ پروردگار لوگوں پر رحم کرے، انسانوں پر کرم کرے اور بندہ پر احسان کرے، وہ رازوں کو جاننے والا ہے۔ وہ ارادوں کو منہدم کرنے والا ہے۔

Marfat.com

جو دنیا کی خاطر اپنے دین کو دھوکا دیتے ہیں کیا ان کے لیے بھی کلمہ اتنا ہی فائدہ مند ہے؟ جو دین کی خاطر دنیا کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ جو اپنی بہن کے بچوں کی ولدیت بھائی لکھواتے ہیں؟ جو اپنے باپ کے نام کے ساتھ دُنیا کے لیے دوسروں کا نام لکھواتے ہیں؟ کیا ان کا کلمہ بھی ایسے ہی نہیں جیسے سب پڑھتے ہیں؟ او فتویٰ فروشو! اپنے جیسا کلمہ پڑھنے والوں کو کافر کہتے ہو۔ ایسے کلمہ پڑھنے والوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ خاموش کیوں ہو۔ اس وجہ سے کہ ایسے کمائے ہوئے ڈالروں سے منیار بدر تعمیر کرتے ہو۔ مسجد میں سنگ مرمر لگاتے ہو، کبھی کہا ہے کہ تمہارا فعل دین کے خلاف ہے؟ اے دین کے مصلحت پسندو! دین اور دنیا کو اس بدنامی سے بچاؤ؟ یہ وہ فعل ہے جس نے حقیقت کو دھوکا دیا جا رہا ہے، جس سے حق کو اندھا کیا جا رہا ہے، یہ کہہ کر کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ وہی فرق نہیں جو ہمیں نظر آتا ہے بلکہ وہ بھی فرق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا۔ خدائی کا اقرار فرق کا نام ہے ورنہ ہمارے کلمہ پڑھنے اور نہ پڑھنے سے خدا اور خدائی کو کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ سب ہماری اصلاح کے فارمولے ہیں، اصول ہیں۔ نہ جانے لوگ دین کو اندھا سمجھتے ہیں اور دنیا کو دین پر ترجیح دے کر یہ باور کراتے ہیں کہ دین کو دھوکا دے سکتے ہیں حالانکہ ایسا ہرگز ممکن نہیں۔

Marfat.com

یہ سب سے بڑی دہشت گردی ہے کہ اولاد تمہاری ہو اور تم اقرار نہ کر سکو کہ دنیا اجڑ جائے گی حالانکہ دین اجڑ رہا ہوتا ہے اور پھر ایسے دین پر ایسا فعل کا مرتکب لڑنا مرنا فرض سمجھتا ہے، یہ عزت نفس کی موت ہے، یہ تہذیب نفس کا عمداً قتل ہے۔

دین کو دھوکا دینے والو۔ دنیا تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی، دنیا اصل دھوکا ہے، اس سے بچنے کے لیے ضمیر کی ضرورت ہے۔ اہمیّت ہے بلکہ اہم ہے، نہایت اہم۔

وقت سے پہلے کسی چیز کو جاننے کی طلب مت کرو کیونکہ وہ جانتا ہے کیا ہو گا؟ مگر انسان جلدی میں ہے لہذا وہ وقت سے پہلے نتیجہ کا متمنی ہے جو خدائی اصولوں کے خلاف ہے۔ ہر کام کا ایک وقت ہے جب کہ انسان ہر کام کا نتیجہ سے پہلے جاننا اپنی تشفی کے لیے ضروری سمجھتا ہے اور یہ جلد بازی ہے۔ اللہ کے امر کا ایک وقت ہوتا ہے۔ انسان اس امر کو وقت سے پہلے جاننے کی تمنا کرتا ہے اور یہی اس کے لیے نقصان دہ ہے مگر وہ نہ جانتا ہے۔ یہ پریشانی ہی کے وہ اسباب ہیں جن کو وہ نہ جانتا ہے۔

Marfat.com

لوگ اپنے جیسے لوگوں کو پسند کرتے ہیں اور انسان اپنے جیسے انسانوں کو پسند کرتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوگا کہ لوگ، انسانوں کو پسند کریں یا انسان لوگوں کو پسند کریں۔ بہرحال ایک دوسرے کے ساتھ گزارہ کرنا وقت کا تقاضا ہوتا ہے۔ اعلیٰ ترین انسان کا یہ بنیادی اصول ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں اور انسانوں کے درمیان رہتا ہے تاکہ ان کی اصلاح ہو سکے۔ ہم لوگوں کی پہچان نہیں کر سکتے کیونکہ وہ لوگ بھی ہم جیسے ہوتے ہیں اور انسان، انسان کی پہچان اس لیے کر لیتا ہے کہ وہ لوگوں جیسا نہیں ہوتا ہے۔

انسان جتنا سوچتا ہے اتنا عمل نہیں کرتا۔ نیکی کے بارے میں جتنا سوچتا ہے اتنی نیکی نہیں کرتا اور نہ ہی نیکی کے لیے اتنی کوشش کرتا ہے۔ برائی کے لیے جتنا سوچتا ہے برائی کے لیے اتنی کوشش ضرور کرتا ہے گو کہ اتنی برائی کر نہیں پاتا شاید اس کو روکنے والی طاقت اس کی سوچ سے زیادہ طاقت ور ہے، وہ انسان کے اندر کا انسان ہے یا اندر والے انسان کے لیے باہر والا قانون ہے۔ جب انسان اپنے اندر والے انسان اور باہر والے قانون کا احترام کرے تو شاید اتنا نہ سوچے جتنا ہر وقت سوچتا ہے۔ انسان کی عبادات اور ایمان پر اقرار اس کی سوچوں کو مثبت طاقت عطا کرنے کے لیے ہیں۔ انسان اتنا کیوں سوچتا ہے؟ یہ اس کو معلوم نہیں، اگر اس کو معلوم ہو کہ اس کا انتخاب اللہ کی رضا ہے تو اس سوچ والی پریشانی سے بچ سکتا ہے۔

Marfat.com

جو لوگ علم اور عمل میں مصلحت کا شکار ہیں وہ ہدایت اور عقیدہ سے دُور ہیں اور ایسے لوگوں کی وجہ سے بے علم اور سادہ لوگ راستہ بھٹک جاتے ہیں۔ جس کا وجود نہیں ہوتا اسے دیکھتے ہیں۔ پھر مذہب اور تجارت کا فرق مٹ جاتا ہے۔ عبادت اور تماشا ایک لگتا ہے خرافات، توہمات، بدعات لوگوں کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے دونوں گروہ آپس میں جھگڑتے ہیں، ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے ہیں، یہ کیوں ہے؟ کتاب اور صاحب کتاب کا حق ادا نہیں ہوتا پھر سکون چلا جاتا ہے اور کسک رہ جاتی ہے، پھر پوجا اور عبادت والوں کے درمیان فرق ختم ہو جاتا ہے، جب عمل اور علم مصلحت کا شکار ہوتے ہیں۔

اگر ایک کمینہ آدمی ایک اعلیٰ انسان کے ساتھ اپنا تعلق بنا لیتا ہے یا اعلیٰ انسان کی عظمت کا اقرار کر لیتا ہے اور کمینہ پن سے باز نہیں آتا تو ایسا تمسک اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ کسی سے تمسک اس وقت تک فائدہ مند نہیں جب تک اس اعلیٰ ہستی جیسے کردار کے مطابق عمل نہیں ہوگا۔ اعلیٰ انسانیت کے لیے اعلیٰ عمل کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

ایک صاحب ظرافت و ذوق آگاہی اپنے ایک پرتکلف دوست سے شرف ملاقات ہوئے تو انہوں نے مہمان نوازی کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دریافت کیا۔ آپ کیا پئیں گے؟ تو صاحب ظرافت نے کہا غصہ! آپ کیا کھائیں گے؟ کہا دھوکا۔ کہنے لگے کیا منگواؤں؟ کہا پولیس۔ حالانکہ کچھ لوگوں کو دھمکی دی جاتی ہے وہ بھی پی جاتے ہیں، جھڑک دیں وہ کھا جاتے ہیں اور جو منگوائیں کھا جاتے ہیں۔ ہر ظرف ایک پیمانہ ہے اور ہر اہل ظرف کی حیثیت اس میں ہے۔ جب انسان بات کرتا ہے تو اس کی حیثیت معلوم ہو جاتی ہے مگر یہ صرف خود آگاہ انسان کا ظرف ہے۔

روایت پر ایمان لانے والوں کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اس امر کا یقین کریں کہ بات کہاں تک سچّی ہے؟ بس ان کے نزدیک یہی سچ ہے کہ لوگوں نے کہی ہے اور کتابوں میں کچھ لوگوں نے لکھ دی ہے۔ یہ سارا فساد روایتوں کا ہے۔ ہم سوچتے نہیں اور ہر روایتی بات کو یقین مانتے ہیں جبکہ ہر روایت، روایت ہے جسے ایک دلیل کی ضرورت ہے۔ دلیل کے بغیر نہ کوئی روایت ہے اور نہ کوئی بات۔

Marfat.com

جیسے انسان اپنی زندگی کو دیکھتا ہے کبھی کبھی بلکہ اکثر ایسی دوسروں کی زندگی کو نہیں دیکھتا اور جیسے دوسروں کی زندگی کو دیکھتا ہے ویسے اپنی زندگی میں نہیں دیکھتا۔ اس لیے ہر وقت زندگی میں گرہ لگاتا رہتا ہے کہ کہیں سے ٹوٹے نہ۔ حالانکہ زندگی حصوں کا نام ہے، ایک حصّہ کا دوسرا حصّہ سے ملانے کا نام۔ کہیں انسان کمزور ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو مضبوط سمجھتا ہے اور کہیں مضبوط ہوتا ہے مگر ہوتا نہیں۔ لوگوں کی نظروں میں انسان کبھی خوش قسمت ہوتا ہے اور وہی انسان بدقسمت، یہ زندگی کے نشیب و فراز ہیں جسے انسان نہ خود سمجھتا ہے اور نہ دوسرے سمجھ پاتے ہیں۔ بہرحال اصل اور اعلیٰ زندگی وہ ہے کہ اس میں تسلسل ہو، تواتر سے گزرے اور یہ صرف اس حالت میں ممکن ہے کہ انسان کا تعلق کسی کامل انسان سے ہو اور اس کے عمل اور جذبوں میں پاکیزگی ہو۔ جو کام کرے اُس کے بھروسہ کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھے۔ انسان نقصان سے نقصان کرتا ہے مگر محسوس نہیں کرتا۔ محنت سے دولت کماتا ہے اور بُرائی پر خرچ کر دے تو یہ نقصان ہے حالانکہ یہ فائدہ پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے مگر وہ زندگی کے ٹکڑوں کو کیسے جوڑے گا۔ ہمیں لوگوں سے پوچھنے کی بجائے اپنی ذات میں یہ سوال کرنا ہے کہ اچھائی کیوں ہے؟ سچ کیوں ہے؟ کیا میں زندہ ہوں۔ کیا مجھ میں احساس نام کی کوئی شئے ہے؟ کیا میں اپنے ضمیر کے منافی کوئی عمل تو نہیں کر رہا۔ تو زندگی میں تسلسل آئے گا، آرام سے گزرے گی۔ اطمینان ہو گا۔

Marfat.com

زندگی جب روپ بدلتی ہے ہم اسے خوشحالی کہتے ہیں۔ زندگی وہی ہوتی ہے ہم اسے بدحالی اور بدقسمتی کہتے ہیں۔ زندگی وہی ہوتی ہے ہم اسے بیماری کہتے ہیں حالانکہ جب انسان اعلیٰ سوچتا نہیں تو وہ بیمار ہوتا ہے۔ جب زندگی میں کوئی کمی محسوس کرتا ہے تو یہ بیماری ہے لہذا سارے لوگ بیمار ہیں۔ خواہشات کی بیماری ہے، ہوس اور حرص کی بیماری ہے۔ یہ سارے زندگی کے روپ ہیں اور انسان اپنی سوچ کے مطابق ان کو نام دیتا ہے تاکہ زندگی کو باور کرا سکے کہ اس کے کتنے کتنے نام ہیں۔ مگر لوگ اسے صرف زندگی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ زندگی پر مشتمل ہے کہ کوئی وقوف اچھا آ گیا تو زندگی اچھی لگنے لگی کبھی کوئی برا آ گیا تو زندگی بری لگنے لگی حالانکہ زندگی وہی ہوتی ہے انسان کا مزاج بدلتا رہتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ زندگی بدل رہی ہے۔ کتے کی صفت یہ ہے کہ وہ وفادار ہے حالانکہ کتا اعلیٰ نہیں صفت اعلیٰ ہے۔ اگر انسان میں کوئی اعلیٰ صفت ہے تو وہ صفت صرف اعلیٰ ہے حالانکہ انسان کو ہر حالت میں اعلیٰ ہونا چاہیے، انسان اعلیٰ کیوں نہیں، اس کی زندگی میں اعلیٰ تسلسل نہیں۔ ایک انسان ایک وقت میں خوش قسمت ہے اور دوسرے وقت میں وہی انسان بدقسمت ہے اگر اس کی زندگی مسلسل ہے تو اسے ساری زندگی خوش رہنا چاہیے اور اگر بدقسمت ہے تو مسلسل یہی رہے۔ اس کی وجہ انسان خود ہے وہ لاشعور میں ہے۔ وہ خوش قسمتی اور بدقسمتی کی وجوہات تلاش نہیں کرتا۔ انہی وجوہات سے وہ ذہنی بیماریوں کا شکار ہے اور وہ زندگی کے تسلسل کو نہیں پا رہا۔ توحید پر یقین اور اللہ کے حکم پر عمل سے زندگی تسلسل سے گزر سکتی ہے اور پھر زندگی روپ بدل بھی لے تو بھی زندگی تسلسل میں رہتی ہے۔

Marfat.com

ہر خواہش پوری ہونے کی دُعا مت کرو، اس طرح انسان کی انتظار ختم ہو جاتی ہے پھر وہ خواہش کرنا چھوڑ دے گا، محدود ہو جائے گا، خواہشوں کی انتظار تسلسل کو منقطع کرتی ہے۔ جو خواہش پوری نہیں ہوتی انسان اس کے لیے زندہ رہنا چاہتا ہے، یہ لامحدود خواہش ہے جو ہر انسان میں موجود ہے۔

انسان زندگی کے سمندر میں اپنے اعتماد اور اعتبار کی کشتی پر سوار ہے جب اس سے اترے گا تو غرق ہو جائے گا۔ ہمارے اردگرد تمام ڈوبنے والے اسی کشتی سے اترے ہوئے لوگ ہیں، انسان ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے، گھر خاندان تباہ ہو جاتے ہیں، ذات ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جاتی ہے، کوئی رشتہ قائم نہیں رہتا حالانکہ سب ہوتے ہیں۔ دکان رہتی ہے گاہک نہیں رہتا۔ یہ سارا معاشرہ اعتبار اور اعتماد پر قائم ہے۔ اسی سے زندگی میں رونق ہے۔ یہی زندہ رہنے کی خواہش پیدا کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی انسان کہتا ہے کہ میں زندہ ہوں یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔

لوگ وہ ہوتے ہیں جو کسی کی ذات سے پیار کرتے ہیں اور انسان وہ ہوتے ہیں جو کسی کی صفات سے پیار کرتے ہیں اور وہ بندے ہوتے ہیں جو کسی کی بات دھیان سے سنتے ہیں، وہ اللہ کے بندے ہوتے ہیں جو اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ ہمارا شمار کس میں ہے؟ اپنا فیصلہ خود کرو۔ جو ذات کے گرد چکر لگا رہے ہیں ان کے پاس اچھے اور صالح عمل کا وقت نہیں ہوتا۔

Marfat.com

ہم اپنے اندر، اپنے ذہن میں، اپنے خیال اور سوچوں کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں اور یہ بھی دوسرے لوگوں کی جنگ ہے جو ہمارے اندر ہو رہی ہے۔ جب ہماری ذات کی جنگ ہوگی تو پھر اس بات کا یقین کرنا ہے کہ ہم کس طاقت کے ساتھ ہیں جو ہمیں نقصان پہنچا رہی ہے یا جو فائدہ دے رہی ہے۔ اگر نفرت ہمیں نقصان پہنچا رہی ہے تو نفرت کو شکست دینی ہے اگر غیبت نقصان دہ ہے تو غیبت کو شکست دینی ہے۔ اگر پیار فتح یاب ہو گیا تو میری ذات جنگ جیت جائے گی۔ اگر برداشت کامیاب ہو جائے تو میں ضرور سرخرو ہو جاؤں گا۔ ہم تو زندگی کی ساری جنگ دوسروں کے لیے لڑتے ہیں لہذا پریشان رہتے ہیں۔ توبہ اور معافی کے ساتھ ذات کی جنگ وہاں سے شروع کرو جہاں شکست ہوئی تھی تو انشاء اللہ فتح نصیب ہوگی۔ اللہ فضل کر دے گا۔ رحم کر دے گا۔ کرم کر دے گا۔ کامیاب کر دے گا۔ دوسرے لوگوں کی ذات کو اپنے اندر اتنا داخل مت کرو کہ تمہاری ذات بیزار ہو جائے۔ بس یہی جنگ تمہارے اندر ہے۔ تم حقوق کو ترجیح نہیں دیتے۔ جس کو وقت دینا ہے اسے نہیں دیتے۔ جس کا حق ہے اس پر اتنی توجہ نہیں دیتے جتنا حق ہے۔ وجہ جب مل جائے گی حل بھی اس کے ساتھ ہی ہے۔

باہر کی تبدیلی باہر کے لوگ دیکھتے ہیں۔ وہ تکبّر اور غرور پیدا کرتی ہے۔ انسان کے اندر کی تبدیلی انسان کا اندر والا انسان محسوس کرتا ہے اور اس سے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ باہر والے لوگوں کو باہر والے لوگ ایک جیسے لگیں گے جبکہ اندر والے انسان کو انسان مختلف لگیں گے۔ اندر والی خرابی دُور ہوگی تو انسان بنے گا ورنہ وہ بھی لوگوں جیسا رہے گا۔ اصل ترقی انسان کے اندر ہوتی ہے جس سے سکون پاتا ہے۔ اطمینان محسوس کرتا ہے۔ باہر

Marfat.com

والے لوگ زیادہ دوڑ کو ترقی سمجھتے ہیں۔ جو انسان خود اندر سے تبدیل نہیں ہوتا وہ دوسروں کو تبدیل کرنے کی زیادہ کوشش کرتا ہے۔ پیش نماز ٹھیک ہے تو مقتدی اس سے زیادہ ٹھیک ہوگا۔ ہم اپنے علاوہ سب کو ٹھیک دیکھنا چاہتے ہیں۔ خدا ہم پر رحم کرے اور ہمیں اندر سے تبدیل ہونے کی توفیق عطا کرے۔ خود احتسابی ایک ایسا عمل ہے جس سے عاجزی اور انکساری نصیب ہوتی ہے۔

جو مقصد بہت زیادہ قیمت ادا کر کے حاصل کیا جائے اسے معمولی غفلت سے ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ عزت بنانے کے لیے وقت اور دولت خرچ کرنا پڑتی ہے جبکہ عزت ضائع کرنے کے لیے نہ وقت خرچ کرنا پڑتا ہے نہ دولت۔ وہ کونسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے عزت، عزت نہیں رہتی، اس سوال کا ہر وقت اپنے اندر جواب تلاش کرو۔ تنہائی میں بھی عزت کا وہ مقام نہیں ہوتا، بُرے خیالات بھی عزت سے محروم کر دیتے ہیں۔ عزت بڑا نازک آبگینہ ہے ذرا سی غیر اخلاقی حرکت سے عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ عزت حاصل کرنا اتنا مشکل نہیں۔ عزت بچانا نہایت مشکل ہے۔ بن جائے تو رحمت سمجھو، نہیں رہے تو سب سے بڑا غضب۔ الٰہی غضب، اسی معرفت سے آگاہی چاہیے۔ یہ اعلیٰ انسانیت میں ملے گی۔

Marfat.com

اپنے والدین کا باقی ماندہ اور اپنے حصّے کا سارا کام کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کے زندہ رہنے کی انتظار ختم ہو جاتی ہے اور بڑے مطمئن ہوتے ہیں۔ وہ زندگی کے تسلسل میں کہیں ٹوٹتے نہیں اور اگر ٹوٹتے ہیں تو معافی اور توبہ کے ایسے کلیہ سے دوبارہ زندگی کو جوڑا ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہاں سے ٹوٹی تھی، بس ایسے لوگ کسی کے مقروض نہیں ہوتے۔

روح کی اعلیٰ غذا کے لیے نہایت لازم ہے کہ ایمان کو بھی ایسا ہی عزیز جانو جیسے جان اور مال کو جانتے ہو۔ مال ضائع ہو جائے تو نیند نہیں آتی۔ ایمان کی پرواہ نہ کر کے بھی سو جانے والا انسان کتنا اہل ایمان ہے؟ جان بچانے کے لیے ایمان چھپا لیتا ہے اور مال کے بدلے ایمان فروخت کر دیتا ہے۔ ویزہ کے لیے ولدیت کے اندراج کو ایمان سے خارج سمجھتا ہے۔ یہ روح کی بیماری کے اسباب ہیں۔ یہ ناقص سوچوں کی تکمیل ہے، انسان کے نزدیک سب سے اعلیٰ اور عمدہ اس کی مرضی ہے۔ جس کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور اپنے انتخاب کو ہی حقیقت سمجھتا ہے۔

Marfat.com

جب رات کو نیند آنے لگے تو سمجھو اللہ کا کرم ہو گیا ہے کیونکہ رات نیند کے لیے ہے اور نیند ایک اعلیٰ کرم ہے۔

جن کے پاس دُکھ ہوتا ہے وہ دُکھ دیتے ہیں جن کے پاس خوشی ہے وہ خوشی دیتے ہیں۔ جو پیار دیتے ہیں وہ پیارے لوگ ہوتے ہیں۔ بس جو کوئی کچھ دیتا ہے وہی کچھ وہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب مہربانی کرتا ہے تو وہ مہربان ہوتا ہے۔ بس اس وقت انسان کو یہ عہد کر لینا چاہیے کہ اس کے کسی فعل سے اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے۔ کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، حکم عدولی نہیں ہونا چاہیے۔

جو دل محبت سے خالی ہو وہ نہ خوش ہو سکتا ہے اور نہ ہی مطمئن۔ سچّی محبت یہ ہے کہ اپنی ذات کی نفی اور دوسرے کی ذات کا اقرار کرے۔ انسان محبّت کو محبت سمجھتا ہے اور لوگوں کے نزدیک غرض کا نام محبّت ہے۔ غرض پوری ہو گئی محبت ختم ہو گئی۔ سچّی محبّت سے خدائی راز ملتے ہیں۔

Marfat.com

کتابی علم جو ہم سکولوں، کالجوں اور مدارس سے سیکھتے ہیں اسے تعلیم کہتے ہیں؟ اور جو تعلیم ایک انسان دوسرے انسان اور اپنے اندر والے انسان سے حاصل کرتا ہے اسے علم کہتے ہیں؟ جس کا باطن روشن ہوتا ہے وہ ہر ذی نفس سے علم حاصل کرتا ہے۔ علوم فطرت اصل علم ہے اور یہ اعلیٰ ہستیوں کا نصیب ہے۔ ہم سب کچھ دیکھتے ہیں مگر ہم اصل سے محروم ہیں۔ ہم اپنی ذات کے علاوہ سوچتے نہیں۔ اس لیے علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ہماری ذات کو تعلیم کی ضرورت ہے جو ہم حاصل کرتے ہیں اور اس تعلیم کو علم کہتے ہیں اور اسے ہی علم سمجھتے ہیں۔

خوشامد اور سازش ایک ہی فعل کے دو نام ہیں ایک ہی کردار کے دو چہرے ہیں۔ خوشامدی اور سازشی محسن لگتے ہیں مگر ایک ہی آستین میں دونوں قیام کرتے ہیں۔ کمزور، بزدل اور خوف زدہ لوگ ان کا سہارا لیتے ہیں۔ انسان ان سے دُور رہتا ہے جس کے یہ قریب ہوں۔ زوال اس کا مقدر ہے۔ خوشامدی اندر کی چھوٹی سے بات کو بہت بڑا بنا لیتا ہے اور سازشی باہر کی بڑی بات کو چھوٹا سمجھتا ہے۔ دونوں غیر اخلاقی حرکات کو انسانی اقدار کا حصہ سمجھتے ہیں، بس یہ دونوں کا شعور ہے۔

جو لوگ بر وقت فیصلہ کر لیتے ہیں وہ وقت بھی بچا لیتے ہیں اور عزت بھی۔ وقت کے فیصلے وقت پر ہوں تو فائدہ مند ہیں ورنہ فیصلہ تو ہو ہی جاتا ہے، وہ وقت کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ حال اور صورت حال میں فرق ہوتا ہے۔ وقت حال اور صورت حال ہی بتاتا ہے۔

Marfat.com

جس کا پیٹ بھر جائے اور آنکھیں بھوکی رہیں اس کو جو جی چاہے کہہ لو مگر بڑا پن اسے کہتے ہیں پیٹ خالی ہو مگر آنکھیں بھری ہوئی ہوں۔ پیٹ کسی نے نہیں دیکھا آنکھیں سب کو نظر آتی ہیں۔

اپنی کمزوری پر کسی کو گواہ مت بناؤ ورنہ وہ جینے نہیں دے گا، یہ کمینہ پن کی جبلّت میں ہوتا ہے ۔نہ جانے یہ لوگ اتنے کمزور کیوں ہوتے ہیں جو اپنے بھید کو چھپا نہیں سکتے اور دوسرے سے شکوہ کرتے ہیں۔

جھگڑالو انسان اچھا نہیں ہوتا جب لوگوں میں ہوتا ہے تو ان کے درمیان لڑتا جھگڑتا رہتا ہے اور جب تنہائی میسر آتی ہے تو وہ اپنی ذات کو دو حصوں میں بانٹ کر ان میں لڑائی کرا دیتا ہے۔ جھگڑالو پن بیماری ہے جو اعصاب سے شروع ہوتی ہے اور زبان کے راستہ باہر آتی ہے پھر صوتی آلودگی کا باعث بنتی ہے۔ اس کا علاج حال اور صورت حال پر غور کرنے سے ہوگا۔

Marfat.com

انسانیت کو پانا چاہتے ہو تو پہلے اپنے اندر کا بھید پاؤ کہ اس میں کتنی ہے؟ باہر سے آپ کو اتنی ہی انسانیت ملے گی جتنی آپ کے اندر ہے۔

پشت والے ہاتھ پر اعتبار مت کرو نہ جانے کب کھینچ لیا جائے؟ اپنے سینہ میں جو طاقت ہے اس سے بھی کم کے ساتھ اگر گزارا ہو جائے تو بہت بہتر ہے، اس طرح انسان نے جو عزت بڑی قیمت دے کر حاصل کی ہوتی ہے اس کے بچنے کی امید رہتی ہے۔ موجودہ دور میں پشت والے ہاتھ کا غلط اندازہ لگایا جا رہا ہے اور اس کو ہی عزت سمجھ رہا ہے حالانکہ یہ قانون شکن کا ہاتھ ہے۔ خدا نہ کرے یہ قانونِ شکن کی پشت پر ہو تو پھر کمینے سے شرافت بچانا مشکل ہے۔

بُرائی کو اچھائی پر یہ فوقیت حاصل ہے کہ اس کو جاننے کے باوجود پردہ پوشی کا حکم ہے، اچھائی یہ ہے کہ جہاں کہیں پاؤ اسے ظاہر کرو۔ اچھائی انسان کے اندر بھی اچھائی ہے اور باہر ظاہر ہو تو اچھائی۔ بُرائی نہ اپنے اندر رہنے دو اور نہ ہی باہر سے اندر داخل ہونے دو، یہ اچھائی کو پریشان کرتی ہے۔

Marfat.com

قناعت زندگی کا وہ حاصل ہے جس سے انسان کے لیے زندگی اور موت کی میزان برابر ہو جاتی ہے۔ قناعت پسند انسان کو اپنے اردگرد تمام ذی نفس غنی نظر آتے ہیں جن سے وہ اپنا رزق حاصل کرتا ہے اور اپنے قناعت کے جوہر میں سما لیتا ہے۔ قناعت وہ آفاقی جوہر ہے جہاں تمام انسانی مثبت قوّتیں پناہ لیتی ہیں۔ جہاں انسان بالکل محفوظ ہوتا ہے۔ قناعت مخلص انسان کا نہایت قیمتی اثاثہ ہے۔ وہ مخلص انسان جس کو شیطان ورغلا نہیں سکتا۔ قناعت کی بصیرت سے آپ اپنی جنت دیکھ سکتے ہیں۔

کتاب انسانیّت کی بنیاد ہے جس گھر میں انسانیّت نہیں وہاں رہنے والے انسان کیسے ہوں گے؟ انسان کی زندگی فطرت کی وہ کتاب ہے جس میں جہانوں کے علم ہیں۔ اس میں عقل کا بہترین علم ہے، جس سے کتاب مبین فطرت کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ جس سے انسان لطف لے سکتا ہے، انسان، انسان بن سکتا ہے۔ انسان، انسان کہلا سکتا ہے۔ انسان، انسان رہ سکتا ہے۔ انسانیّت کی بنیاد کے لیے تمہارے گھر میں کتاب اور کتابیں ہوں جس سے تم اپنی روح اور فکر کی پاکیزہ غذا حاصل کر سکو۔ اپنے اندر والی کتاب کے علم سے موازنہ کر سکو تا کہ تم انسانیّت کی اعلیٰ منزل پا سکو۔

Marfat.com

والدین نیک ہوں اور اولاد والدین پر ہو تو ساری زندگی سکون اور آخرت سرخرو ہو گی۔ نقب کون لگاتا ہے؟ اس کی نشاندہی کرنی ہے، استاء، مولوی، معاشرہ۔

جو موت کے ہم راز ہوتے ہیں ان کو موت سے مت ڈراؤ۔ وہ جانتے ہیں زندگی کیا ہے؟ اور کیسی زندگی ہو تو زندگی ہوتی ہے؟ رات کے اندھیرے میں چراغ گل کر دیئے جائیں تو بھی ان کے ارادوں کو متزلزل نہ پاؤ گے؟ اللہ ان کے ارادوں کا خالق ہے اور اللہ کے ارادوں پر قائم رہنے والے اعلیٰ انسان۔ وہ زندگی اور موت دونوں کے ہم راز ہیں۔ وہ جانتے ہیں کیسی زندگی ہو تو زندگی ہے۔ کیسی موت ہو تو شہادت ہے۔ وہ اصل موت کی شہادت دیتے ہیں، شہادت اصل زندگی ہے۔

دین کی دولت اچھی بات ہے مگر ہر وقت خطرہ رہتا ہے شیطان چھین کر نہ لے جائے، اسے ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم خود اس کی تلاش میں رہتے ہیں کہیں مل جائے تو ایسی امانت اسے واپس کر دیں جس میں نقصان ہے، فرقہ ہے، نفرت ہے، ایسی دولت سے نہ ذات کی اصلاح ہوتی ہے اور نہ ہی معاشرہ کی، جس کے چھیننے کا ہر وقت خطرہ رہے اور وہ بھی شیطان سے۔ نعوذ باللہ۔

Marfat.com

اعلیٰ ادب وہ ہے جو ادیب اپنی اعلیٰ فکر کا نچوڑ اوراق پر منتقل کر دے تا کہ اس کا قاری فکر کے اعلیٰ ٹکڑوں سے وہ رزق حاصل کرے کہ اپنی ذات میں لطافت کے علاوہ اپنے روح کو بھی سیراب کر سکے۔ فکر جب الفاظ کا سفر جاری کرتی ہے تو نہ جانے کہاں سے کہاں لے جاتی ہے؟ اور الفاظ قطار اندر قطار رقص کرتے ہوئے اہل فکر پر نزول کرتے ہیں۔ جن سے وہ زندگی کے زندہ لمحے پاتا ہے جو اصل زندگی ہے۔ زندہ لمحے زندگی ہے باقی "بھو دانہ"۔ خوف زدہ انسان کو اپنا سایہ لرزتا نظر آتا ہے شاید اس نے کبھی دیکھا نہیں۔ یقین کر لے ایسا ہی ہوتا ہے؟ جب وہ اپنے سایہ سے ڈرتا ہے؟

اسلام کے نام پر انسانیت کو قتل کرنے سے بہتر یہ ہے کہ انسانیت کو اسلام کے نام پر زندہ رہنے دیا جائے؟ اسلام کے نام پر قتل کر کے ارم اسلامی میں جائیں گے اور کافر کو قتل کر کے مسلمانوں والی جنت میں رہیں گے۔ قتل کسی حالت میں بھی جائز نہیں؟ نہ جانے شریعتی قاتل انسانوں کے قتل پر لوگوں کو کیوں اکساتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے اندر مجبور اسلام ہے جو ان کی وجہ سے زندہ ہے۔ اسلام کو کافروں نے بدنام نہیں کیا؟ اسلام کو اسلام والوں نے یہاں تک پہنچایا ہے کہ اب ہر مسلمان کو دہشت گرد سمجھا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ امن کا دین ہے۔ جب مسلمان ایک دوسرے کو کافر بنا رہے ہیں تو کافروں کو کیا ضرورت ہے کہ مسلمان کا کافر بنائیں۔

Marfat.com

امیر اور ہوتا ہے دولت مند اور ہوتا ہے، امیر وہ ہوتا ہے جو تمنا کو حاصل کے اندر رکھتا ہے، جو حاصل ہو جاتا ہے اس سے تمنا کو کم کر لیتا ہے اور زندگی کے سارے میدانوں میں یہ کلیہ حقیقی اور اعلیٰ ہے۔ تمنا کو روک دیں حاصل خود بخود رک جائے گا۔ ہم کسی کے لیے رضی اللہ کہہ دیتے ہیں ہم اپنے لیے رضی اللہ نہیں کہتے لہذا ہم غریب ہیں۔ امیر وہ ہے جو اپنی ذات میں رضی اللہ ہے۔ بس کوئی ایسا عمل مت کرو جس سے اللہ ناراض ہو جائے۔ یہ امیر ہونے کے لیے کافی ہے۔ جو اللہ کا حکم نہیں مانتا اس سے اللہ راضی نہیں ہوتا، آپ کا حاصل اتنا ہو کہ ترک کرتے وقت تکلیف نہ ہو، یہ امیر ہونے کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ والی باتیں ملیں گی اور لوگوں سے لوگوں والی باتیں حاصل کرو گے۔ دونوں باتوں کو علیٰحدہ علیٰحدہ رکھو، بہتر یہ ہے اللہ والی باتیں رکھو اور ان پر قائم رہو۔ پھر لوگوں والی باتیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ بس لوگوں کی صرف باتیں سنو جو اللہ والی باتوں کے مطابق ہیں ان پر عمل کرو باقی چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ کرم کر دے گا، فضل اور رحم کر دے گا بلکہ احسان کر دے گا۔

Marfat.com

لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم عدول مت بنو، لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے رُوبرو جھوٹ مت بولو۔ جب اللہ تعالیٰ جواب طلبی کرے گا تو پھر لوگ کام نہیں آئیں گے مگر جب لوگ جواب طلبی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ کا اعتماد بحال رکھو۔ باقی سب خیریت ہے۔ لوگوں کو راضی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کو ناراض مت کرو۔ لوگ اپنا کام نکالنے کے لیے اللہ کا واسطہ دیتے ہیں مگر جب کام نکل جائے تو پھر واسطہ کا خیال نہیں رکھتے۔ لوگ تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاؤ مگر یہ قسم نہیں اٹھانی ہے۔ اس پر پہرہ دینا پڑتا ہے ورنہ عذاب نازل ہوتا ہے پھر لوگ اس کے جواب دہ نہیں ہوتے۔ انسان کو خود اس کا جواب دینا پڑے گا اور وہاں کوئی موقع نہ ہوگا دُکھ ہوگا، اس دُکھ سے بچنے کے لیے انسان کو دوسروں کے لیے اور اپنے لیے بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں ہونی چاہیے۔ وقت گزر جاتا ہے، فعل رہتا ہے اور زندگی پر اس کے اثرات بھی رہتے ہیں۔

یقین کی منزل کو پانے کے لیے شک کی منزل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اپنے آپ کو دریافت کرنے کے لیے پہلے اپنے آپ کو گم کرنا پڑتا ہے۔ آؤ اپنے آپ کو دریافت کرلیں یقین خود ہی مل جائے گا۔

Marfat.com

خدا نہ کرے وہ وقت آئے جب میں نابیناؤں کو خوش قسمت کہوں۔ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں اس سے آگے بدقسمتی کیا ہے۔ انسان لوگوں کی عزت پر مجبور ہے، شرافت بدمعاشی کے سامنے دو زانو ہے۔ سہمی ہوئی ہے، ڈری ہوئی ہے، میرے اردگرد تماشہ ہے۔ میں تماشائیوں میں گھرا ہوا ہوں، انسانیت منہ چھپا رہی ہے، کسی کو خدا یاد نہیں، کوئی کسی خدا پر اعتبار نہیں کر رہا۔ یہ دنیا دیکھنے کی نہیں رہی کہ کوئی بینائی کی خواہش کرے۔

زندگی تو گزر ہی جاتی ہے مگر زندگی وہی ہے جو اچھے لوگوں کے ساتھ گزرے۔ غلطیوں نے میری راہنمائی کی لیکن یہ اس وقت ہوا جب میرا شعور بیدار ہوا۔ انسان وہی اصلاح یافتہ ہے، فلاح یافتہ ہے جو غلطی کے بعد غلطی نہ کرے۔ جب جانور دھوکا کھا جائیں، وقت نہ ہو اور وہ اپنے گھونسلوں کی طرف پرواز کرنے لگیں تو یہ سورج گرہن کا اثر ہے۔ انسان کی اصلاح کے لیے یہ کافی ہے۔ ظلم تو یہ ہے موجودہ ماحول میں سارے لوگ "wake coma" میں ہیں۔

میں ان میں چھوٹا بن کر رہنا چاہتا ہوں جو اپنے افکار کی وجہ سے بڑے ہیں، جب وہ اپنے افکار کے مطابق زندگی گزاریں گے۔

Marfat.com

جو انسانیّت کو حقیر سمجھتا ہے اس کا نہ زندگی پر ایمان ہے اور نہ ہی موت پر۔ موت پر ایمان زندگی کی اصلاح ہے اور زندگی کی اصلاح میں انسانیّت ہے۔ جس کی موت میں زندگی ہوتی ہے وہ انسان ہوتا ہے اور جس کی زندگی میں موت ہے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ لوگ مرتے ہیں، انسان، انسانیّت کے لیے زندہ رہتے ہیں، اس لیے انسانیّت کو حقیر مت سمجھو۔ یہ اعلیٰ اوصاف حمیدہ سے جنم لیتی ہے جب تک انسانیّت زندہ ہے اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔

لوگ دولت کو عزت اور بڑے پن کا معیار سمجھتے ہیں جب کہ انسان شرافت، صاف گوئی، راست گوئی کو عزت اور بڑے پن کا معیار کہتا ہے۔ شرافت میں انسانیّت ہے۔ جب کہ دولت میں تکبّر اور غرور ہے۔ انسان کے ذہن میں شرافت ہوتی ہے جب کہ لوگوں کے ذہن میں دولت ہے۔ لوگ دولت کو شرافت سمجھتے ہیں جب کہ انسان شرافت کو عزت سمجھتا ہے۔ لوگوں اور انسانوں میں فرق دولت اور شرافت ہے۔ انسان، شرافت کو اہم جانتا ہے جبکہ لوگ دولت کو اہم مانتے ہیں۔ شرافت ضرورت پوری ہونے کی طلبگار ہے جب کہ دولت ہوس کا شکار ہے۔

Marfat.com

عدم اتفاق کیا ہے؟، دو خیالوں کے درمیان فرق۔ فرق کیا ہے؟ جو مطلب اور مفہوم کے درمیان ہوتا ہے۔ بولنے والا کچھ بولتا ہے سننے والا کچھ سمجھتا ہے۔ جب مطلب اور مفہوم کے درمیان ہم آہنگی نہ ہو تو ایسی گفتگو کو "بیہودہ" کہتے ہیں۔

حقیقت سے انحراف کر کے جو شہرت حاصل کی جاتی ہے اسے "بدنامی" کہتے ہیں۔ ایسی بدنامی حاصل کر کے لوگ بڑا آدمی کہلواتے ہیں اور ایسی شہرت کو عزت کہتے ہیں۔ حقیقی بڑا آدمی وہ ہے جو نہ خود سردار ہے اور نہ اسے سردار بنایا جائے۔ بس بڑا آدمی زمانہ کا ایک ظہور ہوتا ہے جو حقیقت ساتھ لے کر آتا ہے۔

گہرائی اور بلندی دو متضاد کیفیات ہیں مگر انسان بڑا عجیب ہے یہ دونوں سے افادیت حاصل کرتا ہے اگر خود گہرا ہے تو گہرائیوں میں اترتا چلا جائے گا اور اگر بلند خیال ہے تو بلندیوں پر چڑھتا چلا جائے گا۔ یہ بلند تر فضیلت کا مقام ہے۔ جیسے گہرا پن میں فضیلت ہے اسی طرح بلند خیالی ایک دوسری فضیلت ہے۔

Marfat.com

لکھنے والا اپنی اعلیٰ فکر دے کر الفاظ کی ترتیب بناتا ہے۔ لوگ اسے پاگل سمجھتے ہیں اس لیے کہ وہ ان جیسا سوچتا نہیں۔ لوگ بے ترتیب الفاظ سے گفتگو کرتے ہیں اس لیے وہ لوگوں کو پاگل سمجھتا ہے کیونکہ وہ اس جیسا سمجھتے نہیں۔ پاگل پن یہی ہے کہ اچھی بات بُرے آدمی کے ذہن میں نہ آئے اور بری بات اچھے ذہن میں نہ آئے۔ عقلمند تو ان دو کے درمیان مصلحت پسندی سے گزارہ کرتا ہے، اس لیے سارے عقل مند اعلیٰ فکر کے باوجود لفظوں کی اچھی ترتیب خلق نہیں کر سکتے۔

انسانیت کی معراج دل کی پاکیزہ خاموشی ہے۔ عقل کی فضول گفتگو نہیں، نہ جانے لوگ عقل کے ساتھ انسانیت کی معراج کے طلبگار کیوں ہیں؟ عقلی دلائل رکھنے والا انسان جب تک پاکیزہ دل نہیں رکھتا وہ تمام دلائل بے اثر ہوں گے۔

بغض ایک مردار ہے جو زندہ انسان کے اندر نہیں رہ سکتا اور مردہ انسان کے اندر سے نکلتا نہیں۔

کتنا کمینہ ہے وہ فرد جو ساری زندگی زرِ خالص حاصل کرتا ہے اور زرِ ناقص دے کر احسان سمجھتا ہے؟ بس ایسے احسان مند کو محسن کش کہتے ہیں۔

Marfat.com

وہ انسان کتنا باکمال ہے جو غصہ کی حالت میں اپنی قہر آلود نگاہوں میں تبسم سمو لیتا ہے۔ ظلم اور زیادتی کا جواب کمال تبسم سے دیتا ہے اور خاموش تبسم سے انسانوں پر فتح یاب ہوتا ہے۔ جس کے پاس تبسم کا ہتھیار ہے اس کو شکست دینا معمولی بات نہیں۔ نہ جانے لوگ اس کو ہر وقت اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے۔

دشمن بھی وہاں ہی جائے گا جہاں میں نے دوست کو چھوڑا ہے اور میں بھی وہاں ہی جاؤں گا جہاں دشمن جائے گا۔ خداوندا۔ اسے میری ہی جتنی طاقت دو۔ تا کہ غلبہ حق کو ہی نصیب ہو۔ کسی کے بھائی پر ظلم نہ کرو تا کہ کسی کا بھائی تمہارے بھائی پر ظلم نہ کرے۔

تمام نشے برائی ہیں مگر دولت کے نشہ کو کوئی برائی نہیں سمجھتا جس سے سارے نشے خریدے جاتے ہیں۔ جو تمام نشوں کی جد امجد ہے اور ہر کوئی اس میں رہنا چاہتا ہے۔ جو اس کے خلاف بولتے ہیں وہ بھی اس کے دلدادہ ہیں؛ شرعی اور غیر شرعی دونوں کو اس نشہ کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

علم انسان کو انسان بناتا ہے، جس علم سے انسان، انسان نہیں بن رہا وہ کوئی دوسرا علم ہے، انسان بنانے والا علم نہ ہے۔ عالم جو ہمیں علم پڑھا رہا ہے وہ انسان بنانے والا علم نہیں ورنہ تمام انسان، انسان بن جاتے کیونکہ تمام مذاہب میں ان کے معیار کے عالم موجود ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ عالم خود انسان نہیں بن رہا۔ اس وجہ سے اس کے بتائے ہوئے علم سے انسان بننا آسان نہ ہے۔ موجودہ دور میں جو علم انسان بنانے کے لیے پڑھایا جا رہا ہے وہ صاحب قدرت بنانے میں مدد دے رہا ہے۔ اگر انسان بنانے میں یہ معاون مددگار ثابت ہوتا تو موجودہ معاشرہ کی اصلاح ہو چکی ہوتی۔ انسان کو صاحب قدرت کے ساتھ اچھی صفات کا حامل ہونا ضروری ہے، اچھی صفات ہی علم انسان ہے۔

انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے اندر والے انسان سے باتیں کرتا ہے۔ اس سے راہنمائی اور ہدایت حاصل کرتا ہے۔ باہر والے انسان کی اعلیٰ تربیت کے لیے اندر اعلیٰ انسان کا ہونا ضروری ہے۔ ہر انسان کے اندر اس کے معیار کا انسان ہے۔ اگر باہر والا انسان دوست نہیں تو اس کا مطلب ہے اندر والے انسان سے کوئی ہدایت نہیں لے رہا۔

Marfat.com

کچھ لوگ خوشامد کو بے لباس کر کے اپنے جیسے لوگوں میں معتبر کہلوانا چاہتے ہیں، جس کے لیے وہ بڑے بڑے نیون سائن پر اپنی تصاویر کو ان تصویروں کے ساتھ لگواتے ہیں جو صاحب اقتدار ہوتے ہیں، ایسے خوشامدی لوگ قانون شکن ہوتے ہیں اور مکروہ دھندہ کی حفاظت کے لیے ایسا کرتے ہیں۔

انسان عزت کے لیے دولت کماتا ہے لیکن عزت کے لیے دولت خرچ نہیں کرتا۔ سکون حاصل کرنے کے لیے دولت کماتا ہے مگر دولت سے سکون حاصل نہیں کرتا ہے۔ انسان کو عزت اور سکون مل سکتا ہے جب انسان بن جائے گا مگر انسان، نہ انسان بننا چاہتا ہے اور نہ ہی انسان رہنا چاہتا ہے۔ ساری زندگی تذبذب میں گزار کر دنیا سے جانے والا انسان آخرت کی زندگی میں کامیاب نہیں ہوگا۔ انسان خدمت اور اصلاح دونوں کے درمیان اپنی توانائیاں خرچ کر کے اعلیٰ انسانیت کی منزل پا سکتا ہے۔ نوع بشر کی خدمت اور اصلاح دونوں یکجا ہوں گی تو انسان کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ جہاں انسان کی زندگی کی تمام سہولتوں کا میسر آنا ضروری ہے وہاں اس کی اخلاقیات کا اعلیٰ ہونا اس سے بھی ضروری ہے مگر موجودہ دور کا انسان اخلاقیات کے علاوہ اعلیٰ ہونا چاہتا ہے۔

Marfat.com

مٹی کے ہر ذرہ میں ہزاروں رنگ ہیں اور ہزاروں خوشبوئیں ہیں۔ انسان مٹی سے بنا ہے، نہ جانے اس سے رنگ اور خوشبوئیں ظاہر کیوں نہیں ہوتیں۔ شاید اس کی وجہ انسان خود ہے ورنہ مٹی تو وہی ہے جس میں رنگ و بو ہیں۔

انسان کیا ہے؟ اس کے اندر امید اور یقین کی عجیب جنگ ہے۔ شک اور وہم کی، ظن کی۔ گناہوں اور دُعاؤں کی، کیا ایمان سے عاری ہے؟ جس کا حکم پڑھتا ہے اس کی رحمت سے مایوس ہے۔ کیا مایوس ساز ہیں اِس کی سوچیں؟ کیا سُننے اور جاننے میں فرق سے عاری ہوگیا ہے۔ گناہ بھی نہیں چھوڑ رہا اور دُعائیں بھی۔ پرہیز بھی نہیں کر رہا اور دوا بھی لے رہا ہے۔ کیا زندگی اور عقیدہ پر یقین سے عاری ہے۔ ہدایات سُنتا ہے اور عمل نہیں کرتا، جانتا بھی ہے مانتا بھی ہے۔ تسلیم بھی کرتا ہے پھر اپنی مرضی کرتا ہے۔ کیا عقیدہ کسی ذاتی ضرورت کا نام ہے یا زندگی گزارنے کا ایک سیدھا اور سچا راستہ ہے۔ انسان کیوں مسلسل مایوسی اور کرب کے عذاب میں ہے؟ کیا ابھی تک معلوم اور نامعلوم کے چوک میں تنہا کھڑا ہے؟ کیا اس کو کسی منزل کو پانے کے لئے راستہ نظر نہیں آرہا؟ بے یقینی میں رہنے کے باوجود کتنے یقین کے ساتھ وہ کر رہا ہے جو اسے ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ کیا انسان کو یاد ہے کہ جہاں سے وہ آیا ہے وہاں کیا تھا؟ کیا اُس کو معلوم ہے جہاں جائے گا وہاں اُس سے اُس کی اولاد اور جائیداد کا سوال ہوگا؟ کیا وہاں انسان کو اس جہاں کی فکر ہوگی؟

Marfat.com

انسان کائنات کی حقیقت سے آگاہی کی کوشش میں ہے مگر سمت کا تعین نہیں کر رہا۔ کائنات کی حقیقت انصاف پر ہے۔ انسان، انسان سے صرف انصاف کر سکتا ہے عدل صرف پروردگار کرے گا۔ نفع کما رہا ہے مگر نقصان میں ہے۔ یقین کہتا ہے، کرتا نہیں۔ شک کرتا ہے، مانتا نہیں۔ انسان ایک ہی ہے مگر ہمیشہ بدلتا رہتا ہے اگر نہ بدلے تو انسان ہے۔ بُرائی کا موقع ملے مگر نہ کرے، اچھائی کا موقع ملے تو ضرور کرے۔ بددیانتی کا موقع ہو مگر دیانتدار رہے، وعدہ خلافی کر سکتا ہو مگر اسے لئے نہ کرے کہ انسان کو زیب نہیں دیتی، بے وفائی کر سکتا ہو مگر اس لئے نہ کرے کہ اچھی نہیں ہوتی۔ محبّت کرے مگر جائز۔ انسان احساس رکھتے ہوئے بھی بے حس ہے۔ جب ہی تو ایسا معاشرہ ہے جس میں ہم رہ رہے ہیں۔ کل کے دعوے خود سے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور آج کی معذرت کل کا دعویٰ تھا۔ انسان معلوم اور نامعلوم کے درمیان حالت معترض میں ہے۔ سب کچھ ہے اور کچھ نہیں اور کچھ نہیں اور سب کچھ ہے مقدر کی بات ہے۔

موسموں کی طرح بدلنے والا انسان پھر اپنے آپ کو انسان کہتا ہے۔ غرضوں کی لپیٹ میں سسکیاں لے رہا ہے اور خوش ہے کہ میں دھوکہ سے کامیابی کی منزل پر ہوں۔ دھوکہ کی منزل تو دھوکہ ہے اور اسے فائدہ سمجھ رہا ہے۔

Marfat.com

امیر اُس وقت امیر ہوگا جب غریب ہوگا۔ غریب، غربت سے نہیں مرتا۔ مرتا وہ ہے جس سے اُس کا حق چھین لیا جائے۔

ہماری دنیا ظاہری میں ہر انسان کا ایک نام ہے اور ایک وجہ ہے جو اس کی پہچان ہے۔ ہر انسان کے تعارف کے لئے اس کا ایک نام ہونا اور پھر اُس کی شکل وصورت کا بیان کرنا ضروری ہے۔ اگر معاشرہ حسب ونسب کے حوالہ کا امین ہے تو پھر اِس کے آباؤ اجداد کا نام اور اُس کا خاندانی حوالہ۔ یہ تو انسان کی دنیا میں پہچان ہے۔

دنیائے ادب میں اقدار کے نام ہیں اُن کو ہم اپنی زبان اور سوچ میں الفاظ کہتے ہیں۔ حروف ابجد سے ترتیب شدہ کروڑوں الفاظ خلق ہوتے ہیں اور اُن کے نام اُن کی کیفیات اور محسوسات کے حوالہ سے رکھ دیئے جاتے ہیں اور جب انسان نے اپنا مقصد بیان کرنا ہوتا ہے یا اپنا مقصد چاہتا ہے تو وہ الفاظ ایک ترتیب کے ساتھ بیان کرتا ہے اُسے گفتگو کہتے ہیں۔ ان الفاظ کی اقدار ہوتی ہیں، جیسے انسان کی دنیا میں قدریں ہیں اسی طرح الفاظ کی قدریں ہیں۔ اسی طرح انسانی اقدار ایک مکمل معاشرہ کے لئے ادب ایک مکمل ضابطہ کا نام ہے۔

Marfat.com

چھوٹے آدمی کو اکیلے میں محبت سے سلام کرو، وہ لوگوں کی موجودگی میں آپ کا بہت احترام کرے گا۔ بہت محبّت سے سلام کرے گا۔

ادھورے عزم کا انسان خواہ کتنا ہی ہنر مند اور قابل کیوں نہ ہو وہ کامیاب زندگی کبھی نہیں گزار سکتا۔ گول کے وقت ہمیشہ غلطی کرے گا۔ پُرعزم انسان زندگی کی پوری اننگ کھیلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جو پوری اننگ کھیلنے کا حوصلہ اور عزم لے کر میدان میں اترتے ہیں وہ دیر تک وکٹ پر جمے رہتے ہیں، وہ شکست بھی کھا جائیں مگر ان کا تذکرہ رہتا ہے۔

اعلیٰ گفتگو اور کردار سے انسان بڑا بنتا ہے، اس کے علاوہ اگر بڑا ہے تو وہ دیگر بڑا ہے۔ خود ساختہ ہے یا خود ساختوں کا بنایا ہوا ہے، ورنہ تو ہر انسان اپنی ذات میں بڑا ہے خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔

Marfat.com

انسان کو ہر وقت بیدار اور پُر عزم، باحوصلہ رہنا چاہیے نہ جانے کہاں عزت سے ملاقات ہو جائے۔ بس انسان کو صرف اس کی پہچان ضروری ہے، عزت کیا ہے؟ بے عزتی کیوں ہے؟ زندگی بھر لوگ عزت کے متلاشی رہتے ہیں مگر خالی ہاتھ چلے جاتے ہیں۔ کیوں کہ وہ شناسا نہیں ہوتے، وہ جس کو عزت سمجھتے ہیں وہ کوئی دوسری شے ہوتی ہے، ظلم اور زیادتی سے عزت نہیں ملتی۔

عزت دار کے لیے وہ کتنا کٹھن اور مشکل مرحلہ ہے کہ وہ التجا کرے اور اس کے مفہوم اور مدعا کو سمجھنے کی بجائے اس سے طنزیہ لہجے میں اس کا مذاق اڑایا جائے۔ یہ کمینہ اور بد ذات ہونے کی آخری حد ہے۔ ایسے لوگوں کے اندر تکبّر اور عزت کا خنزیر ہوتا ہے۔ یہ اندر سے نہایت چھوٹے اور گھٹیا ہوتے ہیں مگر باہر سے خود ساختہ معتبر اور بڑے بنتے ہیں۔

جو رشتوں کے احترام کو غرض پر قربان کر دیتے ہیں، غرضیں ان کا رشتہ ہوتی ہیں، جہاں غرض دیکھی وہاں رشتہ بنا لیا، یہ ایسے لوگوں کی زندگی کا معمول بن جاتا ہے اور پھر وہ رشتے تلاش کرتے ہیں جو نہیں ملتے۔ دُعا کرو ایسے لوگوں کے اعتبار سے سب کا اعتماد اٹھ جائے اور ان کو کوئی رشتہ دار نہ کہے۔

Marfat.com

جو انسان اپنی ذات اور وجود کی معراج کا متمنی ہے اسے پوری شان سے دُکھوں اور پریشانیوں کو جھیلنے کا حوصلہ چاہیے اور حالات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں؟ اس کے عزم میں لغزش نہیں آنی چاہیے، اس کے جسم میں شکست و ریخت کا عمل نہ ہو، وہ اتنا مطمئن اور پُر یقین ہو کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے یہی درست ہے تو ایسا انسان اپنی ذات اور وجود کی معراج پا سکتا ہے، ایسا انسان سکون سے زندہ رہ سکتا ہے اور اطمینان سے مر سکتا ہے۔ ایسے ہی انسان کو یقین ہوتا ہے کہ وہ انسان ہے۔ انسانیت سے یہ معراج پائی جاسکتی ہے۔

انسان اور کتے کے رویّے میں ایک عام فرق یہ ہے کہ اول الذکر آپ کا ساتھ اس وقت تک نبھائے گا جب تک اس کا مفاد آپ سے وابستہ ہے جب کہ موخر الذکر کا ساتھ ہر حالت میں رہے گا۔ انسان کا سارا زور اپنے حقوق طلب کرنے پر ہوتا ہے جبکہ کتا اپنی تمام تر توجہ اپنے فرائض کی ادائیگی پر مرکوز رکھتا ہے۔ کتے کی وفاداری پر مکمل یقین رکھیں اور انسان پر بھروسا مت کریں کب اپنی اغراض کی بھینٹ چڑھ جائے؟ نعوذ باللہ۔

Marfat.com

جو لوگ اپنی کمزوریوں کو اپنے جواز میں تلاش کرتے ہیں وہ ہمیشہ کمزور رہتے ہیں اور کبھی کامیاب نہیں ہوتے خواہ وہ اپنے آپ کو کامیاب سمجھتے ہیں۔

کتا بھوکا رہ سکتا ہے مگر بھونکنے سے باز نہیں رہ سکتا، یہ تو سنا ہے کہ کتّے نے انسان کو کاٹ لیا مگر یہ نہیں ہے کہ انسان نے کتّے کو کاٹا ہے۔ کتا مردار سونگھ کر پتہ لگا لیتا ہے کہاں ہے۔ اگر انسان بھی ایسا کرتا ہے تو یہ دونوں صفات مشترک ہیں مگر انسان کو انسان رہنا چاہیے تو کتا، کتا رہے گا۔

وقت کے ساتھ ساتھ انسان کو اپنے رویوں پر نظرثانی کرتے رہنا چاہیے ورنہ ایک نہ ایک دن اس کے رویّے ہی اس کو شکست دے دیں گے۔ رویّے ہی قریب اور رویّے ہی دُور کرتے ہیں، رویوں کو عادات کا حصّہ مت بناؤ پھر معاشرہ کے ساتھ چلنا نہایت مشکل ہو جائے گا۔

وہ گناہ مت کرو جو استغفار سے بھی معاف نہ ہو سکے، جسے اللہ تعالیٰ بھی معاف کرنا خدائی اصولوں کے خلاف قرار دے۔ جس کی توبہ نہ ہو سکے، جس کا ازالہ نہ ہو سکے۔ جو انسانی احساس کا قاتل ہو۔

Marfat.com

آپ انسان کے ساتھ ساری زندگی گزار دیں آپ اس کو پا نہیں سکتے مگر جب وہ گفتگو کرے گا وہ خود بتا دے گا وہ کیا ہے؟ گفتگو انسان کے اندر کا راز ہے مگر یہ صرف رازداں جانتا ہے۔ انسان کے اندر والا انسان اس کی گفتگو میں چھپا ہوا ہے۔

انسان کے لیے یہ ضروری نہیں کہ جو فیصلہ اس نے اپنی ذات میں کر لیا ہے اس کا برملا اظہار ضروری ہے۔ بہرحال جو فیصلہ انسان کر لیتا ہے اور اس کے اندر کا انسان اس کی تصدیق کر دیتا ہے وہ عموماً درست ہوتا ہے، مزید تصدیق کے لیے وقت کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ جو اپنے اندر والے فیصلے کا انتظار نہیں کرتے وہ نقصان اٹھا جاتے ہیں، اس کا بہترین حل مکمل صبر ہے۔ خدا ایسے انسان کو اس کے صبر کا اجر دیتا ہے۔

خوشی بھی اتنی ہی مناؤ جتنا غم مناتے ہو، خوشی عارضی ہوتی ہے جبکہ غم دائمی بھی ہوتا ہے، غم انسان کو انسان بناتا ہے جبکہ خوشی انسان کو انسان رہنے نہیں دیتی۔ خوشی میں انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے جب کہ غم میں یاد کرتا ہے۔ جب انسان خوشی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا تو اس کی آنکھ میں خوشی کے آنسو ہوں گے اور جب غم ہوگا تو اللہ کی حقیقت کے آنسو ہوں گے۔ جو خوشی دیتا ہے وہی غم دیتا ہے لہذا خوشی بھی اتنی ہی مناؤ جتنا غم مناتے ہو۔ یہ اللہ کی رضا ہے اور اللہ کی رضا پر راضی رہو یہی اعلیٰ انسانیت ہے۔

Marfat.com

جس انسان کے سوچنے کی صلاحیت ادراک کو پانے کی کوشش کرے گی وہ تحریر اور تقریر سے انسان کی شخصیت کا اندازہ لگانے میں کم از کم غلطی کرے گا اور جس کو چہرہ پڑھنے کی صلاحیت عطا ہوگی وہ انسان، اور انسان میں فرق محسوس کرے گا، وہ اپنے اندر بڑا پُر اعتماد ہو جائے گا۔ انسان کی شخصیت اس کی تحریر اور گفتگو میں چھپی ہوتی ہے مگر اندر سے شفاف انسان اس عطا کو پانے کی صلاحیت سے نوازا جاتا ہے، ایسا انسان اعلیٰ خاموشی سے یہ سب کچھ حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو علم اور قوت فیصلہ سے نواز دیتا ہے۔

جب اولاد، والدین کے سوالات میں دلائل دینے لگے تو والدین کو اپنے سوالوں میں جواب تلاش کرنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ والدین خاموشی اختیار کریں۔

قانون شکن کی پشت پر قانون شکن کا ہاتھ ہوتا ہے، بدمعاش کی پشت پر کوئی بدمعاش ہوتا ہے اور حرامی کی حمایت کوئی حرامی کرتا ہے۔ شریف انسان کی پشت پر کوئی شریف انسان ہوتا ہے اور شریف انسان کے اندر کوئی شریف آئیڈیل ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں ہر شخص نے اپنی مرضی کو خود نام دیئے ہیں، سب جھوٹ بولتے ہیں اور سب اپنے جھوٹ کو سچ کہتے ہیں۔ بُرا آدمی اچھے انسان کو پریشان کرتا ہے، اچھا انسان بُرے انسان کے لیے پریشانی کا باعث نہیں۔ بس ہر جواز تلاش کے لیے یہ سوال ہے۔

Marfat.com

جو لوگ رویوں سے انسانی مزاج کو قتل کرتے ہیں وہ کسی قصاص و دیت سے معافی کے حقدار نہیں۔ رویوں سے قتل کرنے والے نہ رشتہ دار ہوتے ہیں اور نہ دوست، جب ان کی اغراض کو صدمہ پہنچتا ہے وہ رویے بدل لیتے ہیں ان کے لہجوں میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ اس سے انسانیت کو قتل کرتے ہیں۔

ہر وہ شخص غلط ہے جو میرے جیسا نہیں کیونکہ وہ، وہ نہیں کرتا جو میں کرتا ہوں لہذا وہ میرے نزدیک غلط ہے۔

بدتمیز لفظ منہ میں ڈالے نہیں جاتے لوگوں کے منہ میں پہلے موجود ہوتے ہیں جنہیں وہ اُگل دیتے ہیں، ان کو معلوم ہی نہیں ہوتا وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں، ایسے لوگوں کی اصلاح کے لیے ابھی کوئی نسخہ ایجاد نہیں ہوا ہے۔ خدا ایسے لوگوں پر رحم کرے جو ہر وقت بدزبان منہ میں رکھتے ہیں۔

ذہنی آلودگی سے بچنے کے لیے گھٹیا گفتگو کرنے اور سننے سے پرہیز کرنی چاہیے، اس کے لیے زندہ احساس کا ہونا ضروری ہے، جو گفتگو کا خیال نہیں رکھتے وہ ہر وقت ذہنی آلودگی میں مبتلا رہتے ہیں، یہ انتہائی بیماری کی علامت ہے، جسے انسان انتہائی کم محسوس کرتی ہے۔ آلودہ ذہین انسان کبھی بھی اعلیٰ سوچ نہیں سکتا۔

Marfat.com

وعدہ ایک اصول کا نام ہے مگر وعدہ صرف کمزور فریق پورا کرتا ہے، کیا یہ لازم نہیں کہ اس اصول کو تمام فریق تسلیم کریں اور عمل کریں؟ بے اصول لوگ مطلب پرست اور موقع پرست ہوتے ہیں، جہاں موقع اور مطلب دیکھا وہاں پرستش شروع کر دی۔

میاں بیوی زندگی کے کھیل کے میدان میں کھلاڑی اگر ایک دوسرے کو پاس دے کر کھیلیں تو انہیں شکست نہیں دی جا سکتی، جب ایک دوسرے کو بائی پاس کریں گے تو زندگی کی ناکام اننگ کھیلیں گے۔ زندگی صرف ایک دفعہ کا نام ہے جس زندگی میں ہزار زندگیاں ہیں وہ زندگی اس قابل نہیں کہ اسے زندگی کہا جائے۔ صرف ایک ناکام زندگی ہے۔

جو موقع پرستوں کو بار بار موقع دیتے ہیں وہ بار بار دھوکا کھائیں گے، بار بار دھوکا کھانے والے کو اپنے اندر جھانک کر دیکھنا چاہیے ایسا کیوں ہے؟ موقع پرست موقع کی تلاش میں رہتا ہے، بس اسے موقع نہ دو۔

مضبوط ہاتھ پر سب بیعت کرتے ہیں، اصول کے ہاتھ پر بیعت کرنا اصل بات ہے۔ انسان کو اصولوں سے دست بردار نہیں ہونا چاہیے خواہ کیسے ہی مواقع میسر کیوں نہ آئیں؟ زندگی کی آخری اننگ میں شکست ایسے لوگوں کے نصیب میں لکھ دی جاتی ہے۔ اصول ہی دراصل مضبوط ہیں۔

Marfat.com

ماحول میں تباہی اس وقت آتی ہے جب زبان ایک ہو اور باتیں زیادہ۔ جتنے منہ اتنی باتوں والی بات تو سمجھ آ گئی مگر ہر روز ایک منہ ہزار باتیں کہہ دے تو کس بات پر اعتبار کریں؟ خدا رحم کرے ایسے لوگوں پر جو اقتدار میں ہیں اور ہزاروں باتیں ایک ہی منہ سے نکال رہے ہیں۔

جن کو گفتگو بھی کرنی نہیں آتی، وہ خاموش رہنا بھی نہیں جانتے اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگوں کی توجہ بھی ان کی طرف رہے، بس ایسے لوگ گھر میں ہوں تو عذاب اور اگر باہر کسی محفل میں مل جائیں تو اس سے بڑا عذاب۔ انسان کو چاہیے متوازن گفتگو کرے ورنہ اس سے خاموشی بہتر ہے۔

اعلیٰ انسان کا احساس یہ ہے کہ وہ خوشی اور صدمہ کو برابر پاتا ہے، نہ خوشی سے پھولتا ہے نہ صدمہ سے نڈھال ہوتا ہے۔ وہ زندگی کی حقیقت سے آشنا ہوتا ہے، وہ موت کی معرفت سے آگاہ ہوتا ہے۔ بس یہی وہ اعلیٰ راز ہے جس سے اعلیٰ انسان احساس پاتا ہے۔

حقیقت پسند انسان نفسیاتی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ شعور زندہ اور ضمیر جاگتا رہے تو نفسیاتی بیماریاں بہت کم حملہ آور ہوتی ہیں۔ اعلیٰ مضبوط آئیڈیل انسان کی نفسیاتی بیماریوں کی حفاظت میں مدد دیتا ہے۔ خوف نفسیاتی بیماریوں کی جڑ ہے، خدا کا خوف دل میں ہو تو کوئی نفسیاتی بیماری نہیں رہتی۔

Marfat.com

جب تک مسائل کا اچھی طرح علم نہ ہو اس وقت تک اچھی طرح حل معلوم نہیں ہو گا۔ انسان حل تلاش کر رہا ہے مسائل معلوم نہیں کرتا۔ ہر مسئلہ کا حل ضروری ہے مگر انسان کو حقیقت پسند ہونا ہو گا۔ جو لوگ حقیقت کے برعکس حل تلاش کرتے ہیں ان کے لیے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر حل اپنی خواہش کے مطابق چاہتے ہیں جو ناممکن ہے۔

جو ہر وقت فائدہ کی ٹوہ میں رہتے ہیں وہ ہر وقت نقصان کی زد میں رہتے ہیں۔ جب فائدہ ہوتا ہے تو اپنی کامیابی پر بڑے خوش ہوتے ہیں اور جب نقصان ہو جاتا ہے تو دوسروں کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی ذات میں بدنصیب ہونے کے علاوہ اپنے قریبیوں کے لیے بھی اذیّت ناک ہوتے ہیں۔

حساس انسان کو چھوٹی چھوٹی چیزیں بڑی نظر آتی ہیں جب کہ بے حس انسان کو بڑی بڑی چیزیں چھوٹی نظر آتی ہیں بلکہ کبھی کبھی نظر ہی نہیں آتیں کیونکہ آنکھیں کھلی ہوتی ہیں اور بصیرت سوئی ہوتی ہے۔ انسان بھی بڑا عجیب ہے کبھی کانوں کے ہوتے ہوئے سماعت سے محروم ہے اور کبھی آنکھیں ہیں تو بصیرت سے محروم ہے۔ حساس انسان کے سارے حواس کام کرتے ہیں جبکہ بے حس کے حواس سب سوئے ہوئے ہیں۔ اسی لیے وہ چلتا پھرتا مردہ اور حیوان ہے۔ احساس ہی اصل انسانیت ہے۔

سکون قلب اپنے اندر خواہشوں کے پھیلاؤ کو روکنے کا نام ہے۔ ایک واحد خواہش کو دریافت کر لو اور اس پر کاربند ہو جاؤ سچ بولنے کی خواہش۔ ایسا سچ جس سے دل خوش ہو۔

Marfat.com

انسان کی عزت اس کی ذات میں نہیں صفات میں ہے اور انسان جب اپنی اندر کی انھی صفات پر توجہ دے گا صفات جن سے احترام ملتا ہے، جنہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اصل یہی انسان ہے جو اپنی صفات میں چھپا ہوا ہے مگر وہ اپنے آپ کو اپنی ذات میں تلاش کر رہا ہے۔

ہر فنکار دو زندگیاں گزارتا ہے ایک اس کے فن کی زندگی ہے اور ایک وہ زندگی ہے جو وہ عام آدمی کے ساتھ اپنے معاشرہ میں گزارتا ہے۔ فن میں گزاری ہوئی زندگی عام زندگی سے مختلف ہے۔ ایک ادیب جب ادب لکھتا ہے تو وہ ادبی زندگی ہے اور ایک فنکار جب سٹیج پر ڈرامہ کرتا ہے تو وہ ڈرامائی زندگی ہے۔ اعلیٰ ادب لکھے گا تو وہ اعلیٰ لمحے ہوں گے اور اگر اعلیٰ کردار کرے گا تو وہ لمحے اعلیٰ کردار کے لمحے ہوں گے۔ انسان جب اصل اور حقیقی معرفت والی زندگی گزارے گا تو وہ اصل اور اعلیٰ زندگی ہو گی۔ لہذا جیسے انسان زندگی گزارے گا ویسی اس کی زندگی تصور ہو گی۔ اگر انسان پرسکون زندگی گزارتا ہے تو پرسکون زندگی ہو گی۔ اگر بدمعاشی کرنے کو زندگی سمجھتا ہے تو بدمعاش کی زندگی ہو گی جیسی زندگی کا چناؤ کرے گا ویسی زندگی پائے گا۔ انسان کو ہمیشہ اعلیٰ اور عمدہ فکر والی زندگی کی تمنا کرنی چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ صرف زندہ انسان کی مدد کرتا ہے۔

انسانیت کی اصل بنیاد اعلیٰ اصول ہیں، بے اصول انسان میں انسانیت نہیں ہوتی، اصول پرست معاشرہ ترقی کرتا ہے کیونکہ اس میں انسانیت ہوتی ہے۔

Marfat.com

اپنی عادات کے بارے میں اپنے زیر کفالت اعزاء اور دوستوں سے دریافت کرتے رہو، اس طرح انسان کی اصلاح ہوتی ہے۔ ناپسندیدہ عادات کو تبدیل کرنے سے انسان کی عظمت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ انسان کے اندر تبدیل ہونے کی صلاحیت بڑھتی ہے۔ اپنی گفتگو میں بار بار ایک لفظ استعمال نہ کریں یعنی تکراری کلام سے پرہیز کریں اور اپنی عادات کا خود احتساب کریں تا کہ پسندیدہ عادات کا شعور پیدا ہو۔ اس سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ کسی عادت کو اپنی زندگی پر حاوی مت ہونے دو۔ جو آدمی عادت کا محتاج ہے وہ عادت اس انسان کی زندگی ہے۔ زندگی کو زندگی سمجھو عادت کو زندگی مت سمجھو۔

مصلحت پسند مذاکرات کے دروازے کھلے رکھتے ہیں جبکہ حقیقت پسند اس طرف دروازہ نہیں رکھتا جدھر کھولنے اور بند کرنے کا تکلف ہو۔ دروازے اتنے کھلے رکھو کہ انہیں، بند کرنے میں تکلیف نہ ہو اور بالکل کھلے مت چھوڑو، نہ جانے کون کس وقت اندر داخل ہو کر نقصان کر جائے؟ اتنا اعتبار مت کرو کہ لوگ آپ کا اعتبار بھی کھا جائیں اور دروازے کھلے کے کھلے رہ جائیں، مذاکرات کرو اور پھر دروازہ بند کر دو۔ مذاکرات کے لیے دروازے ہمیشہ کھلے مت رکھو؟ مطلب پرست، موقع پرست اور مصلحت پرست ہر وقت اس تلاش میں رہتے ہیں کہ دروازہ کھلے اور وہ اندر داخل ہو جائیں، اندھیر اور لوٹ مار مچا دیں۔ انسان کو انسان رہ کر معاملات حل کرنے چاہییں ہر وقت مطلب کو سامنے نہیں رکھنا چاہیے۔

Marfat.com

جو مستقبل کا بندوبست کرتے ہیں ان کو حال پر بھی نظر رکھنی چاہیے کیونکہ حال مستقبل کا پیش خیمہ ہے جو حال میں غلط فیصلہ کرتے ہیں مستقبل میں غلط نتیجہ حاصل کرتے ہیں، جو کل مستقبل ہے وہ آج حال ہے اور جو آج حال ہے وہ کل ماضی ہو گا۔ بس انسان کو چاہیے کہ آج کا فیصلہ درست کرے، کل کس نے دیکھا ہے؟ اور کل کسی کو واپس نہیں ملے گا۔ وقت کی بات سنو اور وقت کا فیصلہ وقت پر کرو تو سب زمانے انسان کی گرفت میں ہیں۔ زمانے انسان کے ہاتھ میں ہیں اور انسان ہاتھ مل رہا ہے۔ زمانوں کو مسل رہا ہے۔ زمانے معاف نہیں کرتے۔ زمانہ کی آواز کان دھر کر سنو کیا کہتا ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ چلو مگر سچائی اور حق کا دامن تھامے رکھو۔ زمانہ صرف اس کا نقصان کرتا ہے جو حقیقت پسند نہیں ہوتے۔ جو حق اور سچائی سے محروم رہتے ہیں، جو بغیر آنکھ کے دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہی زمانے کے ہم راز ہیں۔ جو بغیر کان کے سماعت کی صلاحیت رکھتا ہے وہ زمانہ کی آواز بہت قریب سے سنتا ہے، زمانہ کے کان سے سنو اور زمانے کی آنکھ سے دیکھو تو آپ کو حقیقت نظر آ جائے گی زمانہ کیا ہے؟ زمانہ صدیوں پر محیط ہے، زندگی سالوں پر، لمحے زندگی پر محیط ہوتے ہیں جہاں انسان زمانہ کی آواز اور نگاہ کو دیکھتا ہے۔ انسان سویا ہوا ہے جب بیدار ہو گا تو وقت گزر چکا ہو گا۔ وقت گزر رہا ہے انسان رُکا ہوا ہے۔ اس لیے ترقی نہیں کر رہا۔ ضمیر کا جاگنا ترقی ہے۔ شعور کا بیدار ہونا ترقی ہے۔ انسان کی اپنی ذات کی معرفت ترقی ہے۔ جب تک انسان اپنی اصلاح نہیں کرتا کوئی زمانہ بھی اس کا اپنا نہیں۔

Marfat.com

ماضی سے درس نہ لینے والا شخص کبھی کامیاب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ماضی بہترین درس گاہ ہے۔ حال بہترین مدرس ہے۔ کامیاب زندگی گزارنا چاہتے ہو تو ان دونوں کو ساتھ لے کر چلو۔ زمانہ تمہارا ہے۔ تم زمانے میں ہو گے اور زمانہ تم میں ہو گا۔ بس انسان کو بیدار رہنا ہے۔ جو لوگ جاگ رہے ہیں اور حقیقت کو نہیں پہچان رہے یا وہ ابھی بیدار نہیں ہوئے یا بصیرت سے محروم ہیں۔ ہمارے اردگرد ایسے لوگوں کا میلہ لگا ہوا ہے اور وہ میلہ میں گھوم پھر کر چلے جائیں گے۔ ماضی کو ساتھ لے کر چلو یہ بتائے گا کہ کہاں غلطی ہوئی تھی؟

جو وقت کی بات نہیں مانتا اس کو صرف افسوس بچے گا۔ افسوس زندگی کی آخری موت ہے۔ افسوس کے بعد سود کچھ نہیں بچتا سوائے تلخ یادوں کے؟

انسان کے اندر ایک کوہ امن ہے جو اس کو سر کر لیتا ہے وہ اعلیٰ انسان قرار پاتا ہے۔ یہ حقیقت، سچائی، حق، دیانتداری، رواداری، بردباری، برداشت، حوصلہ، صبر، انصاف سے سر کیا جاتا ہے، انسان کو اپنی زندگی میں کوہ امن کا سفر جاری رکھنا چاہیے کبھی نہ کبھی انسان ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ جو تمنا رکھتے ہیں ان کو حوصلہ بھی رکھنا چاہیے اور انتظار بھی کرنی چاہیے۔ انسان اعلیٰ مقصد کے لیے جدوجہد کرے گا تو ضرور پائے گا۔ یہی کوہ امن ہے۔

مراعات یافتہ طبقہ انصاف نہیں کر سکتا وہ صرف وہ کرے گا جو اس کی مراعات کی حفاظت کے لیے ضروری ہے لہذا معاشرہ میں انصاف کا بول بالا نہیں ہو گا۔ مراعات یافتہ طبقہ ہی معاشرہ میں خرابی کا باعث ہے۔

Marfat.com

مومن وہ ہے جب حق واضح ہو جائے تو وہ سمجھوتہ نہ کرے، مصلحت پسندی سے کام نہ لے، حقیقت کو پا لینے کے بعد کسی سطح پر اپنا ضمیر فروخت نہ کرے۔ جہاں مومن ہوں گے وہاں امیر المومنین بھی ہو گا۔ پہلے مومن بنو تو پھر امیر المومنین کی پہچان ہو جائے گی۔ امیر المومنین کی سمجھ اس لیے نہیں آ رہی کہ ہم مومن نہیں بن رہے صرف اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں۔

ہم اللہ پر اعتماد نہیں کرتے لہذا ہم پر اللہ کا اعتماد نہ ہے کیونکہ ہم وہ نہیں کرتے جو کہتے ہیں اور اللہ وہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ اگر انسان اللہ کے اعتماد پر پورا اترے گا تو اللہ وہی کرے گا جو اللہ کا بندہ چاہے گا اور جو اللہ کے بندہ کے لیے درست ہو گا۔ جو اللہ پر اعتماد کرتا ہے اللہ اس کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاتا۔ اللہ، اللہ ہے، انسان کو مشکل یہ ہے کہ وہ اللہ کی شان سے آگاہ نہ ہے۔ مقام سے آشنا نہ ہے اللہ کو اپنی سوچ کے مطابق سمجھتا ہے حالانکہ اللہ تمام سوچوں ارادوں کا خالق و مالک ہے۔ انسان کو اپنی ذات کی معرفت چاہیے پھر اللہ سے واسطہ، رابطہ کا امکان ہے۔

جس کو اپنی غلطی نظر نہیں آتی اس کی کبھی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ جو انسان کہتا ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا وہ جھوٹ اور سچ کے غیر معمولی فرق سے واقف نہیں۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ میں ہمیشہ سچ بولتا ہوں اور یہ بھی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

Marfat.com

جس انسان کو حق نظر نہیں آ رہا اس کی بصیرت کمزور ہے، اس کی آنکھوں میں نقص ہے۔ اس کی سماعت حق کی پہچان سے محروم ہے۔ اس کی عقل حق سے نا آشنا ہے۔ جس کو حق نظر نہیں آتا وہ نور اور سماعت سے محروم ہے۔ وہ عقل کا اندھا ہے۔

شرافت بہت عمدہ طرز عمل ہے مگر ان کے لیے نہیں جو اس سے ناواقف ہیں۔ شریف انسان کا کل اثاثہ اس کے اندر کی شرافت ہے جسے کمینہ اور بزدل آدمی ڈر کہتا ہے حالانکہ اس کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہی اعلیٰ انسانیت ہے۔ شریف آدمی اپنی شرافت کی حفاظت چاہتا ہے۔ بدمعاش اور کمینہ آدمی اپنی شرافت کو کمینہ پن اور بدمعاشی سے قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اس لیے شریف انسان بزدل تصور ہوتا ہے اور بدمعاش اپنی ذات میں دلیر؟ آخری فتح شرافت کے نام ہوتی ہے مگر اس کے لیے ایک دیرپا صبر کی ضرورت ہے۔ دیرپا طرز عمل ضروری ہے۔ ایک اعلیٰ فکر اہم ہے۔ آزمائش لازمی ہے۔ شرافت کو منوانے کے لیے عرصہ لگتا ہے بدمعاشی کو منوانے کے لیے چند لمحے درکار ہیں۔ شرافت کے لیے حیاء کا لباس چاہیے۔ بدمعاشی کے لیے بے حیائی چاہیے، ننگا ناچنے کا فن چاہیے اور بے لگام زبان ضروری ہے، بے حیا آنکھ بھی ہو۔ شرافت کے لیے سب مشکلات ہیں جبکہ بدمعاشی کسی مشکل کو مشکل سمجھتی نہیں۔

Marfat.com

جو اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور جن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے وہ ظلم نہیں کرتے، قتل نہیں کرتے، جھوٹ نہیں بولتے، ہر وہ کام نہیں کرتے جن سے اللہ منع کرتا ہے۔ جو ظلم کرتے ہیں، قتل کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں وہ اللہ کو نہیں مانتے۔ صرف کلمہ گو ہیں، صرف اللہ کا اقرار کرتے ہیں، صرف نبیؐ کا نام لیتے ہیں، ایسے لوگ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ ان کی مرضی کا ہی حساب لیا جائے گا، یہ کسی راہبر کے قائل نہیں، ان کا کسی عقیدہ اور مذہب سے کوئی تعلق نہیں، ان کا عقیدہ اور مذہب صرف ان کی مرضی ہے۔

جب آپ کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو صرف اتنا کہیں کہ میں نے تمہارے اوپر سے اپنی مہربانی اٹھا لی ہے اور اللہ سے دُعا کرو تم پر مہربانی کرے۔ جو اللہ کے بندوں پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہے، یہی اللہ کی مہربانی ہے۔ خاموش صبر اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر سخت ناراض ہے جو اسے مانتے ہیں اور اس کے حکم کو نہیں مانتے۔ ایسے لوگوں کو حکم عدول کہتے ہیں۔ بدی نیکی سے دور ہوتی ہے، بدی، بدی سے دفع نہیں ہوتی۔ ظلم رحم سے دور ہوتا ہے نہ کہ انتقام سے۔ معافی مل جاتی ہے معافی مانگنی آتی ہو۔ معافی طلب کرنے والا مزاج چاہیے۔ معاف کرنے والے مزاج سے آشنائی چاہیے۔ انتقام ایک مزاج اور معاف کرنا دوسرا مزاج ہے، بس انسان کو مزاج شناس ہونا چاہیے۔ مرضی شناس نہیں۔ جہاں مرضی ہے وہاں فساد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔

Marfat.com

ظلم سے کامیابی حاصل کرنے سے بہتر ہے کہ مظلوم بن کر ناکام ہو جاؤ۔ اصل کامیابی یہ ہے کہ تم مظلوم ہو کر مطمئن ہو، یہی اصل کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ جب فکر اور سوچ کی صلاحیت سلب کر لیتا ہے تو وہ عمر کے تقاضوں سے محروم کر دیتا ہے پھر وہ ۱۴ سال اور ۷۰ سال کا فرق مٹا دیتا ہے۔ انسان کا سب کچھ اس کی اعلیٰ فکر میں پنہاں ہے۔ وہیں سے تلاش کرنے سے ملے گا، جہاں ضائع ہوتا ہے وہیں سے ملے گا۔ جس زمین میں فصل تباہ ہوئی ہے اسی زمین سے فصل دوبارہ اُگے گی۔

"پُر اسرار کاریت" ارادوں کے ٹوٹنے کے عمل کو کہتے ہیں۔ یہ وہ لفظ ہے جس سے خدائی کا بھرم ہے۔ ہر ظالم معاشرہ اور فرد کی زندگی میں اس کا رو پذیر ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ پر اسرار کاریت کا عمل نہ ہو تو کچھ لوگ خدائی کا دعویٰ کر دیں۔ فرعون کے گھر حضرت موسیٰ کی پرورش پر اسرار کاریت ہے۔ فتح قریب ہو اور اونگ آ جائے، خدا پر بھروسہ نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو پر اسرار کاریت سے بچا لیتا ہے، وہ شعور کو زندہ کر کے انہیں محفوظ مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ موجودہ معاشرہ میں کوشش کے باوجود ہر انسان پر اسرار کاریت کی زد میں ہے ماسوائے اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں کے جو اللہ کی واحدانیت کو اپنے اندر راسخ کیے ہوئے ہیں جو زندگی اور موت کی معرفت سے آگاہ ہیں۔ جو زندہ اور مردہ کا فرق جانتے ہیں۔ پر اسرار کاریت انتہائی خدائی عمل ہے۔

Marfat.com

عروج کو وہاں تک "انجوائے" کرو جہاں تک زوال کو سوچ سکتے ہو۔ زوال عروج سے زیادہ کرب ناک ہے۔ عروج میں تم صرف اپنی ذات تک سوچتے ہو جب کہ زوال میں تم دوسروں کی ذات کو شامل کرتے ہو۔ زوال درحقیقت ہماری ذات کی کوتاہی ہے۔ جب انسان سے اس کا احساس چھین لیا جائے تو یہی زوال ہے۔

ضرورت انسان کی اعلیٰ ترین خواہش ہے، ضرورت ہی تعلّق ہے، ضرورت ہی دوست اور ضرورت ہی رشتے ہیں۔ بس انسان اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے زندگی کی خواہش کرتا ہے حالانکہ خواہش پوری ہونے کے بعد زندہ رہنے کی خواہش بے سود ہے۔ مگر پھر زندہ رہنا چاہتا ہے دوسری خواہش کے لیے۔

دولت انسان کو یکسوئی سے محروم کر دیتی ہے جبکہ یکسوئی اصل عبادت ہے، تمام نظام قدرت یکسوئی ہے۔ تمام کائنات حالت عبادت میں ہے، اپنے اپنے مدار میں چکر لگا رہے ہیں۔ دولت مند انسان نہ خود دولت سے نکلتا ہے اور نہ ہی دولت کو اپنے اندر سے نکالتا ہے، ہماری زندگی کا کاروبار صرف ایک مقصد کے لیے ہے کہ انسان اعلیٰ کیسے بن سکتا ہے، پرسکون کیسے رہ سکتا ہے؟ مطمئن کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر کسی مقصد کو حاصل نہیں کر رہا تو وہ دولت اور عبادت فضول ہے، بے فائدہ ہے۔

Marfat.com

جہاں ضرورتیں پھیلتی جائیں گی وہاں پریشانیاں بڑھتی جائیں گی۔ ضرورت کو کم کر دو خواہش سمٹ جائے گی۔ پریشانی کم ہو جائے گی۔ معیار سے بالاتر زندگی گزارنے کے لیے ایمان فروخت کرنا پڑتا ہے، ایمان فروخت کر کے دولت کما لی جائے اور اس میں سے اگر اڑھائی فیصد بھی دے دیا جائے تو پریشانی دور نہیں ہو گی۔ جس ایمان کو ہم بہت کچھ سمجھتے ہیں اس کا ہم بہت زیادہ خیال نہیں رکھتے۔ اس کی حفاظت کو اہم نہیں سمجھتے۔ بس جتنی ضرورت ہوتی ہے اتنے ایماندار بن جاتے ہیں اس لیے ہم پریشان ہیں۔ یہ ایمان کی کمی کی وجہ سے ہے۔ جس پر ہم بہت کم توجہ دیتے ہیں بلکہ بہت کم نظر رکھتے ہیں حالانکہ ہمیں کائنات میں سب سے عزیز ہمارا ایمان ہے۔ خدا ہماری ضروریات بھی پوری کرے، ہماری پریشانی بھی کم ہو اور ہم ایمان میں بھی رہیں۔ یہی اعلیٰ دُعا ہے اور اسی کے لیے کوشش ہونی چاہیے۔

دیانتداری کا نام بددیانتی کے رزق سے بہتر ہے۔ فاقہ ٹالنے سے دیانت داری کا پالنا زیادہ بہتر ہے۔

نفع اور نقصان کا اثر ہمارے ایمان پر نہیں پڑنا چاہیے، ایمان کی مضبوطی ہی اصل نفع ہے۔ زندگی کا حاصل ایمان ہوگا تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ سارے نقصان میں ہیں مگر سارے فائدہ سمجھتے ہیں۔ ایمان کی کمزوری نقصان اور ایمان کی مضبوطی فائدہ ہے۔

Marfat.com

عقیدہ اسلامی ہو اور زندگی غیر اسلامی ہو تو اس سے کتنا فائدہ ہو گا اور کتنا سکون؟ آپ اپنے سے سوال کریں اور اس کا آپ کے پاس کوئی جواب نہیں۔ طرز حیات اسلامی ہو گا تو فائدہ اور سکون ہو گا۔

ہم کتنے مسلمان ہیں؟ اس کا جواب ہمارا پڑوسی دے گا۔ اگر پڑوسی بھوکا سویا ہے تو پھر کتنے آدمی مسلمان رہیں گے؟

ہمارا طرز حیات اور ہے اور طرز خیال اور۔ ہم طرز خیال پر بڑا زور دیتے ہیں اور اس کے برخلاف طرز حیات ہے یوم حساب بس یہی سب سے بڑا سوال ہو گا جس کا کسی کے پاس کوئی جواب نہیں ہو گا۔ عارضی زندگی کو مستقل راحت پر قربان کر رہے ہیں، قول و فعل کا اتنا فرق ہے جتنا طرز حیات اور طرز خیال کا ہے۔ طرز حیات اور طرز خیال کا تضاد ہمارے عقیدہ کی نفی ہے۔

ہر مذہب خدا ترس ہوتا ہے مگر ہر مذہب میں خدا ترس نہیں ہوتے۔ مذہب کے دشمن، مذہب میں دہشت گرد ہیں، وہ اپنے جیسے دہشت گرد کو ہم مذہب کہتے ہیں۔ خدائی مذہب ایک ہی ہے وہ سچائی ہے۔ اور تمام مذاہب میں ایک جیسی سچائی ہی ہے۔ خدا ترسی اصل مذہب ہے۔ انسان اور انسانیت کی بھلائی اعلیٰ مذہب ہے۔

Marfat.com

عروج ملے تو احتیاط کرو زوال بھی کہیں قریب ہی ہوتا ہے، عزت ملے تو اس کی حفاظت کرو۔ ایک لفظ عزت عطا کرتا ہے تو ایک ہی لفظ عزت چھین لیتا ہے۔ جس پر احسان کرتے ہو اس کے شر کے لیے بھی تیار رہو، بے عزتی وہی کرے گا جو تمہاری عزت کرتا ہے۔ کسی پر اتنا اعتماد مت کرو کہ اعتماد ٹوٹے تو اس کے ساتھ ہی آپ اپنی ذات میں مکمل طور پر بکھر جائیں۔

جب تک انسان کو اپنی غلطی کا احساس نہیں ہو گا اس کی نہ کوئی توبہ ہے اور نہ ہی اس کی توبہ قبول ہو گی۔ جو غلطی نہیں مانتا اور معافی مانگتا ہے وہ اپنے کسی مکروہ فعل کے ساتھ مذاق کرتا ہے۔

خواہشات کی دو اقسام ہیں، روحانی اور جسمانی۔ دلی خواہشات کا تعلّق ذہن سے اور جسمانی خواہش کا تعلّق جسم سے ہے۔ لذیذ کھانا اور جنس کا تعلّق جسمانی خواہش ہے۔ دولت مند بننا، اقتدار پسند بننا، اس کا تعلّق دل سے ہے۔ تمام بیماریوں کی وجہ یہ دونوں خواہشات دلی اور جسمانی ہیں۔ دلی خواہش ذہن کو بیمار کرتی ہے اور جسمانی خواہش جسم کو بیمار کرتی ہے۔ بیماری کی دو ہی وجوہات ہیں ذہن اور معدہ۔ مگر انسان اتنا مجبُور ہے کہ اللہ کے حکم کے برخلاف ان کی خواہش رکھتا ہے اور ہر جائز و ناجائز طریقہ سے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ حاصل کرنے کے لیے ہر قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جو جائز خواہشات ہیں وہ ضروری پوری کرو ورنہ بیماریوں کی زد سے نکل نہیں سکتے۔

Marfat.com

جو اپنے جرم پر فخر کرتے ہیں وہ شعور فروش ہیں۔ جن کا شعور زندہ ہے ان کی زندگی کا ہر لمحہ ان کے لیے سزا ہے۔ جو اخلاق اور شرافت کی قبریں کھود کر اپنے شعور کو زندہ دفن کر دیتے ہیں وہ زندگی کی کھلی منڈی میں لوٹ سیل کے مرتکب قرار پائیں گے۔ جو اپنے شعور کو بر سر عام نیلام کرتے ہیں وہ زندگی کی عدالت میں پیش ہو کر خود اپنی سزا تجویز کریں۔
جن کا شعور مر جاتا ہے ان سے حیا روٹھ جاتی ہے، جو شعور فروش ہے وہی قلم فروش ہے۔ وہ ضمیر فروش ہے۔ شعور فروش منڈی میں کوئی شعور کا خریدار نہیں ۔ اتنا ارزاں ہے کسی کو اس کی ضرورت ہی نہیں۔
باشعور انسان شعور کے احساس تلے دب گیا ہے کوئی ہے؟ جو اسے ایسی مسلسل اذیت ناک زندگی سے نجات دلائے جو موت کے سائے میں سانس لے رہی ہے۔ شعور اعلیٰ فکر کا مضبوط سہارا ہے۔

علم کے جوہر کو ادب کہتے ہیں جس علم میں ادب نہیں اس میں تاثیر نہیں۔ ادب علم کا جوہر عظیم ہے۔

Marfat.com

کتبوں پر مرنے والوں کا نام تو ہوتا ہے یہ بھی لکھنا چاہیے کہاں سے آئے تھے؟ تا کہ یہ معلوم ہو سکے اس مٹی کا کس مٹی سے رشتہ ہے؟

خاندان، تہذیب وتمدن کی بنیادی اکائی ہے، اس بنیادی اکائی کو ختم کر کے جو تہذیب وتمدن وجود میں آئے گا وہ پیار سے خالی ہو گا۔ جہاں خاندانی نظام بکھر جائے وہاں حکومت آسان ہو جاتی ہے مگر انسان کے لیے اس کی ذات میں مشکلات بڑھ جاتی ہیں جن کی وہ نشاندہی نہیں کر سکتا مگر ان مشکلات سے نکلنے کا اسے رستہ نہیں ملتا۔

جہاں شہادت اصل زندگی ہو گی وہاں مرنا کوئی تکلیف دہ نہیں۔ موت اصل زندگی ہے اور شہادت حاصل زندگی ہے۔

لوگ، لوگوں کو یاد کم رکھتے ہیں ان کے رویوں کو یاد رکھتے ہیں؟

Marfat.com

چور، ڈاکو اور بدمعاش کو پولیس کا خوف نہ ہو اور شریف شہری کو پولیس پر اعتماد نہ ہو تو پھر قانون کا احترام کتنا ہوگا؟

جو اپنے آپ کو دھوکا دینا چھوڑ دیتے ہیں وہ پُرسکون ہو جاتے ہیں۔ اپنی ذات کے ساتھ صلح کر لیں اسے دھوکا مت دیں یہی اطمینان کی منزل ہے۔

دُکھ کو سمیٹ لو اس میں خوشی ہے، غم کو پی جاؤ اس میں سکون ہے۔

نیند کا پریشان ہونا، اپنی ذات کے ساتھ جھگڑے کا سبب ہے۔ جو اپنی ذات کے ساتھ جھگڑتے ہیں وہ پریشان رہتے ہیں۔

جس نے اپنی ذات کو دریافت کر لیا وہ کسی کا دل دُکھی نہیں کرتا۔ وہ قبر کے عذاب سے آشنا ہو جاتا ہے، وہ دیوار کی دوسری طرف جھانکنے کی معرفت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی اپنی ذات میں سارا علم ہے وہ خواہ مخواہ دوسرے عالموں کی باتوں میں آ جاتا ہے، وہ باتیں جس پر عالم خود عمل سے عاری ہے۔

Marfat.com

قصائی کو وہ پٹہ پیارا ہے جو بکرے کے گلے میں ہے۔ بکرے کو ذبحہ کر لیتا ہے اور پٹہ کھونٹے پر دوسرے بکرے لیے لیے لٹکا دیتا ہے۔ اقتدار پرست، قصائی صفت ہوتا ہے جب چاہتا ہے پٹہ ڈال کر پیار کر لیا، جب چاہتا ہے پٹے والی جگہ پر چھری پھیر دی اور پٹہ کھونٹے پر ٹانک دیا۔ بیوروکریسی، اقتدار پرستوں کے نزدیک بکرے ہیں۔

جو سچ کو مانتے ہیں اور جھوٹ پر قائم رہتے ہیں انہیں "اقتدار پرست" کہتے ہیں وہ اپنے آپ کو زندہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ صرف سانس لینے کے روادار ہیں۔ اپنے آپ کو انسان سمجھتے ہیں جبکہ وہ حیوان ہوتے ہیں۔ جو انسان اپنے ضمیر کا باغی ہے وہ قطعاً انسان نہیں۔

جس کو زندگی کا شعور ہے اسے خدا کا شعور ہے۔ جسے خدا کا شعور ہے اس کے دل میں خوف خدا ہے۔ جس کے دل میں خوف خدا ہے وہ متقی ہے۔ کتاب اللہ ہدایت ہے متقی لوگوں کے لیے۔ شعور حد فاصل ہے انسان اور حیوان میں۔ شعور عزت نفس کو بیدار کرتا ہے۔ اعلیٰ زندگی گزارنے سے آگاہ کرتا ہے۔ شعور کائنات کے ہر ذرہ میں پنہاں علوم سے آگاہی کا نام ہے۔ تقویٰ خدا شناسی کا نام ہے۔

Marfat.com

جن کو زندگی کا احساس نہیں وہ موت کی معرفت کے احساس سے محروم ہیں، موت کی معرفت ہی اصل زندگی ہے۔ زندگی شعور کا نام ہے، موت شعور کی حقیقت کا نام ہے۔

تماشہ دیکھنے میں جو مزہ ہے وہ تماشہ دکھانے میں نہیں، تماشہ دکھانا ایک فن ہے تماشہ دیکھنا ایک شوق ہے۔ دنیا ایک تماشہ ہے اور سارے شوقین اس میں "موج" لے رہے ہیں، کچھ تماشہ لگائے ہوئے ہیں باقی دیکھ رہے ہیں، دنیا ایک "دفعہ" کا نام ہے اور ہر انسان کا اس میں ایک کردار ہے۔ ہر انسان کا کردار اس پر اصل گواہ ہوگا کہ دنیا کیا ہے؟ اور آخرت کی حقیقت کیا ہے؟

وقت زمانے کے چہرے پر ہر وقت ایک کہانی لکھتا ہے وہ سچی ہوتی ہے، یہ وقت کا فیصلہ ہے۔ یہ وقت کا فرمان ہے، یہ وقت کی حقیقت ہے، وقت ہر واقعہ کو اپنے اندر محفوظ کر لیتا ہے اور وقت پر وقت ظاہر کر دیتا ہے۔ اے اہل ایمان! وقت کی بات دھیان سے سنو۔ وقت ہی کرسی ہے اور وقت ہی کرسی نشین۔ وقت گزر جائے اور ہم زندگی میں قوّت فیصلہ سے محروم رہیں تو وقت بتاتا ہے کہ یہ محروم زندگی ہے۔

Marfat.com

کسی کی بے عزتی مت کرو تا کہ تمہاری عزت محفوظ رہے۔ جو حقیقت کو پا لیتے ہیں وہ سُرخرو ہو جاتے ہیں۔ زندگی ایک حقیقت ہے مگر موت اس سے بڑی حقیقت ہے۔ اس بڑی حقیقت کو پا لینے والا زندگی اور آخرت میں سُرخرو ہو جاتا ہے۔

ارادۂ زیادہ منافع لینے والوں کا دل تو خوش ہوتا ہے مگر روح بیمار ہوتی ہے۔ بیمار روح انسان کو اعلیٰ فکر سے محروم کر دیتی ہے۔ حقیقت سے دور لے جاتی ہے۔ خواہشوں کے قریب کر دیتی ہے، زیادہ منافع خواہشوں کی تکمیل ہے۔ وہ خواہش جو انسان کو انسان نہیں رہنے دیتی۔

مقصد حیات خدا شناسی ہے اور عرفان الٰہی مقصد حیات ہے جو مظاہر فطرت سے مستفید ہوتے ہیں وہ معرفت الٰہی سے آگاہی حاصل کرتے ہیں اور اس طرح عقیدہ توحید یقین بن جاتا ہے۔ جو مظاہر فطرت میں گہری نظر رکھتے ہیں خدا کا خوف ان کے دل میں گھر کر جاتا ہے یہی خدائی شعور ہے یہی عرفان الٰہی ہے۔

Marfat.com

جس کو شعور ہے وہ انسان ہے باقی صرف لوگ ہیں جن کے نزدیک زندگی کا معیار ان کی خواہشات ہیں وہ خواہشات کو زندگی سمجھتے ہیں، حالانکہ خواہشات زندگی نہ ہے، انسان کی اعلیٰ فکر اصل زندگی ہے، چھوٹی چھوٹی خواہشات پر اعلیٰ سوچ کو قربان کرنا حماقت ہے۔ انسان بننا آسان ہے مگر انسان رہنا مشکل ہے۔ ایک معمولی کوتاہی سے انسان، انسان نہیں رہتا۔ خدا ان پر مہربان ہے جن کو شعور عطا کرتا ہے، جن کی فکر کو بدل دیتا ہے۔ غم موت کا شعور ہے، موت کا شعور نہ ہوتا تو انسان غم سے آشنا نہ ہوتا ہے۔ غم کا بھول جانا بھی شعور کا ایک حصہ ہے، اگر انسان میں بھولنے کی طاقت نہ ہوتی تو انسان ایسا انسان نہ ہوتا۔ جوں جوں انسان میں شعور پیدا ہوگا وہ موت سے آگاہ ہوتا جائے گا اور اس کی زندگی میں ایک مکمل ٹھہراؤ آ جائے گا، وہ شعور کے پُرسکون لمحوں میں داخل ہو جائے گا۔

شریف اور دیانتدار انسان کو بدنام کرنا اور اذیّت دینا مکروہ ترین مایوس لوگوں کے کردار کا حصّہ ہوتا ہے۔ ایسے لوگ خود بھی اذیّت میں ہوتے ہیں اور دوسروں کو اذیّت دے کر اپنی اذیّت کو تشفی دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عبادت ان کے لیے ہرگز فائدہ مند نہیں ہوگی۔

Marfat.com

جو لوگ دوسروں کا اعتماد کھا جاتے ہیں وہ اپنا اعتبار کھو دیتے ہیں یہ خودغرض، خود پرست لوگ ہوتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو کامیاب سمجھتے ہیں حالانکہ بدترین ناکام لوگ ہوتے ہیں۔

مایوس لوگ دوسروں کو اذیّت دے کر خوش ہوتے ہیں۔ جبکہ اعلیٰ انسان دوسروں کو سکھ دے کر خوش ہوتا ہے۔ مایوس لوگ کسی خدائی کے قائل نہیں ہوتے جبکہ خدا پرست ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

انسان ادھوری خواہشات کے ساتھ مرے گا کیونکہ اس کی خواہشات زیادہ ہیں اور زندگی کے ایام کم ہیں۔ وہ خوش نصیب ہیں جو کم خواہش کے ساتھ اعلیٰ زندگی گزارتے ہیں۔ حاصل کم ہو تو سکون ہے۔ اصل زندگی اصل سکون ہے، خواہشات سکون کی نفی ہے۔

بدترین عورت وہ ہے جو اپنے لہجے اور رویّے سے اپنے خاوند کو اذیّت دیتی ہے جو تمام جائز ضروریات جائز ذرائع سے پوری کرتا ہے، ایسی عورت کے لیے دنیا اور آخرت دونوں جہنم ہیں۔

Marfat.com

عورت کی زبان کے نیچے زہریلے ناگ کی زبان ہے جس سے کوئی محفوظ نہیں۔ اس کی محبت بھی زہریلی ہے اور نفرت اس سے زیادہ زہریلی ہے۔ جب اس کی محبت میں شک اور نفرت میں پیار شامل ہوتا ہے تو یہ آخری حد تک چلی جاتی ہے، پھر یہ اپنی سوچ خیال اور اپنے عمل سے محبت اور نفرت کا قتل کرتی ہے۔ عورت ایک ایسا سوال ہے جس کا کسی کے پاس کوئی جواب نہیں اور نہ ہی اس سوال کو ابھی تک حل کیا گیا ہے۔ فریب کو عورت نے جنم دیا ہے، فریبی عورت کائنات کی بدترین مخلوق ہے۔

جو بہترین زندگی کے بارے میں جانتا ہے وہ بہترین زندگی ضرور گزار سکتا ہے، جو یہ بھی نہیں جانتا کہ بہترین زندگی کے لیے کن بہترین اصولوں کی ضرورت ہے؟ وہ ایسی زندگی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا اور جس کے بارے میں انسان سوچتا نہیں وہ حاصل نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

عورت جوہر لطیف بھی ہے اور زہر قاتل بھی۔ یہ مرد کی قسمت پر منحصر ہے۔ مرد مجازی خدا بھی ہے اور قہر الٰہی بھی۔ یہ عورت کے مقدر پر منحصر ہے۔ جب دونوں کے درمیان غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے تو خاندان ڈوب جاتے ہیں۔ نسل تباہ ہو جاتی ہے، سکون برباد ہو جاتا ہے، پیار روٹھ جاتا ہے، محبّت دم توڑ دیتی ہے، مایوسی گھر کر جاتی ہے، دل اچاٹ ہو جاتا ہے، زندگی سے نفرت ہو جاتی ہے، گھر نفرت کدہ لگتے ہیں۔ انسان ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ جب غلط فہمی ہو جاتی ہے تو زندگی جہنّم لگتی ہے۔ حقیقت زہر لگتی ہے، ایک دوسرے کے چہرے سے نفرت ٹپکتی ہے۔ غصہ خوف سے منہ چھپاتا ہے۔ پروردگار کی یہ بڑی عجب مخلوق ہے۔ بنایا انسان ہے مگر عقل، ایمان اور وراثت آدھی ہے بس اب یہ مرد کے برابر حق مانگتی ہے، یہی عذاب اس کو لے ڈوبے گا۔

جب بڑے بچے ہو جائیں تو استغفار پڑھ کر وقت گزارنا چاہیے، توبہ کرنی چاہیے، ہاتھوں کو تکلیف دے کر کانوں تک لے جانا چاہیے، شاید بڑوں پر اللہ رحم کر دے جو چھوٹے بنتے ہیں۔ بڑے قیاس کے لیے ہے۔ چھوٹے بات کے لیے ہیں۔

Marfat.com

یہ سب زخم، عمر، عقل، وقت اور محبّت کے فریب ہیں۔ یہ سب معاشرہ، افراد، قانون اور قانون فطرت کے تقاضے ہیں، یہ سب جو انسان سوچتا ہے اس کے برعکس عمل کا نام ہے، ایسے زخموں کے لیے انسانی جسم کی ضرورت نہیں، انسانی احساس اور شعور کا زندہ ہونا ضروری ہے۔ پھر جب یہ کھلتے ہیں تو زندگی کے آخری لمحوں تک لا علاج رہتے ہیں۔ طعنوں کے گرم پانیوں میں نئے اور پرانے زخم کھلتے ہیں۔ لہذا ان سے بچو، ان سے دور رہو، یہ ماضی کو قریب کرتے ہیں، حال کو پریشان کرتے ہیں۔ مستقبل کو تاریک کرتے ہیں، بس یہ زخموں کو مندمل نہیں ہونے دیتے۔ یہ طعنہ زن مخلوق کی وجہ سے ایسا ہے۔

اُف! یہ کتنے اذیّت ناک لمحے ہوتے ہیں جب پیار کرنے والے سے پوچھا جائے کہ تمہارا کیا نام ہے؟ جب جاننے والے سے کہا جائے تمہیں کہیں دیکھا ہے؟ جب اپنا ہی نام اجنبی لگے۔ جب اپنے ہی گھر کا راستہ بھول جائے۔ جب اپنے وجود سے نفرت ہونے لگے۔ جب اپنے ہی بچے نفرت کرنے لگیں۔ جب اپنی ہی دولت سے ڈر لگے۔ جب اپنی ہی سوچیں ڈسنے لگیں۔

Marfat.com

وہ لمحے کتنے اذیّت ناک ہوتے ہیں جب حال کو بھول جاتے ہیں ماضی یاد رہتا ہے۔ جب مندمل زخم کھل جاتے ہیں۔ جب پیار نفرت میں بدل جاتا ہے۔ جب کردار بولتے ہیں اور ان میں تلخی آ جاتی ہے۔ جو اعتبار چھین لیتے ہیں۔ جب وقت گزر جاتا ہے افسوس رہ جاتا ہے۔ جب ماضی ڈسنے لگتا ہے۔ جب دوست دشمن بن جاتا ہے۔ جب خوشیاں روٹھ جاتی ہیں۔ جب غم یاد رہتے ہیں۔ وہ لمحے کتنے اذیّت ناک ہیں؟

خداوندا! مجھے ان اذیّت ناک لمحوں سے محفوظ رکھنا جو میری نیند میں خلل ڈالتے ہیں۔ جو میری عبادت میں مخل ہوتے ہیں۔ جو میری ذات میں زہر ہیں۔ جن کی وجہ سے میں اپنی ذات سے نفرت کرتا ہوں، جو زندگی کی نفی ہیں۔ جو ضمیر پر بوجھ ہیں۔ جو شرمندگی کا باعث ہیں، جن کا میرے پاس کوئی جواب نہیں، جواز نہیں۔ بس پروردگار تو رحمان ہے، رحیم ہے،بصیر ہے سب صفات تیرے ہی لائق ہیں ہم تیری گنہگار مخلوق ہیں ہے۔ تیری رحمت کے طلب گار ہیں۔ انسان کو شعور دے وہ تیری نافرمانی سے بچ سکے۔ ان لمحوں سے محفوظ رکھ جو میرے لیے عذاب ہیں۔

Marfat.com

یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے؟ یہ ناانصافی کیوں ہے؟ اللہ کی مخلوق بے حس ہو گئی ہے، یہ کچھوا صفت مخلوق مردہ پن میں مبتلا ہے، جب وقت گزر جاتا ہے تو یہ آنکھ کھولتے ہیں۔ بیدار پھر بھی نہیں ہوتے۔ اس لیے یہ ظلم اور ناانصافی اس وقت تک رہے گی، جب تک انسان، اعلیٰ انسانی صفات کی عملی تصدیق نہیں کرے گا۔ یہ ظلم کو دیکھ کر گردنیں جھکا دینے والی مخلوق کچھوے کی پیروکار ہے، یہ ظلم اسی لیے ہو رہا ہے۔

جو منفی زندگی میں مثبت سوچتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں، جو مثبت زندگی میں منفی سوچتے ہیں وہ ناکام ہوتے ہیں، جو ملک میں رہتے ہیں اور ملک کے بارے میں منفی سوچتے ہیں، ملک کا ان سے اور ان کا ملک سے کوئی تعلّق نہیں۔ بس وہ مایوس لوگ ہیں، وہ کافرانہ زندگی اپنے ملک میں گزارتے ہیں، ملک سے محبّت ایمان ہے۔

وہ بڑے خوش نصیب لوگ ہوتے ہیں جو چلے جانے کے بعد دل پر راج کرتے ہیں وہ زندہ رہتے ہیں۔ وہ بڑے بدنصیب ہیں جو قریب رہتے ہیں مگر یاد نہیں رہتے خواہ زندہ ہوں۔

Marfat.com

فکروں کی بیماری اعلیٰ فکر سے دور ہو جاتی ہے وہ اعلیٰ فکر کیا ہے؟ کہ جو تکلیف دیتا ہے وہی آرام عطا کرتا ہے، جو غم دیتا ہے وہی خوشی دیتا ہے۔ فکروں سے انسانی اندرونی اعضا بے چین ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہیں جس کی وجہ سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ فکر کو اعلیٰ فکر سے دور کرو۔

بڑی بڑی باتیں کرنے کے لیے بڑے اعلیٰ رویوں کی ضرورت ہے جو باتیں بڑی اور رویّے چھوٹے رکھتے ہیں وہ بہت جلدی اپنے حلقہ میں وقار کھو دیتے ہیں۔ باتوں میں رویوں اور رویوں میں باتوں کو بہت اہمیّت ہونی چاہیے تا کہ انسان اپنے وقار کو قائم رکھ سکے۔ ہر بات سے پہلے رویّے اور ہر رویّے سے پہلے بات کو ملحوظ خاطر رکھو اس سے انسانیّت کا معیار ہے، یہی بڑی بات ہے۔

جو انسان اپنے اندر کیفیّت راسخ نہیں کر سکتا وہ شعور حاصل نہیں کر سکتا۔ ہر لفظ کی ایک کیفیّت ہے اور ہر کیفیّت ایک شعور ہے۔ جب تک انسان الفاظ کا شعور نہیں جانتا وہ علم سے محروم رہے گا جبکہ تعلیم یافتہ بن سکتا ہے۔

Marfat.com

جو شخص حرام کماتا ہے وہ حرام سوچتا ہے جو حلال کھاتا ہے وہ کبھی حرام نہیں سوچتا۔ معاشرہ کیوں خراب ہے؟ یہ خراب سوچ کی وجہ سے ہے۔ یہ حرام سوچ اور حرام رزق معاشرہ میں خرابی اور انسان میں بیماری کے اسباب ہیں۔

ہر شخص اپنی اغراض کی terms میں سوچتا ہے اس لیے شعور حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ وقت کی رفتار کے ساتھ چلنا مناسب نہیں سمجھتا اس لیے وہ شعور کو پانے سے قاصر ہے۔ وقت ایک بڑا اعلیٰ پیمانہ ہے جو اس کی قدر کو جانتا ہے وہ اس کے ہر پہلو کا وزن درست اور یقین سے کرے گا۔ دراصل وقت کی قدر ہی شعور ہے۔ زمانے کے چہرے پر وقت ایک کہانی لکھتا ہے جو حقیقت ہوتی ہے مگر ہم پڑھ نہیں سکتے۔ وہ وقت کی زبان میں لکھی ہوتی ہے جس کی ہم قدر نہیں کرتے، وقت کی term یہ ہے کہ اس کی قدر کی جائے، اس کی پہچان کی جائے، اس کو سمجھا جائے یہ کیا کہتا ہے؟

Marfat.com

شعور ایک پاکیزہ رزق ہے جو اعلیٰ انسان کا نصیب ہے جس سے عرفان حاصل ہوتا ہے، انسان بلندی کی طرف سفر کرتا ہے باقی رزق کچھ حرام اور کچھ حلال ہے، یہ وہ رزق ہے جو شہید حاصل کرتے ہیں۔ شہید زندہ ہوتا ہے اور اس کی زندگی کا ہمیں شعور نہیں، وہ شعور اور عرفان والی زندگی ہے اور شعور اور عرفان والا رزق ہے۔ قرآن آفاقی کلیات بیان کرتا ہے ہم اپنی سطح پر اس کا معیار قائم کرتے ہیں۔ جو حرام رزق کھاتے ہیں وہ قرآن کی تفسیر نہیں لکھ سکتے بلکہ قرآنی کلیات کی توہین کرتے ہیں، قرآن کو صرف وہ سمجھتے ہیں جو شعور و عرفان کے پاکیزہ رزق کے معیار سے آگاہ ہیں۔ خود آگاہی، کائنات آگاہی، ذات آگاہی شعور و عرفان کا نام ہے۔ یہ اعلیٰ ضابطہ حیات اعلیٰ اور ارفع انسان کی میراث ہے، معراج ہے، ورثہ ہے، ہمارا حلال اور حرام کا معیار ہماری ذات اور سوچ سے آگے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ معیار اصل اور آخری ہے، اس حلال اور حرام کے معیار سے شعور اور عرفان کی اقدار قائم کی جا سکتی ہے۔ جو ہمارے نزدیک سچ ہے ہم اسے سچ سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچ ہے وہ اصل اور حقیقی سچ ہے، کوئی عالم نہیں سوائے ان کے جن پر ہم درود بھیجتے ہیں کیونکہ وہ حرام اور حلال کے درمیان حد فاصل ہیں، وہ شعور اور عرفان کی آخری حد ہیں۔ وہ، وہ رزق کھاتے ہیں جو شہدا کا نصیب ہے بلکہ شہداء وہ رزق کھاتے ہیں جو ان کا بچا ہوا ہے۔

Marfat.com

مضبوط عقیدہ، مضبوط قوت ارادی اور قوت فیصلہ کا مظہر ہوتا ہے۔ انسان کے اندر والا انسان جتنا اعلیٰ اور بلند ہوگا، انسان اتنا ہی اعلیٰ اور عمدہ ہوگا۔ اصل زندگی یہی ہے کہ انسان اعلیٰ اور عمدہ اصولوں کا پاسدار ہو اور کبھی بھی اصولوں پر سودا بازی نہ کرے۔
معاشرہ انسانوں کی اجتماعی سوچ کا مظہر ہوتا ہے۔ معاشرہ خراب کیوں ہے؟ کسی اعلیٰ اصولوں کا پیروکار نہ ہے اور نہ اس میں رہنے والے انسان کسی اعلیٰ اور مقدس ہستی کو اپنے اندر راسخ کیے ہوئے ہیں۔ انسان جب تک اپنی ذات کو دھوکا دیتا رہے گا اس وقت تک کامیاب نہیں ہوگا۔ اصل کامیابی یہی ہے کہ انسان اپنی ذات کے ساتھ مخلص رہے، جو انسان اپنی ذات کے ساتھ مخلص ہے وہ دوسروں کی ذات کے ساتھ بھی مخلص رہ سکتا ہے۔
خلوص انسان اور معاشرہ کا ایک اعلیٰ جوہر ہے، جس سے خوبصورت معاشرہ اور اعلیٰ انسان جنم لیتے ہیں۔ خلوص ہی مضبوط عقیدہ، قوت ارادی اور قوت فیصلہ کی مضبوط بنیاد ہے۔ انسان جب تک اندر اور باہر کے تضاد میں ہے اس وقت تک پریشان رہے گا۔ انسان کے اندر اعلیٰ انسانی صفات کا جوہر موجود ہے۔ جب تک باہر والا انسان ان اعلیٰ صفات کو بروئے کار نہیں لائے گا وہ کامیاب اور قابل عزت قرار نہیں پا سکتا۔ انسان کو اصل کامیابی کے لیے اپنی ذات میں خلوص نیت سے اس اعلیٰ ہستی کو نہایت اہم ماننا اور جاننا ہوگا جس کا کلمہ پڑھا ہے اور اس کے فرمودات پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ تب جا کر انسان، انسان بنے گا اور رہے گا۔

Marfat.com

یہ سارے اخلاقی، آفاقی، خدائی، معاشرتی، ملکی قوانین اس لیے ہیں کہ اس حیوان پر قابو پایا جائے جو انسان کے اندر ہے۔ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے مگر بھوکا ہوتا ہے اور اس وقت تک بھوک نہیں مٹتی جب تک خود نہیں مٹ جاتا۔ جس کو زندگی اور موت کا شعور نہیں۔ جسے بیماری اور صحت کا احساس نہیں۔ جسے خواہش اور مرضی مقدم ہے۔ جو کسی قانون کا پاسدار نہیں جسے کسی احترام کی اہمیّت کا احساس نہیں۔ وہ انسان کیسا ہے؟ جسے اپنی ذات کے علاوہ کوئی چیز نظر نہیں آتی، جسے اپنی اغراض، خواہشات سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ جو یہ بھول گیا ہے اس کے اعمال و افعال کا حساب ہوگا اور جواب مانگا جائے گا۔

اپنی جان بچانے کے لیے ضروری ہے کہ دشمن کو پھانسی چڑھا دو۔ جب مردے دو ہوں تو قبر ایک نہیں ہونی چاہیے۔ طاقتور کمزور کو قبر میں دفنا دیتا ہے اور وقتی طور پر اپنی جان بچا لیتا ہے حالانکہ ایسی ہی قبر اس کے لیے تیار ہے۔ جو چہرہ نہیں دکھاتے ان کا چہرہ کوئی نہیں دیکھتا یا وہ دیکھنے کے قابل نہیں رہتا خواہ 5 جولائی ہو یا 18 اگست۔ 79---؟ 88---؟ پھانسی گھاٹ ہو یا بستی لال کمال۔ اللہ کا یہی عدل ہے۔

Marfat.com

اونچے مقام پر بیٹھ کر ہار مان لینے میں بڑا لطف ہے نہ جانے لوگ یہ کیوں نہیں لیتے جب کہ یہی حقیقی لطف ہے جو حقیقی ہار میں ہے۔ یہ انسان کو اعلیٰ ظرفی عطا کرتا ہے جبکہ مقتدر حضرات اس جوہر اور حوصلہ سے محروم ہوتے ہیں مگر طاقت ہار کو نہیں مانتی۔

ہر آدمی کان کا کچا ہوتا ہے اس لیے دوسرا آدمی اس کے کان کو چھید کر دیتا ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ وہ کان بچا کر رکھے تا کہ اس کا ذہن خراب نہ ہو۔

آج جو بوئے گا کل وہی کاٹے گا، اس کے اپنے ہی ہاتھ لہو لہان ہوں گے اور یہ لہو نہ ٹپکے گا، نہ ہی جمے گا اور یہ سب ہماری مرضی کے اسباب ہیں۔

عصر کے وقت روزہ توڑنے والے کو کوئی ثواب نہیں ملے گا اور نہ ہی کوئی فائدہ۔ مطلب پرست لوگ فائدہ سوچتے ہیں فائدہ حاصل نہیں کر سکتے، جس کو وہ فائدہ سمجھتے ہیں دراصل وہی اصل نقصان ہے۔

Marfat.com

جس انسان کا دل دُکھوں کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتا وہ زمانے کے دُکھ اپنے دل پر کیسے اتارے گا؟ دُکھ اٹھانے کے لیے انسان کو ایک کاندھا چاہیے، آنسوؤں کو پونچھنے کے لیے محسن کے ہاتھ اور غم بانٹنے کے لیے ہمدردی کے دو بول بولنے والی کسی مہربان کی زبان ضروری ہے۔ آج اگر ہم کسی کا غم نہیں بانٹتے تو کل ہمارے دُکھ میں کوئی شریک نہیں ہوگا۔

ماضی کے آنسو انسانی حیات کا سرمایہ ہیں۔

بدنصیبی یہی ہے کہ لوگ بدیانتی میں سکون چاہتے ہیں۔

جو آپ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے آپ اس کے حقوق کا خیال ضرور رکھیں۔

خدا پرستوں سے ڈرو وہی موقع پرستوں سے آپ کو دور رکھیں گے۔

Marfat.com

احساس مر جائے لوگ زندہ رہتے ہیں مگر انسان زندہ نہیں رہتا۔ نہ جانے بےحس لوگوں سے انسانوں کے تعلقات کیوں ہیں؟

انسان ایک دوسرے سے دور اس وقت ہوتا ہے جب نفرت زیادہ ہو اور پیار کم، نفرت کی وجہ غلط فہمی ہے اور پیار کی وجہ خوش فہمی ہے۔ فہم اور مطلب کے درمیان پیار اور نفرت محوسفر رہتے ہیں۔ جب باہر والا انسان اندر والے اعلیٰ انسان کی پیروی کرے گا تو مطلب اور فہم کے درمیان فرق نہیں پڑے گا۔ بس یہ سارا عمل انسان کے لاشعوری عمل کی وجہ ہے، انسان خود کو محسوس کر رہا ہے کہ وہ جاگ رہا ہے جب کہ اس کا شعور سویا ہوا ہے۔

ضمیر مردہ ہو جائے اور انسان زندہ محسوس کرے تو اسے مردہ ضمیر انسان کہتے ہیں، ایسے انسان کا معاشرہ میں کوئی کردار نہیں خواہ وہ اپنے آپ کو کتنا ہی باکردار کیوں نہ سمجھے؟ باکردار انسان کبھی نہ مردہ ضمیر ہوتا ہے اور نہ ہی لاشعور میں زندگی گزارتا ہے۔

Marfat.com

جب تک مسلمان کتاب صداقت کو فریب دیتے رہیں گے اس وقت تک رسوائی ان کا مقدر ہوگا۔ یہی اتحاد کی ایک زنجیر ہے، یہی مضبوط رسی ہے، یہی مشترک دستور اسلامی ہے جو تمام مسلمانوں کے درمیان غیر متنازعہ ہے، کتاب صداقت سے انحراف کے اسباب میں مسلمان ہر جگہ رسوا ہے۔

جذبہ انتقام صرف اللہ تعالیٰ واپس لیتا ہے جو ایک سچّی توبہ سے ممکن ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے حکم کی خلاف ورزی پر انتقام لے تو دنیا کا کوئی انسان نجات نہیں پا سکتا ہے۔ صفات الٰہیہ کی پیروی اصل مسلمان ہونے کی دلیل ہے جذبہ انتقام جب واپس لیتے ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرو یہ اس کی اعلیٰ ترین نوازش ہے جب اس کے نام پر جذبہ انتقام واپس ہوتا ہے ایسی معافی پر اللہ تعالیٰ اجرعظیم عطا کرتا ہے۔

تمہارے ہاتھ تمہارے کردار پر گواہ ہیں یہ کاسہ گدائی کے لیے ہوں یا کسی طمانچہ کے لیے؟

Marfat.com

عقل مند انسان کے لیے ضروری نہیں وہ ہر احمق آدمی کے سوال کا جواب دے۔ عقل مندی یہی ہے کہ وہ خاموشی اور تحمل سے احمق کی گفتگو سنے اور اس سے علم حاصل کرے۔ بیوقوف اور ناسمجھ کے ساتھ بحث مت کرو یہی سب سے بڑی عقل مندی ہے۔

بیوقوف سے واسطہ پڑ جائے تو عزت بچانا فرض ہے۔ بیوقوف وہ ہوتا ہے جو عزت اور بے عزتی میں فرق محسوس نہ کرے۔

عقل مند وہ ہے جس کو زمانوں کا ادراک ہے۔ ہر احمق اور بیوقوف مطلب پرست ہے۔ عقل مندی خدا پرستی کا دوسرا نام ہے۔

زمانہ انسان پر گواہ ہے جبکہ انسان زمانہ میں اندھا ہے مگر یہ محسوس نہیں کرتا۔ زمانہ جو کہتا ہے اس پر غور کرنے والا انسان کم از کم دھوکا کھاتا ہے۔ زمانہ شناسی اصل راز ہے۔

Marfat.com

جو وعدہ اور وقت کی قدر نہیں کرتے وہ بے قدر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اصل اور اعلیٰ زندگی یہ ہے کہ انسان اپنے الفاظ کا پاس کرے اور وقت کے ساتھ انصاف کرے۔ وقت پر الفاظ کا پاس نہ کرنا وعدہ خلافی ہے۔ نہ ہی وہ انسان ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ قوم ترقی کرتی ہے جو وقت اور وعدہ کا احساس کھو دے۔ انسان کے پاس سب سے قیمتی اور قابل قدر اپنے الفاظ اور اپنا وقت ہے۔ وقت شناس اور وعدہ ایفاء کرنے والے انسان کو شکست نہیں دی جا سکتی؟

وقت کے عوض انسان دولت کماتا ہے اور دولت خرچ کر کے عزت کماتا ہے۔ اگر عزت نہیں تو وقت فروخت کرنا اور دولت خرچ کرنا بے سود ہے۔ انسان عزت کے لیے زندہ رہنا چاہتا ہے اور عزت کے لیے موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے۔ اگر عزت نہیں تو سب کچھ ہونے کے باوجود انسان کچھ نہیں۔ اصل عزت اعلیٰ انسان کے اندر کا حسن ہے۔ رویّے اور لہجے ہیں۔ حسن اخلاق، زبان کی چاشنی، پاکیزہ نیّت، وقت اور وعدہ کی قدر۔۔؟

Marfat.com

شعور ایک پاکیزہ رزق ہے جو اعلیٰ انسان کا نصیب ہے جس سے عرفان حاصل ہوتا ہے انسان بلندی کی طرف سفر کرتا ہے۔ باقی رزق کچھ حرام اور کچھ حلال ہے۔ یہ وہ رزق نہیں جو شہید حاصل کرتے ہیں، شہید زندہ ہوتا ہے اور اس کی زندگی کا ہمیں شعور نہیں وہ شعور اور عرفان والی زندگی ہے اور وہ شعور اور عرفان والا رزق ہے۔ قرآن آفاقی کلیات بیان کرتا ہے ہم اپنی سطح پر اس کا معیار قائم کرتے ہیں جو حرام رزق کھاتے ہیں وہ قرآن کی تفسیر نہیں لکھتے بلکہ قرآنی کلیات کی توہین کرتے ہیں قرآن کو صرف وہ سمجھتے ہیں جو شعور اور عرفان کے پاکیزہ رزق کے معیار سے آگاہ ہیں۔ قرآن خود آگاہی، کائنات آگاہی، ذات آگاہی، شعور و عرفان آگاہی کا نام ہے۔ یہ اعلیٰ ضابطہ حیات اعلیٰ اور ارفع انسان کی میراث ہے، معراج ہے، ورثہ ہے۔ ہمارا حلال اور حرام کا معیار ہماری ذات اور سوچ سے آگے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ معیار اصل اور آخری ہے۔ اس حلال اور حرام کے معیار سے شعور اور عرفان کی اقدار قائم کی جا سکتی ہیں جو ہمارے نزدیک سچ ہے ہم اسے سچ سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچ ہے وہ اصل اور حقیقی سچ ہے۔ کوئی عالم نہیں ماسوائے ان کے جن پر ہم درود بھیجتے ہیں کیونکہ وہ حرام اور حلال کے درمیان حد کمال ہیں وہ شعور اور عرفان کی آخری حد ہیں۔ وہ، وہ رزق کھاتے ہیں جو شہدا کا نصیب ہے بلکہ شہدا وہ رزق کھاتے ہیں جو ان کا بچا ہوا ہوتا ہے۔

Marfat.com

جس دولت کو خرچ کرنے کے بعد روح کو سکون نہیں ملتا وہ حرام دولت ہے خواہ کتنی خرچ کر لو اس سے کوئی فائدہ نہیں۔

جو دولت اعلیٰ مقصد کے لیے خرچ کی جائے وہ اعلیٰ مقصد میں جذب ہو جاتی ہے ضروری نہیں کہ وہ اعلیٰ مقصد حاصل کیا جائے۔ دولت کی قدر و قیمت اس کے عمل سے متناسب ہے جس کی خاطر اسے صرف کیا جائے اور یہ ایک روحانی قیمت ہے۔ دولت جس سے اعلیٰ کردار کی تعمیر ہو وہ نہایت اہم ہوتی ہے علم پر خرچ ہو مگر ایسا علم جو کردار کی اعلیٰ تعمیر نہ کر سکے وہ ضائع شدہ دولت ہے۔

اعلیٰ ترین انسان کی اعلیٰ ترین صفات یہ ہیں کہ وہ بات کو عمل سے اور قوت کو فعل سے ثابت کرے کہ اعلیٰ کیا اور کیسا ہوتا ہے؟ جو عقیدے میں جہاد کا حامل ہو، جو ہر حال میں ثابت قدم رہے، جو پر عزم ہو، جس کے ارادے متزلزل نہ ہوں، جو یقین الٰہی کو یقین کی آخری حد تک محکم عزم کا حامل ہو اور جس پر کوئی "پرستی" اثر نہ کر سکے، جو صرف خدا پرستی کا قائل ہو۔

Marfat.com

جو سب کو خوش رکھتے ہیں ان سے کوئی خوش نہیں ہوتا، وہ اپنی ذات کے ساتھ دھوکا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انسان کو جس سے خوش رہنا ہے اسے اپنے عمل سے ظاہر کرے، اپنی نیت سے ثابت کرے، اپنے قول سے اقرار کرے۔ جو اپنی ذات کو دھوکا دیتا ہے وہ نہ خود خوش رہ سکتا ہے اور نہ اس سے کوئی خوش رہتا ہے جو اپنی ذات سے خوش رہنا جانتا ہے وہ جانتا ہے خوش کیسے رہا جا سکتا ہے؟ بس سچا اور کھرا انسان جو اپنے وعدہ کا پاسدار ہے وہی خوش رہ سکتا ہے۔

تھوڑی، متوازن خوراک اور خوبصورت دھیمہ لہجہ انسان کے غور وفکر میں نکھار پیدا کرتا ہے نہ جانے لوگ زور زور سے چیخنے اور پیٹ بھر کر کھانے کے بعد سوچتے کیوں نہیں کہ انہوں نے اس سے کیا حاصل کیا ہے؟ انسان کی خوراک اور لہجہ ہی اس کی اصل پہچان ہے کہ اس میں انسانیت کتنی ہے؟ جس کا لوگ بہت کم خیال رکھتے ہیں۔

Marfat.com

خدا اس لیے خدا ہے جو کسی پر مہربان نہیں ہوتے وہ ان پر بھی مہربان ہے۔ وہ ان کا بھی خدا ہے جو اسے خدا نہیں مانتے۔ وہ ان کو بھی صحت دیتا ہے جو صحت کے قابل نہیں ہوتے خواہ وہ اس کو نہ مانتے ہوں۔ خدائی یہی ہے کہ بغیر فرق کے سب کا خدا ہو جو بغیر مانگنے کے دے اور حساب نہ لے مگر وہ لوگ بڑے بدنصیب ہیں جو خدا کا شکر ادا نہیں کرتے۔ خدائی راز یہ ہے کہ سب خدا کو پانے کی کوشش کرتے ہیں مگر خدا نہیں ملتا جب کہ خدا ہر انسان اور اعلیٰ انسان کے دل میں رہتا ہے بس تلاش کرنے سے خدا بھی ملتا ہے اور خدائی خوش ہوتی ہے۔ خدائی کی خوشی بھی خدا سے ملنا ہے۔ خدا اپنی مخلوق سے ناراض نہیں ہوتا۔ جب ہم نے خدا کو راضی کرنا ہے تو ہمیں اپنی غلطیوں سے توبہ کرنی ہے، سچّی توبہ کے بغیر معافی نہیں ملتی۔ توبہ کے بعد توبہ کرنے والا کسی خدا کا قائل نہیں بس اس کی مرضی ہی اس کی خدا ہے۔ خدا وہ ہے جو درگزر کرتا ہے وہ حساب مانگنا شروع کر دے تو انسان کو چھپنے کی کوئی جگہ ہے؟ کوئی جگہ نہیں جہاں خدا نہیں۔ وہی خدا ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے جو بدلتی رتوں میں ہے، جو رنگوں اور موسموں میں ہے بس ہمیں نظر نہیں آ رہا جبکہ ہمارے سامنے ہے مگر ہم اندھے ہیں ایمان کے اندھے، خدا پر ایمان کے اندھے، ناخداؤں کو جو خدا سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

دانا دشمن کیوں بہتر ہے؟ وہ اپنے مدمقابل کا اندازہ اس کی قوّت اور کمزوری سے لگاتا ہے۔ نادان دوست اس لیے نقصان دہ ہے کہ وہ قوّت اور کمزوری کا غلط تاثر دیتا ہے۔

اتنا کسرِنفسی میں مت جاؤ کہ عزتِ نفس ہی نہ رہے، عاجزی عزتِ نفس کا اعلیٰ معیار ہے۔ یہ خدا پرستی کا انوکھا انداز ہے۔ حقیقی عاجزی ہی اصل خدا پرستی ہے اگر طاقت کے ساتھ ہو، قدرت رکھتا ہو مگر عاجز ہو۔

کلمہ پڑھنے والا رسوا کیوں ہے؟ اس کے یقین میں شک ہے۔

بھولنا اللہ کا کرم ہے ورنہ انسان ماضی ہی میں رہتا۔

ہماری مصیبت کا باعث یہ ہے کہ اللہ توبہ کا موقع دیتا ہے ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ توبہ ہمارے فائدہ کے لیے ہے ورنہ اللہ کو ہماری توبہ سے کیا غرض ہے؟

Marfat.com

سارے معاشرہ میں مایوسی اس وجہ سے ہے کہ ہم سب اللہ کی رحمت سے مایوس ہیں۔ اللہ کی جود وسخا یہ ہے کہ ہم سب حرام کھاتے ہیں اس کے باوجود وہ ہمیں صحت دیتا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے خیال کے گناہ کا حساب لینا لازمی کر دیا تو جنت بنانے کی ضرورت نہیں۔ ہم سب پہلے ہی خیالوں کے جہنّم میں رہ رہے ہیں جن کی ابتدا غفلت اور انتہا کفر ہے۔

جو انسان اللہ کو راضی رکھے گا اللہ اسے ناراض نہیں ہونے دے گا۔

ولی، انسانوں کے روحانی درد کا علاج ہے، روحانی درد نہ ہو تو مطلب ہے تمہارا کسی پر ایمان نہیں جہاں تک کہ تمہارا اللہ پر بھی ایمان نہیں۔ زندگی اور موت اللہ کے حکم میں ہے، زندگی اور موت کی معرفت روحانی درد کا بہترین علاج ہے، بہرحال روحانی درد کا ہونا لازمی ہے یہی اصل زندگی اور معرفت زندگی ہے۔

Marfat.com

اگر انسان سچا ہے تو اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر جھوٹا ہے تو پریشان ہونے کا اسے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر سچا ہے تو اسے اور سچا ہونا چاہیے اور اگر جھوٹا ہے تو سچا ہو جائے پریشانی ختم ہو گی۔ سچے کا علاج اللہ تعالیٰ ہے جھوٹے کا علاج شیطان کرتا ہے اسے پریشانی سے نکلنے نہیں دیتا۔

جب تمہیں کسی سچے انسان کی ضرورت محسوس ہو تو اپنے اندر والے انسان سے ملاقات کر لیا کرو۔ ہر انسان کے اندر ایک سچا انسان ہے مگر ضدی انسان اس سے ملاقات نہیں کر سکتا۔ تمہارے دل میں ایک سچ ہے بس وہی خدا ہے مگر سچے انسان کی صورت میں ہے۔ نہ ماننے والے کا کوئی خدا نہیں مگر اس کے باوجود اس کا خدا ہے۔ مگر اس کا جو خدا ہے وہ اس نے اپنی مرضی سے بنایا ہے بلکہ اس کی مرضی اس کا خدا ہے، خدا کو ماننے والے مرضی نہیں کرتے، خدا کی مرضی پر آمین کہنے والے خدا، خدائی اور خدا کی صفات پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ مرضی کے خدا فساد ہوتے ہیں اور اللہ کے گھر میں رہتے ہیں۔ اللہ کی باتیں کرتے ہیں، اللہ کی باتوں پر عمل نہیں کرتے، مرضی کرتے ہیں۔

Marfat.com

جو "ایسا" ہوتا ہے اس کے پیچھے کوئی "ویسا" ہوتا ہے، ایسا ویسا کسی کو مت کہو اور نہ ہی ایسا ویسا اپنے آپ کو سمجھو۔ تمہیں اللہ نے پیدا کیا ہے "کیوں" کیا ہے؟ اور "کون" ہے جس نے کیا ہے؟ بس یہ "ایسا" ہے اور وہ "ویسا" ہے۔ ہمیں صرف اس بات کا یقین کرنا ہے جو ہم کرتے ہیں ویسا ہم نے جواب دہ ہونا ہے ورنہ ہرگز ایسا نہیں کہ ہم ویسے عمل سے بچ سکیں گے "کوئی چیز عبث نہیں" جو اصل "ایسا" ہوتا ہے وہ اصل "ویسا" ہوتا ہے، جب ایک عظیم باپ نے بیٹے کو خواب سنایا تو بیٹے نے کہا بابا جان جو حکم الٰہی ہے وہ بجا لاؤ، نبیؑ خواب نہیں دیکھتا نبیؑ حقیقت دیکھتا ہے، نبیؑ کی نظر دھوکا نہیں کھاتی، نبیؑ پر نسیان نہیں ہوتا۔

سچا اور سُچا آنسو دُعا کا سلیقہ ہے۔ دُعا قرب کا نام ہے بس اچھے حال کی دُعا کرو۔

امیر کون ہوتا ہے؟ جو پرسکون ہوتا ہے، پرسکون کون ہوتا ہے؟ جو تمنا کو حاصل کے اندر اور حاصل کو تمنا سے کم رکھتا ہے۔ بس حاصل اور تمنا کے درمیان سکون ہے۔ تمنا سے بچنا اور حاصل سے مطمئن رہنا اصل سکون ہے جو حاصل بھی خوشی سے کرے اور دے بھی خوشی سے وہ سکون میں رہے گا۔ بس یہ مطمئن روح کی مرہون منت ہے۔

Marfat.com

یہ ساری اصول اور فروع کی داستانیں یہ سب جلسے جلوس ذکر اذکار محفلیں، شبینے قرآن خوانیاں یہ اس لیے ہیں کہ میں گمراہ نہ ہو جاؤں۔ لوگ گمراہ نہ ہو جائیں مگر اس کے باوجود گم راہ پر چل رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے ہمارا عقیدہ راسخ نہ ہے ہم اپنی مرضی سے یہ سب کچھ کر رہے ہیں کسی حکم کے تحت نہیں کبھی اپنے اندر والے سچے اور اعلیٰ انسان سے سوال کر لیا کرو وہ تمہیں جواب دے گا کہ تم دوسروں کو دھوکا نہیں دے رہے خود دھوکا کھا رہے ہو۔ یہ سارے اعمال ہماری اصلاح کے لیے، فلاح کے لیے ہیں، دوائیں جتنی بھی چاہے کھاؤ پرہیز نہیں ہو گی تو یہ دوائیں کوئی فائدہ نہیں دیں گی۔ اللہ کے کہنے پر شراب نہیں چھوڑتے مگر ڈاکٹر کے کہنے پر چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم اللہ کو کتنا مانتے ہیں؟ اصول اور فروع کے کتنے پاسدار ہیں؟ ذکر و اذکار کا کتنا اثر ہے "ایسے" کتنے ہیں اور "ویسے" کتنے ہیں، بس خدا ہی ہے جو ہم پر رحم کرے گا ہم اپنے آپ پر رحم کرنے کے لیے نہ تیار ہیں اور نہ ہی کوشش ہے۔ نشہ میں ہوں تو نشہ کا عالم، بدمعاشی میں ہوں تو بدمعاشی کا عالم، مذہبی فساد کروائیں تو مذہبی عالم۔

Marfat.com

انسان بننا مشکل ہے عالم بننا آسان ہے۔ بات کرنا آسان ہے عمل کرنا مشکل ہے۔ عمل سے زندگی بنتی ہے۔ انسان بنتا ہے۔ بات سے عالم بنتا ہے کیونکہ اس کی بات کو کوئی ٹوکتا نہیں لہذا جو وہ کہتا ہے اسے وہ علم سمجھتا ہے، اس لیے وہ عالم ہے، باتیں کرنا علم ہے عمل کرنا عبادت ہے۔ بھینسوں کو چارہ ڈالنا عبادت ہے وہ خود عبادت گزار ہیں وہ اپنی جبلّت کے خلاف کوئی عمل سرزد نہیں کرتیں وہ ضرورت سے زیادہ نہ کھاتی ہیں نہ جمع کرتی ہیں، نہ زیادہ کھانے کی وجہ سے بیمار ہوتی ہیں، وہ اللہ کی نشانی ہیں۔ انسان کبھی خدائی دعویٰ کرتا ہے کبھی شیطانی کردار سے گزرتا ہے لہذا انسان بننا مشکل ہے کوئی سوائے اعلیٰ انسان کے عالم نہیں۔

کسی کے مذہبی ہونے کا تعلّق یہ نہیں کہ اس میں انسانیّت بھی ہے لیکن یہ یقین ہے کہ جس میں انسانیّت ہے اس کا تعلّق کسی انسانیّت والے مذہب سے ہے۔ یہ سارے مذاہب کا سفر انسانیّت کی طرف ہے۔ مذہبی پیروکاروں کو منزل پر پہنچنے کے لیے کسی اعلیٰ مذہبی راہنما کی ضرورت ہے جو انسانیّت کا نمونہ ہو جس سے ظاہر ہو کہ یہ کسی اعلیٰ مذہب سے وابستہ ہے۔

Marfat.com

آج میرے دوسرے جنم کی دوسری سالگرہ ہے اور یہ ۲۶ اگست ۲۰۰۳ کی بات ہے، ۲۵ اگست کو میں سویا، ۲۶ اگست کو جب میں بیدار ہوا تو دوسرا تھا۔ پہلے میں سوتا تھا، اب میں نیند کرتا ہوں۔

انسان جو زندگی میں حاصل کرنا چاہتا ہے، اگر اس کو یقین ہو جائے کہ اس نے وہ مقصد پا لیا ہے تو اسے ایک لمحہ زندہ رہنے کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ میں نے زندگی میں اس بات پر یقین ہی نہیں کیا کہ میں کیا چاہتا تھا؟ اب جب کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میری زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اب میں اس مقصد کو پانے کے لیے زندہ رہوں یا مر جاؤں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

زندگی کے چند پاکیزہ لمحے اعلیٰ فکر کی نظر کرو تاکہ عمدہ احساس اپنا پاکیزہ رزق حاصل کر سکے اور زندگی کو یہ احساس دلایا جائے کہ اس کا کوئی مقصد ہے۔ اصل زندگی وہ چند لمحے ہیں جو انسان اعلیٰ فکر کو دیتا ہے۔

جب انسان جھوٹ پر دلالت قائم کرتا ہے تو خدائی کو زمین پر لے آتا ہے اور زمینی مخلوق کو خدائی تک لے جاتا ہے۔ پھر اس جھوٹ پر لوگوں کو قائم رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے۔ پھر اس کا انتظار کرتا ہے کہ نتیجہ کیسا نکلے؟ خدا ان کو ہدایت دے۔

۴ مئی ۲۰۰۳ بعد از دوپہر جب میں اپنے ماضی کو دفن کر کے اٹھا تو میں نے اپنے نام کے ساتھ ریٹائرڈ لکھا ہوا پایا۔ مجھے میرے محکمہ نے ایسا جھنجھوڑا کہ میں بڑبڑا کر بیدار ہو گیا کہ بے رحم کرسی کتنی ظالم ہوتی ہے۔ جو دوسروں کے گناہ اپنے سر لیتی ہے۔ یہ وہ دور تھا جب قانون کے ساتھ غیر فطری زیادتی کی گئی، جب قانون سے میں نے حق مانگا اور قانون کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ قانون شرمندہ تھا، قانون کے وارث بے حس اور مردہ تھے اور پھر

Marfat.com

ڈیڑھ سال میں قانون کے ساتھ جنگ لڑتا رہا۔ میرا عزم جوان تھا۔ میرے ارادے مضبوط تھے۔ میرے حوصلہ میں ثبات تھا۔ بے حس مردہ کرسی نشین کو شکست ہوئی، میں سرخرو ہوا۔ جہاں میرے ہاتھ میں بندوق تھی وہاں پروردگار نے مجھے قلم بخش دیا۔ یہ ۲۶ اگست ۲۰۰۳ کی روشن صبح تھی، جب میرا قلب روشن ہوا۔ جب میں نے اپنی سوچ کے دریچوں سے دُور افق کا نظارہ کیا۔ جب میرا اندر روشن ہوا، جب الفاظ مجھ سے ہم کلام ہوئے۔ جب میں نے ان کے ادراک تک رسائی کی کوشش کی۔ جب میں اپنا ماضی بھول گیا۔ جب میرے اندر مرنے کی تمنا جوان ہوئی، جب گزری ہوئی زندگی سے نفرت نے جنم لیا۔ جب میرا ماضی ڈسنے لگا، جب ہر کرسی نشین مجھے درندہ نظر آیا، جب ہر نظر آنے والا خود ساختہ صاحب قدر، بدنظر لگا۔ جب انسان کے اندر جھانکنے کی توفیق عطا ہوئی۔ تو ہر فعل میں ایک عمل نظر آیا اور ہر نیک عمل میں ایک عبادت کا نظارہ دیکھا۔ جب غریبوں کے قریب ہوکر دیکھا وہ کیسا ہے؟ جب امیروں کے قریب ہوکر دیکھا وہ کتنے بدنصیب ہیں؟ جو ضمیر فروخت کر کے بڑے بڑے گھروں میں رہتے ہیں۔ جو آنکھوں کے ساتھ اندھے ہیں۔ کان ہیں مگر سماعت سے محروم ہیں، جو زندہ نظر آتے ہیں حالانکہ ہیں نہیں، جو انسان نظر آتے ہیں حالانکہ وہ انسان نہیں۔

خداوند عالم نے مجھے اعلیٰ توفیقات سے نواز دیا۔ مجھے قناعت کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ مجھے میری سوچوں میں غنی بنا دیا۔ میری آنکھوں کو معرفت کے نظاروں کی نعمت سے بھر دیا، مجھے تنہائی بخش دی جس میں میلہ ہے۔ مجھے سکون بخش دیا جس میں یقین ہے۔ زندگی ایک آس ہے۔

Marfat.com

جو زندگی سے پیار کرتے ہیں وہ موت سے ڈرتے ہیں۔ جو موت سے پیار کرتے ہیں۔ وہ زندگی کو موت کے مقابلہ میں حقیر سمجھتے ہیں۔ لوگ زندہ رہنے کے لیے مر رہے ہیں۔ ادھوری خواہشات کے ساتھ مرنے والے ادھوری خواہشات کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ بس پھر دُکھ ہوگا، پھر معلوم ہوگا قناعت کیا ہے؟

بس مجھے وہ دن یاد ہے جب میں نے اپنی مرضی کو حق پر قربان کر دیا۔ جب میں نے اپنی جھوٹی انا کو خود اپنے ہاتھوں سے دفن کر دیا۔ جب مجھے غیبت سے نفرت ہوئی۔ جب مجھے خاموشی سے پیار ہوا۔ جب مجھے گفتگو کی "عطا" ہوئی۔ جب مجھے سیاست سے نفرت ہوئی۔ جب مجھے مذہب میں حق تلاش کرنے کی توفیق ہوئی۔ جب مجھے فرقہ واریت سے بیزاری ہوئی۔ جب دہشت گردوں پر لعنت کی توفیق ہوئی۔ جب دفتروں اور بازاروں میں بیٹھے ہوئے بھیڑیوں کی پہچان ہوئی، جب مزاروں پر بیٹھے ہوئے مجاوروں کی بے حسی سے واقفیت ہوئی، جب لوٹ مار کی آبشاریں دیکھیں، جب سائلوں کی قطاروں پر نظر پڑی۔ جب معاشرہ کو زوال کی طرف محوِ سفر دیکھا، جب اخلاقی قدروں کو پائمال ہوتے ہوئے دیکھا۔ تو پھر قلم نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں۔ شعور نے آواز دی میں بیدار ہو گیا ہوں، حالات نے بولنا سیکھا۔ الفاظ سے ہم کلام ہوا، تحت الشعور میں چھپی حقیقت آشکار ہوئی۔ تحت الشعور میں چھپے ہوئے نظارے دیکھے تو پھر اس دن سے میری دوستی قلم، کتاب اور سیاہی سے ہو گئی۔ میں اپنا ماضی لکھتا ہوں، زمانے کا حال لکھتا ہوں، اہل اقتدار کا مستقبل لکھتا ہوں۔ جب ان کے پاس ظلم کا نہ کوئی جواب ہوگا نہ کوئی جواز ہو گا۔ معافی اور توبہ کا وقت گزر چکا ہوگا۔ توبہ کا لفظ جب نہ رہا تو کچھ باقی نہ رہے گا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور ہے، بندہ کی بے نیازی اور۔ بندہ وہ بے نیاز ہے جس کا اللہ سے تعلق ہے، اللہ کے امر کے تابع ہے۔ حکم الٰہی پر یقین رکھتا ہے۔ بے نیاز بندہ صرف اللہ کا بندہ ہوتا ہے۔ اس لیے بے نیاز ہوتا ہے اس کا تعلق بے نیاز ہستی سے ہے۔ بے نیازی انسان کے اعتماد کا نام ہے۔ اعتماد کہ وہ ارادہ سے لے کر عمل تک اللہ کے حکم کے تابع ہے۔ یہ اعتماد ذات حق ہے۔ اللہ کا بندہ بے باکی اور گستاخی کے فرق کو جانتا ہے، اس کا عمل اس کے دعوی پر دلالت ہے، وہ بے باک ہوسکتا ہے گستاخ نہیں، اللہ بے نیاز، بے نیاز کا راز داں ہے، ان کا بھرم رکھتا ہے۔ ان کا احترام واجب بنا دیتا ہے۔ وہ اپنے مخلص بندوں کا خاص خیال رکھتا ہے۔ وہ بڑا بے نیاز ہے اسے کوئی فرق نہیں کوئی مانے یا نہ مانے یہی بے نیازی ہے۔

جو پوری ہو جائے وہ آرزو، جو باقی رہ جائے وہ حسرت ہے، دُعا کرو انسان حسرت لے کر نہ مرے یہ بڑے دُکھ کی بات ہے۔ آرزو پوری نہ ہو تو انسان زندہ رہ لیتا ہے حسرت پوری نہ ہو تو زندگی ار موت کے درمیان معلق رہتا ہے۔ آرزو درد ہے اور حسرت دُکھ ہے۔ آرزو اور حسرت سے صرف وہ انسان بچ سکتا ہے جو اللہ کے فیصلوں پر مکمل ایمان رکھتا ہے۔

Marfat.com

طاقت ایک مستی ہے، طاقت اپنے آپ میں بڑی مست ہوتی ہے۔ ہاتھی اس لیے مست ہے کہ اس میں طاقت ہے۔ اقتدار مست ہے، دولت مست ہے، نشہ بھی مست ہے، ظلم کا نشہ، زیادتی کا نشہ، ناانصافی کا نشہ، بدبختی ایک بُرا نشہ ہے، یہ بھی طاقت سے ہے۔ بے اصولی کی طاقت، بنیادی حق نہ دینے کی طاقت، انسان جب اللہ تعالیٰ کی طرف عمل صالح سے رجوع کرتا ہے تو اسے ایک قوّت، طاقت عطا ہوتی ہے۔ وہ قوّت برداشت ہے، جو برداشت کی قوّت ہے، یہ سب طاقتوں پر قادر طاقت ہے ایسے انسان کے ساتھ اللہ بھی ہوتا ہے۔ جن کے پاس برداشت کی طاقت نہیں ان کو قوّت برداشت والوں سے مدد لینی چاہیے، فریاد کرنی چاہیے۔ اصل طاقت اصول کی طاقت ہے، روح اصولوں کی محافظ ہے۔

زندگی میں سے نکلنے سے زندگی کو دریافت کیا جا سکتا ہے اور موت کی تمنا کرنے سے موت سے آگاہی ہوتی ہے۔ موت سے آگاہی ہی اصل زندگی کی دریافت ہے۔ موت مرنے کا نام نہیں اور زندگی جینے کا نام نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کچھ لوگ چلتے پھرتے مردہ ہیں۔ زندگی مقصد کا نام ہے، مقصد ختم ہو جائے زندہ رہیں یا مر جائیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

Marfat.com

بے باکی تعلق سے ہے اور گستاخی حرکت سے؟

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، دنیا اور دنیا داری کی ضرورت ہے تو اس کی طرف رجوع کرو، سچائی کا دامن تھام لو بس پھر انسان دونوں جہاں اپنے سمجھے، جہاں دل ہے وہیں نظر ہونی چاہیے۔ انسان کو کوئی پریشان نہیں کرتا وہ خود اپنے آپ کو پریشان کرتا ہے، کسی کو پریشان مت کرو کوئی تمہیں پریشان نہیں کرے گا۔

اندھے ضمیر کی بصیرت اور مردہ روح کی زندگی کے لیے اپنی ذات کا مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اپنی ذات کی کتاب کے اوراق الٹنے سے انسان کا اندر روشن ہو جاتا ہے اور پھر اندر بھی وہ سب کچھ دیکھتا ہے جو انسان باہر روشنی میں دیکھتا ہے۔ جب انسان کے اندر خرد کے چراغ جلتے ہیں تو پھر فکر اور عمل سے اپنی ذات کا مطالعہ کرتا ہے تو انسان کے اندر والا انسان اس کی راہنمائی کرتا ہے جس سے وہ فلاح کے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے۔ یہ اس وقت ممکن ہے جب ضمیر میں بصیرت آئے اور روح زندہ ہو۔

Marfat.com

انسان کے اندر سب سے بڑی صداقت یہ ہے کہ اس کی نیّت درست ہو، نیک نیّتی ہی ایمان ہے اور یہی دین کی بنیاد ہے۔ نیّت ارادہ کو عزم میں بدلنے کا نام ہے، کسی کام کے کر گزرنے کا نام ہے، ضمیر اور خلوص کا نچوڑ ہے۔ نیّت ہی سے بخشش کے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ نیّت کے بغیر انسان کی زندگی بے مقصد ہے۔ نیّت عبادت کا نام ہے اور عبادت نیّت سے ہے۔ جس انسان کی نیّت درست نہیں اس کو نتیجہ کا انتظار نہیں کرنا چاہیے، نیّت میں صداقت ہو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔ جواب دہی کم ہو جاتی ہے، خود آگاہی کا شعور آ جاتا ہے، انسان کو پڑھنے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ دراصل نیّت ہی سب سے بڑی عبادت ہے جو سب سے کم کی جاتی ہے، توجہ دی جاتی ہے، نظر میں رکھا جاتا ہے، قائم رہا جاتا ہے، نماز، روزہ حج زکوٰۃ نیّت کا اظہار ہے۔

آنکھ بند ہونے سے پہلے آنکھ نہ کھلے اسے "بدبختی" کہتے ہیں، جیب خالی ہو اور آنکھ بھر جائے یہ "خوش بختی" ہے، جیب خالی ہو دل مطمئن ہو، جیب بھری ہو آنکھ خالی ہو تو زندگی فضول ہے، لالچی اور بے حیاء آنکھ کھلی ہو یا بند، کوئی فرق نہیں۔

مشاہدے سے جو تاثیر نہیں لیتے وہ اندھے ہیں۔ حیوان ہیں۔ مردہ ہیں۔

Marfat.com

باہر جانے کی آرزو جب گھر میں رہنے کی آرزو میں بدل جائے تو سمجھو بڑھاپا ہے خواہ جوانی ہی میں ایسی آرزو پیدا کیوں نہ ہو جائے؟

جب تک ہماری خواہش کلمہ نہیں پڑھتی اس وقت تک ہم مایوسی میں رہیں گے بس یہی کفر ہے جس سے انسان نکل نہیں رہا۔

محسنوں کے ساتھ محسن کشی کرنے والا کبھی فلاح نہیں پائے گا خواہ وہ اپنے آپ کو کامیاب قرار دے جو اعتماد کو ڈستے ہیں وہ اعتبار کے قابل نہیں۔

خود غرض، مطلب پرست اور موقع پرست نہیں جانتے۔ تعلقات کیا ہوتے ہیں؟ تعلق تبدیل کرنا ان کے لیے کوئی عذاب نہیں۔ ایسے لوگ محسن کش ہوتے ہیں لہذا یہ نفع کے باوجود نقصان میں رہتے ہیں۔

Marfat.com

صداقت کا ساتھ کسی کو دکھانے کے لیے مت دو بلکہ اپنے اندر والے سچے انسان کو مطمئن کرنے کے لیے دو۔

اگر آپ اوپر ہونا چاہتے ہیں تو نیچے دیکھیں اور اگر آپ نیچے ہیں تو یہ اوپر دیکھنے کی وجہ سے ہے۔ غریب، غربت کو دیکھ کر مطمئن ہوں گے تو امیر، امارت کو دیکھیں گے تو اطمینان جاتا رہے گا۔ نیچے دیکھنا اوپر دیکھنے سے آسان ہے۔ نیچے دیکھنا عاجزی ہے اوپر دیکھنا تکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ عاجزی پسند ہے۔

اپنی ذات میں سے ہر وقت خیرات بانٹتے رہو تا کہ دوسروں کی ذات کو فائدہ پہنچے۔

پرانے الفاظ میں نیا معانی نظر آئے تو اسے نیا علم کہتے ہیں بلکہ اصل علم ہوتا ہے۔ علم یہ ہے کہ کیفیت الفاظ پیدا کرے اور الفاظ کیفیت پیدا کریں۔ عالم وہ ہوتا ہے جسے عالم نظر آئے۔ لفظوں کا علم ہی اصل علم ہے، بس یہ عطا سے ملتا ہے۔

Marfat.com

بدی انسان کی غفلت ہے اور نیکی اللہ کا فضل۔

حسب توفیق بددیانتی میں مصروف انسان منزل کا ،راک کر لینے سے تو منزل نہیں پا سکتا جب تک وہ کردار اور عمل میں پختہ نہ ہو اور اصل مسئلہ کی صحیح ترجیحات کا تعین نہ ہو، صداقت کے جذبات نمایاں نہ ہوں ۔ احساس اور شعور کا وزن برداشت کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، اس وقت تک انسان بددیانتی میں مصروف رہے گا۔ اس کے احساسات اور اندر والا سچا انسان اس کے جسمانی نظام میں انتشار اور بغاوت پیدا کرتا رہے گا جس کا مداوا مشکل ہے۔

بس انسان کو اپنے وجود کو نگاہ میں رکھ کر پیشانی میں پنہاں سجدہ کے اندر جلوے تلاش کرنے چاہیں اور یہ صرف اس وقت ممکن ہے جب انسان تلاوت الوجود میں کھو جائے اور دیانتداری کو اپنا شعار بنائے۔ دیانتداری میں سکون ہے جبکہ بددیانتی منزل سے دوری اور بے چینی کا نام ہے۔ جو انسان اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے دوسرے اس کے دھوکا سے بچ نہیں سکتے۔

Marfat.com

دیانتداری کو جاننے والے خاموش ہیں کیوں کہ ان کی کوئی سنتا نہیں اور بددیانتی میں مصروف جانتے نہیں کہ یہ کتنی اذیّت ہے، جو انسان خود اپنی روح کو پہچانتا ہے، جو ضمیر کو کتنا مایوس کیے ہوئے ہے۔ دیانتدار کم ہیں مگر بددیانت کے مقابلہ میں بھاری ہیں۔ ہر ایک کی زبان پر یہ نعرہ ہے ہم جانتے سب کچھ ہیں مگر کہہ نہیں سکتے، کر نہیں سکتے۔ مشکل ہے، ہو سکتا ہے، ممکن نہیں؟

خدا نہ کرے آپ کی کوئی حاجت کسی کمینے سے ہو جائے بس یہ اتنا بڑا عذاب ہے کہ حاجت پوری ہو بھی جائے تو وہ حاجت روائی نہیں ہوتی اس میں کمینہ پن ضرور رہتا ہے۔

سخاوت اور عدالت انسانیّت کے وہ اعلیٰ اصول ہیں کہ روز قیامت ان کا اجر ضائع نہیں ہو گا، ان کا اجر عقیدہ سے ماورا ہے، یہ انسانی قدروں کی اصل پہچان ہے، یہ اعلیٰ ترین صفات ہیں۔

Marfat.com

جاگتی آنکھوں کے خواب سچے ہوتے ہیں جنہیں سب دیکھتے ہیں۔

عقیدہ کے بغیر انسان غیر مصدقہ زندگی گزارتا ہے۔ سچے عقیدہ میں انسان کا سچا ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر عقیدہ میں شک کی گنجائش ہے۔

اخلاقی ضابطے فرد کی زندگی کو استقامت بخشتے ہیں نہ جانے لوگ ان کا خیال کیوں نہیں رکھتے؟ ان پر کچھ خرچ نہیں ہوتا، یہ اعلیٰ شعور کی زکوٰۃ ہے۔

جو خدا کو مانتا ہے وہ دُعا کو مانتا ہے، اس لیے دُعا مانگتا ہے۔ جو خدا سے کچھ نہیں مانگنا چاہتا اس کو دُعا نہیں کرنی چاہیے۔ دُعا کا جھگڑا خدائی تکرار ہے۔ مانگا اسی سے جاتا ہے جو کوئی دیتا ہے۔ خدا بغیر مانگنے کے بھی دیتا ہے مگر مانگنے میں، طلب کرنے میں مزہ ہے کیونکہ دنیا اس کا استحقاق ہے، دے نہ دے اس کی مرضی۔ سب کچھ ہوتے ہوئے خدا سے مانگنا خدائی خوشنودی ہے، اقرار خدا ہے۔

Marfat.com

عقل کے حکم پر عمل کا نام صبر ہے، عقل حقیقت پرستی کا نام ہے۔ جب حقیقت واقع ہو جائے تو انسان کو صبر کرنا چاہیے، صبر انسان کے مضبوط ہونے کی دلیل ہے، خدا پرست ہونے کا یقین ہے، خدائی کا اقرار ہے۔

جب بددیانتی اور بے ایمانی قدروں میں ڈھل جائے تو دانائی کا کیا مقام ہوگا؟ بیوقوفوں میں گزارا کرنا ہو تو ذہانت کو کہاں رکھو گے؟ پیشانی کو سنگ در نصیب نہ ہو تو علم کو کیا کرو گے؟ دل کو شوق میسر نہ ہو تو کیف کہاں ملے گا؟ معلوم ہونے اور بے عمل ہونے میں بڑا فرق ہے۔ نظام طریقت کی بگڑی ہوئی صورتیں ہمارے جذبہ اور اعتقاد کو مردار کی طرح نوچ رہی ہیں، ہمارے ایمان اور دیانت داری کے راستے میں رکاوٹ ہیں تو ایسے پریشان زمانوں میں سکون کہاں ملے گا؟ انسان کو اپنے عمل سے ثابت کرنا ہے کہ اس کے اندر ایمان کیوں ہے؟ مشکلات کا علاج، مستقل مزاج انسان جانتا ہے اور مستقل مزاج انسان ہی جانتا ہے قدریں کیا ہوتی ہیں؟ قدریں ہی دانائی ہیں، علم ہے، شوق ہے، عمل ہے، جذبہ ہے بس انسان کو زمانہ کا ادراک ہونا چاہیے۔

Marfat.com

وہ بڑا خوش نصیب ہے جس کو زندگی کے سفر میں ہم خیال ہم سفر نصیب ہو اس سے منزلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ سکون ملتا ہے، بدنصیبی یہ ہے کہ جب ہم خیال لوگ، ہم سفر نہ ہوں۔

جو منزل کے بارے میں علم رکھتا ہے مگر عمل کے بارے میں نہیں جانتا وہ منزل نہیں پا سکتا۔ علم کے ساتھ ساتھ عمل نہایت لازم ہے ورنہ انسان کامیاب نہیں ہوگا۔

جب انسان کے اندر گڑ بڑ ہو تو باہر کے سجدے اسے کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ جب انسان کے اندر سچا سجدہ ہو تو باہر کی گڑ بڑ اسے پریشان نہیں کر سکتی۔ انسان کو صرف اس پر غور کرنا ہے، سوچنا ہے کہ جو وہ کر رہا ہے کس کو پانے کے لیے کر رہا ہے؟ اگر وہ شئے اس کو میسر نہیں آ رہی تو اپنے عمل پر غور کرے۔ اپنے علم پر نظر ثانی کرے کہاں گڑ بڑ ہے؟ کہاں غلطی ہو رہی ہے؟ سجدے بے اثر ہیں، پریشانی دامن گیر ہے، پیشانی پر سجدہ کا نشان ہے، اللہ کو یقین نہیں آ رہا۔ جب تمہیں یقین آ جائے گا کہ اللہ تیرے سجدہ کو جانتا ہے تو اندر اور باہر گڑ بڑ نہیں ہوگی، یہ رسم و رواج والی عبادت ہی تیرے لیے اصل عذاب ہے ورنہ تو ایک سجدہ، کائنات کے سجدوں پر بھاری ہے جس کو اللہ کا یقین نصیب ہو، خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیوں ہے؟

Marfat.com

ابھی یہ فیصلہ کرنا باقی ہے کہ انسان بنانے سے پہلے شیطان تھا یا انسان بنانے کے بعد شیطان بنایا گیا کیونکہ انسان کا ہر غلط کام شیطان کے ذمہ ہے۔ شیطان خود کرتا ہے یا انسان سے کرواتا ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ ہر انسان کے اندر اس کے معیار کا شیطان موجود ہے، شیطان تو صرف بدنام ہے، جہاں کفن مہنگا ہو جائے وہاں کونسی چیز سستی رہ جاتی ہے، کفن بلیک میں فروخت ہو وہ معاشرہ رہنے کے قابل ہے؟ وہ انسانوں کے رہنے کے قابل ہے؟ جہاں مجبوری خریدی جائے اور مجبوری فروخت ہو، وہاں عزت نفس کہاں تلاش کریں؟ ابھی یہ فیصلہ ہونا باقی ہے پہلے کون تھا؟ پہلے ضرورت تھی کہ مجبوری۔

جہاں نفرتیں بوئی جائیں گی وہاں نفرتیں ہی پیدا ہوں گی، پیار کے پھول نہیں اگیں گے، آنے کا راستہ دو گے تو جانے کا راستہ ملے گا۔

جب لمحے خطا کرتے ہیں تو صدیاں سزا پاتی ہیں۔ انسان کی زندگی میں کبھی کوئی ایسا لمحہ آتا ہے کہ ساری زندگی اس کی سزا پاتی ہے۔ کبھی کوئی لمحہ ایسا نصیب ہوتا ہے جو ساری زندگی پر بھاری ہوتا ہے۔ کوئی لمحہ ایسا ہوتا ہے جس کی قیمت ساری زندگی کے برابر ہوتی ہے۔ بس لمحے ہی خوش نصیب ہوتے ہیں اور لمحے ہی بدنصیب۔

Marfat.com

یقین اور توبہ

اگر انسان کو یقین ہو جائے کہ اس نے مر جانا ہے تو وہ ہر وقت موت سے خوف زدہ رہے اور نظام ہستی میں اپنا کردار ادا نہ کر سکے اس لیے موت کا یقین ہونے کے باوجود انسان موت کو قبول نہیں کر رہا۔ جس چیز کا انسان یقین رکھتا ہے اس کا ریکارڈ انسان اپنے ذہن میں رکھتا ہے، پروردگار عالم نے موت کا ریکارڈ ذہن میں رکھنے کی صلاحیت انسان سے سلب کر لی ہے ورنہ ہر وقت موت کے بارے میں سوچتا رہتا اور روزہ مرہ کے کام توجہ سے نہ کر سکتا۔ جو لوگ توجہ سے کام نہیں کرتے وہ مقصد کو نہیں پا سکتے۔ زندگی میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انسان کو یقین ہے کہ اس نے مرنا ہے مگر اس کو یقین نہیں آتا کہ اسی نے مرنا ہے لہٰذا فرمان الٰہی ہے کہ سب سے کم تر جو پیدا کیا ہے وہ یقین ہے، جس انسان کو مرنے کا یقین ہے وہ اپنے رویوں اور اعمال میں اس یقین کو راسخ کر کے بہترین زندگی اس حوالے سے گزار سکتا ہے کہ فرمان الٰہی کا حکم عدول نہیں ہوگا۔ یقین ہی انسان کو لاشعور سے شعور میں لاتا ہے اور نظر سے توجہ کی طرف مائل کرتا ہے، جو لوگ نظر تو رکھتے ہیں توجہ مرکوز نہیں کرتے وہ کچھ حاصل نہیں کرتے، خواہ وہ عبادت کریں، مطالعہ کریں، کسی واقعہ کو دیکھیں۔ یقین کے ساتھ کسی چیز کی طرف توجہ کرنے سے اس کی ہیبت کے بارے میں آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

☆☆

Marfat.com

روز و شب

زندگی موت سے زیادہ کمزور ہے اور موت محبت سے زیادہ، محبت موت اور زندگی کا راز وہی جانتے ہیں جن کے اندر سچا جذبہ عشق ہوتا ہے، جو زمانہ ماضی کے فراموش اور گم شدہ افسانے دہراتے ہیں اور آسمان کی متغیر نگاہوں سے گزرے ہوئے خونیں ڈرامے کا مشاہدہ کرتے ہیں، جو مجسم قہقہہ زندگی میں، آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی پکار سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ وہ اپنے شب و روز میں فطرت کے کھلونوں سے کھیل کر لطف لیتے ہیں۔ وہ جو محبت موت اور زندگی کا راز جانتے ہیں وہ روح کی نبض پر ہاتھ رکھ کر کائنات کے علوم میں ڈوب جاتے ہیں اور ایسے شاداب اور پرسکون ہو جاتے ہیں جیسے مدت سے پیاسی زمین سیراب ہونے کے بعد ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ ماضی کے افسانے دہرانے لاحاصل؟ جب حقیقت ہی حقیقت نہ رہے تو ماضی کے افسانے دہرانے سے کیا حاصل؟ محبت موت اور زندگی کا راز جاننے والے انسان! تو سمجھ رہا ہے کہ سورج ڈوب رہا ہے، نہیں۔ رات دھیرے دھیرے صبا میں تبدیل ہونے والی ہے۔ جب تیرا ماضی ڈوب جائے گا تو صبح نو پائے گا۔ اے انسان! شب و روز سے آگاہی چاہتا ہے یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک تیرے اندر مکمل سچائی نہیں ہوگی۔ جب تک تیری اپنی ذات سے آشنائی نہیں ہوگی۔ تو ٹھہرا ہوا ہے شب و روز چل رہے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

علم اور حقیقت

حقیقت کو جاننے کی کوشش کو علم کہتے ہیں اور جب حقیقت معلوم ہو جائے تو اسے صرف زبانی یاد کرنے کا نام تعلیم ہے۔ کسی چیز کو یاد رکھنا تعلیم اور جاننا علم ہے۔ غذا کو جاننا تعلیم ہے غذا کو بنانا علم ہے، علم سے عمل بنتا ہے اگر عمل نہیں بنا تو وہ علم والا عمل نہیں وہ تعلیم والا عمل ہے بس ہم تعلیم والا عمل کر رہے ہیں اس لیے ہمارے اردگرد ایسا معمول ہے جب علم والا ہوگا تو معاشرہ درست ہوگا، ہمارے تعلیمی اور مذہبی اداروں میں تعلیم دی جا رہی ہے اور ہم اسے علم سمجھ رہے ہیں۔
جب انسان عالم بن جاتا ہے تو پھر نہ جرائم رہتے ہیں اور نہ گناہ کی گنجائش ہوتی ہے۔
عالم اور جاہل کیا ہیں؟ عالم اپنے حواس سے علم حاصل کرتا ہے جاہل اپنے حواس سے کچھ حاصل نہیں کرتا یہ ان پڑھ اور پڑھے ہونے کی وجہ سے نہیں، آنکھ ہو اور نظر نہ آئے یہ جاہلیت ہے، کان نہ ہو اور سماعت نصیب ہو یہ علم ہے، علم انسان کے اندر ہے اور اسے باہر ظاہر کرنا ہے، تعلیم باہر سے اندر داخل کرنے کا نام ہے۔ علم باہر سے حاصل کرتے ہیں اور اندر والے علم سے موازنہ کرتے ہیں۔ اس لیے علم یافتہ اور تعلیم یافتہ میں فرق ہے۔ تعلیم یافتہ صرف باہر دیکھتا ہے اور اسے باہر کا علم ہے، اندر والے علم سے نابلد ہے، انسان کے اندر والے علم کا نام اللہ کی معرفت ہے، اس کی پیدا کردہ حقیقتوں کا علم، لہٰذا اصل علم وہ ہے جس سے کسی چیز کی حقیقت معلوم ہو۔ جو ذہنوں میں انتشار، محرومی اور پریشانی پیدا کرے وہ علم نہیں ہاں تعلیم کہہ سکتے ہیں۔ دینی مدارس میں ان کو دور کرنے کے لیے اگر علم پڑھایا جاتا ہے تو پھر وہ علم ہے ورنہ وہ بھی روزگار کے لیے ایک تعلیم ہے جو انسان کے اندر انقلاب نہیں لا رہی صرف نظریہ رزق کا حصول ہے۔ یہی وجوہات ہیں کہ انسان میں شعور اجاگر نہیں ہو رہا اور معاشرہ کی سمت درست نہ ہے، کسی معاشرہ کا رخ موڑنے کے لیے علم کی ضرورت ہے تعلیم کی نہیں۔ مغرب میں تعلیم ہے مگر رخ موڑنے کی صلاحیت نہ ہے۔ انسان کی اندر اور باہر سے اصلاح ضروری ہے یہی علم کی منشا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نہایت مہربان رحم والا ہے جب بندہ پر مہربان ہوتا ہے تو موت سے پہلے اسے توبہ کی توفیق عطا کر دیتا ہے، توبہ کی توفیق ہی اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔

جن کے والدین مومن ہوں اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کی راہنمائی کے لیے اسباب پیدا کرتا ہے۔ اگر اولاد خراب ہوگئی ہے تو اپنے اعمال پر نظر ثانی کرو، معلوم ہو جائے گا کوتاہی کہاں ہوئی ہے؟

جو انسان اپنے اندر دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ عالم نہیں بن سکتا۔ جو اپنے آپ کو عالم کہلواتا ہے وہ پڑھی ہوئی، یاد کی ہوئی چند باتوں کا عالم ہے۔ نہ ہی اس نے کتاب مبین فطرت کا مطالعہ کیا ہے اور نہ ہی اس نے اپنے اندر والی کتاب کے اوراق الٹ کر دیکھے ہیں۔ اصل علم انسان کے اندر ہے جس کے لیے ذوق آگاہی چاہیے۔ جو انسان اپنے اندر جھانکنے کا حوصلہ نہیں رکھتا وہ کوئی بات یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہمارا مشاہدہ علم نہ ہے مگر ہر علم ایک مشاہدہ ہے۔

Marfat.com

گناہ سے نفرت کرو اور اس گناہ گار سے بھی نفرت کرو جس کو خدا توبہ کی توفیق نہیں دیتا۔

جو انسان مصافحہ کرتا ہے اور ہاتھ تھام کر بات کرتا ہے اس وقت تک ہاتھ نہیں چھوڑتا جب تک بات پوری نہیں کر لیتا اس کی بات پر اعتبار کر لو، یقیناً اس کے اندر سچی بات کرنے والا کوئی انسان ہے۔

عورت ایک ایسا دل آویز اور خوش نما پھول ہے جب تک وہ پودے کے ساتھ رہتا ہے نہایت خوبصورت لگتا ہے۔ جب وقت کی آندھی اسے حالات کے ہاتھ سے نوچ لیتی ہے تو پھر وہ جلوس حیات کے مظلوم اور شکست خوردہ راہ گیروں میں شامل ہو کر یہ بھول جاتی ہے کہ اس کا اصل نام کیا ہے؟ اور اس قافلہ کے ساتھ کیوں شامل کر دیا گیا ہے۔ یہ اس کی اپنی ذات ہے یا دوسری ذاتوں کی وجہ سے اس کے ساتھ ایسا ہے یا یہ درندہ صفت اور بھیڑیا نما مردوں کی اکثریت کی وجہ سے ہے۔ جب عورت کی آرزو و حیا اندھے غم میں بدل جاتی ہے اس کی وجہ مرد کے منفی رویے ہیں۔ اس کی بالادستی کے تقاضوں کی وجہ ہے۔ عورت کو وہ مقام ملنا چاہیے جو اس کا حق ہے۔ وہ آزادی جو اس کے حق کو اندھا کر دے وہ اسے مت دو۔ پھول اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتا، بے رحم نظریں ہر وقت پھول کو دیکھتی رہتی ہیں، توڑ لیتی ہیں، مسل دیتی ہیں، اس احساس سے محروم ہوتی ہیں کہ پھول شاخ کے ساتھ ہی خوبصورت لگتا ہے۔

Marfat.com

انسان کو اپنی عقل مندی کا اس وقت علم ہوتا ہے جب اس کا واسطہ کسی احمق سے پڑتا ہے، عقل مند سے ملاقات کر کے تم اتنا کچھ نہیں سیکھ سکتے جتنا تم کسی جاہل سے مل کر حاصل کرتے ہو۔ جاہل وہ بات کرتا ہے جو تمہاری عقل کو یا تو کھا جاتی ہے یا تمہاری بات کو سیدھا راستہ بتاتی ہے۔ یہ تعلق اس وقت معلوم ہوتا ہے جب شعور زندہ ہوگا۔ لوگ لاشعور میں بات کرتے ہیں۔ انسان شعور میں سنتا ہے، شعور عقل ہے اور لاشعور جہل۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بڑا انسان ہے جس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ توبہ کی قبولیت اللہ کی رضا کا دوسرا نام ہے۔ توبہ انسان کی ندامت اور اللہ کی خوشی کا نام ہے، انسان جب معافی طلب کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ معاف کر کے توبہ قبول کرتا ہے۔ سچی توبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبادت ہے۔ سچی توبہ سے سچی معافی ہوتی ہے اور جھوٹی توبہ سے جھوٹی معافی۔

پیار اتنا کرو جتنا دُکھ سہہ سکتے ہو، ہر پیار کا نتیجہ دُکھ ہے۔ جو پیار کو دھوکا دیتے ہیں وہ دھوکا نہیں دُکھ ہوتا ہے۔

Marfat.com

آزادی ایک متبرک اور پاکیزہ لفظ ہے جس کے گرد انسان طواف کرتا ہے۔ آزادی تمام ذی نفس کا بنیادی حق ہے، زندہ قومیں آزادی کے نام پر مرمٹتی ہیں۔ تمام بنیادی حقوق کا دارمدار آزادی ہے اگر انسان آزاد نہیں تو وہ کوئی حقوق طلب نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے ملنے چاہیں۔ آزادی ہی انسان کو سوچنے کی صلاحیت عطا کرتی ہے۔ غلام اور غلام قومیں سوچنے سے عاری اس وقت تک رہیں گی جب تک ان کو آزادی کا شعور حاصل نہیں ہوگا۔ آزاد ذہن کھل کر حق کی حمایت کرے گا، محکوم ذہن کبھی حق بات نہیں کہہ سکتا۔

جو اپنے آنسوؤں سے غسل کرنا جانتے ہیں وہ اندر سے پلید نہیں ہوتے۔ ظاہری طور پر لوگ انہیں کمزور سمجھتے ہیں مگر حقیقی طور پر ایسا انسان بہت طاقت ور اور مضبوط ہوتا ہے۔ کیونکہ آنسوؤں کے واسطہ سے اس کا تعلق ایک طاقتور ترین ہستی سے ہوتا ہے۔ جن کو رونا نصیب نہیں وہ اپنی ذات کے حافظہ میں ایک لاش کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ جو خاک پر پڑی ہو یا مردہ جسم لے کر زمین پر چل رہی ہو۔ جس کو نیستی اور فراموشی میں دفن کرنیو الا نہ مل رہا ہو۔

Marfat.com

جو شک میں رہیں گے شک ان میں رہے گا۔ جن میں یقین ہے ان میں یقین رہے گا، خدا زمانوں میں اور زمانہ خدا ہے۔

وہ انسان ترقی نہیں کر سکتا جو نظر تو چلتا ہوا آئے مگر وہیں کھڑا ہو جہاں سے چلا تھا۔ انسان رُکا ہوا ہو اور وقت چل رہا ہو وہ ہرگز ترقی نہیں کر سکتا۔

انسان فانی ہے اگر جذبے بھی فانی ہو جائیں تو انسان کے چلتے رہنے یا رکے رہنے میں کوئی فرق نہیں۔ جذبے لافانی ہوں اور انسان مر جائے تو یہی جذبے دوسرے انسانوں کے قالب میں اتر جاتے ہیں۔ جو قومیں جذبوں کی حفاظت کرنا جانتی ہیں وہ مرتی نہیں اور نہ ہی انہیں کوئی شکست دے سکتا ہے۔

محبّت کا چاند زندگی کے آسمان پر چند لمحوں کے لیے چمکتا ہے مگر اس کی ٹھنڈک سے جھلستا ہوا موسم بھی سرد ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

جب اہل قلم، اہل علم اور اہل اقتدار بے حس انسان ہو کر انسانی اقدار کی تذلیل پر آمادہ ہو جائیں اور چند کفن چور قبروں کی تقسیم کے لیے انجمن بنالیں تو قدرت اپنا ہی کوئی ایسا ذریعہ بنالیتی ہے جو بنی نوع آدم کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی تلقین کرتا ہے۔

معاشرہ اس وقت تباہ ہوتا ہے جب شر غالب آ جائے اور خیر کی طرف پشت کی جائے۔ عافیت اس میں ہے کہ کبیرہ اور صغیرہ دونوں کے لیے توجہ کی جائے جہاں مغفرت کی دُعا ہو وہاں رحمت کی التجا بھی ہو۔

انصاف کی عظمت پر یقین اٹھ جائے تو وہ دہلیز پر بھی ملے گا اس کا کوئی فائدہ نہیں اور پھر سستا اور جلد ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بدقسمت ترین انسان وہ ہے جس کے پاس دولت ہو مگر تنہا ہو۔ یہ اس غریب سے بھی بدقسمت ہے جس کو دو وقت کی روٹی نصیب نہیں مگر وہ اپنے بچوں میں موجود ہے۔ وہ بچے جو غربت کے باوجود اس سے پیار کرتے ہیں اور اسے تنہا نہیں ہونے دیتے۔

Marfat.com

جن ہاتھوں میں اتنی دولت ہو کہ وہ دُعا کے لیے نہ اٹھ سکیں۔ ان ہاتھوں سے زیادہ محتاج ہیں جو دولت سے خالی ہیں مگر دُعا کے لیے اٹھ رہے ہیں۔

حکمت اور دانائی وہ سعادت ہے جو نفس کی انتہائی پاکیزگی میں جنم لیتی ہے۔ وہ نفس جو اعلیٰ کردار کا حامل ہوتا ہے، جو قوت الٰہیہ پر یقین کامل رکھتا ہے، وہ نفس مطمعنہ ہے جو حکمت اور دانائی کا مبلغ ہے۔

انسان جب ضروریات زندگی خریدتا ہے تو وہ اپنے اطمینان کی قیمت ادا کرتا ہے اگر وہ مطمئن نہیں ہو گا تو پھر اس کو افسوس بچے گا۔ ایسا افسوس اتنی دیر تک رہتا ہے جب تک وہ دوسری ضرورت میں سے اطمینان حاصل نہیں کر لیتا۔ جس انسان کو جتنی دیر افسوس رہتا ہے وہ اتنی دیر پریشان رہتا ہے۔

جس کی رسائی عقل پر مبنی ہو اس کی باتوں میں اثر ہوتا ہے جس کی باتوں میں اثر نہ ہو وہ عقل سے دور ہوتا ہے بلکہ وہ عقل سے باتیں ہی نہیں کرتا اور نہ عقل اس سے باتیں کرتی ہے، دراصل عقل ہی بات ہے۔

Marfat.com

اچھی بات کرنے کی اہمیّت بھی اتنی ہی ہے جتنا کسی شخص کو اچھا کھانا کھلانے کی ہے۔ کیونکہ ذہن کی اپنی خوراک ہے اور پیٹ کی اپنی۔ پیٹ کا مزہ چلا جاتا ہے اور ذہن کا مزہ برقرار رہتا ہے۔ بات کا ذکر رہتا ہے جب کہ کھانے کا ذکر اس وقت تک ہے جب تک وہ حلق سے اتر نہیں جاتا۔ لہٰذا اچھے انسان وہ ہیں جو بات کی اہمیّت کا خیال رکھتے ہیں اور خوبصورت باتیں کرتے ہیں۔ باتوں سے دل نہیں دُکھاتے۔ باتوں سے زہر نہیں پھیلاتے۔ باتوں سے فساد نہیں کرواتے، جو باتوں اور کھانوں کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں انہیں ملاں کہتے ہیں جن کے دماغ اور پیٹ کا کوئی پیمانہ نہ ہو۔

جن کا کام ٹھیک چل رہا ہے اس امر کا ہونا لازمی نہیں کہ وہ آدمی بھی ٹھیک ہے۔ بلکہ یہ امر لازمی ہے جو آدمی ٹھیک ہے اس کا کام اگر ٹھیک نہیں بھی چل رہا تو وہ ٹھیک ہے۔ اس کو خدا کا فضل کہتے ہیں۔ بس جو خدا کے فضل میں رہتے ہیں وہ ٹھیک ہیں اور زندگی کا مقصد ٹھیک ہونا چاہیے۔ اگر عبادت ہو رہی ہے اور آدمی ٹھیک نہیں ہو رہا تو عبادت بے مقصد ہے لہذا زندگی بے مقصد ہے۔ زندگی کا ایک مقصد ہے کہ جو حاکم کہتا ہے وہ نائب کرے۔ جس نائب کی اپنی مرضی ہے وہ نائب ٹھیک نہیں لہذا انسان کو مرضی نہیں کرنی چاہیے، یہ زندگی کا مقصد ہو تو معاشرہ اعلیٰ ہو گا۔

Marfat.com

جس انسان کا صرف عقیدہ ہو اور عقیدت نہ ہو وہ سب انسان ایک جیسے ہیں جن میں عقیدت ہو اور عقیدہ نہ ہو، عقیدہ اور عقیدت یک جا ہوں تو صاحب عقیدت، عقیدہ ہوتے ہیں۔ ایسا انسان صرف وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، اپنے اندر جھانکتا ہے کہ غلاظت کہاں ہے؟ غلطی کہاں ہے؟

جو عمل انسان کی مرضی سے عمل میں آئے اس کی ذمہ داری صرف اس پر ڈالی جا سکتی ہے، جو عمل دوسرے کرتے ہیں ان کے وہ ذمہ دار ہیں۔ ہمارے ذہن میں انتشار اس وقت جنم لیتا ہے جب غلطی کوئی کرتا ہے اور سزا دوسرے کو ملتی ہے۔

دنیا میں علیحدہ علیحدہ بچھے ہوئے مصلوں کے ایک ہونے کا نام کعبہ ہے۔ کعبہ میں ایک مصلیٰ پر نماز پڑھتے ہیں کعبہ کے باہر سب کے علیحدہ علیحدہ مصلے ہیں۔ کیا وہ مرضی کے مصلے ہیں؟ یا ان مصلوں میں لوگوں کی علیحدہ علیحدہ مرضی ہے؟ یہی نقصان ہے جو اسلام کے نام پر اسلام کو پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ سب خود غرض عناصر کی کارستانی ہے۔

Marfat.com

کشف مستقبل کی ادھوری جھلک ہے جو انسان کو مستقبل سے بے نیاز کر دیتی ہے، مستقبل سے بے نیازی کا نام کشف ہے۔

احترام اور محترم کے درمیان ایک دیوار ہے جسے خوف اور محبت نے کھڑا کیا ہے۔ مگر دونوں طرف کھڑے ہوئے بڑے لطف اندوز ہوتے ہیں جب یہ دیوار گر جائے تو نہ محترم رہتا ہے اور نہ ہی احترام کرنے والا، خدا اس دیوار کو اپنی خدائی کے لیے قائم رکھتا ہے۔ یہ جذبہ احترام کا اعجاز ہے، اولاد، اولاد والی ہو جائے پھر بھی ماں باپ کا احترام لازمی سمجھتی ہے۔ یہ اس وقت ہے جب ماں باپ کے درمیان دیوار نہ صرف احترام محترم ہو بلکہ جذبہ احترام اور محترم کی بنیادیں مضبوط کرے، یہ جذبہ احترام ہی ہے کہ ہم بڑے احترام کے ساتھ قرآن پڑھتے ہیں، قرآن میں جو باتیں ہیں ان پر عمل نہیں کرتے، ماں باپ کا احترام کرتے ہیں ان کا کہنا نہیں مانتے، دکھاوے والا جذبہ عذاب ہے۔ روزہ نہیں رکھا اور بے روز سے لڑ رہے ہیں تم روزہ کا احترام نہیں کرتے، یہ دکھانے کے لیے کہ وہ بھی مسلمان ہے بس جذبہ احترام سے مذہب پھل پھول نہیں سکتا اور قوم ترقی اور فلاح نہیں پا سکتی۔

Marfat.com

چڑھتی لَے کو صرف وجدان جذب کر سکتا ہے جب شعور کا جذبہ لَے میں آتا ہے تو قلم وجدان کے جذبہ میں آ جاتا ہے۔ قلم ایک چڑھتی لے ہے جسے قدرت عطا کر دے۔ یہ فن نہیں یہ سرائی نغمہ ہے۔ یہ اعلیٰ انسان کی پاکیزہ سوچ میں جنم لیتا ہے۔ قلم صدیوں کو لفظوں میں سمیٹ لیتا ہے۔ جذبوں کو لمحوں میں بند کر دیتا ہے۔ قلم کی لے ذہن کا وجدانی جذبہ ہے۔

جس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت عطا ہو جائے اسے مانگنا آتا ہے وہ بھوکا نہیں رہتا۔ مصیبت نہیں آتی، وہ اللہ کی بے نیازی کے راز سے آگاہ ہو جاتا ہے، وہ اللہ کی بے نیازی سے اپنے حصّے کی بے نیازی چن لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بے نیازی کی دولت سے نواز دیتا ہے، معرفت اس وقت عطا ہوتی ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کو حقیقی طور پر ہر حقیقت میں، پوری حقیقت کے ساتھ مانتا ہے۔ اپنے حواس خمسہ کو اللہ کے حکم کا پابند بناتا ہے، لغزش سے دور رہتا ہے۔ اپنی ہر سانس میں ہر آس میں اللہ سے دور نہیں ہوتا پھر اسے ہر چیز کی ضرورت ہوتے ہوئے کبھی ضرورت نہیں رہتی۔

Marfat.com

جو انسان خدا کے نور پر سچّی نظر رکھتا ہے خدا اس کے اندر روشنی کر دیتا ہے۔ خدا کا سچّا بندہ اپنے اندر خدا کا عکس دیکھتا ہے وہ باہر سے زیادہ اندر روشنی محسوس کرتا ہے بلکہ ہوتی ہے۔بس انسان کو اپنی ذات کی معرفت چاہیے جو خدا کی توفیق سے نصیب ہوتی ہے۔

جو انسان صداقت، خدا اور زندگی کا مفہوم و مطلب سمجھ لیتا ہے وہ باقی سب کچھ غیر ضروری سمجھتا ہے۔ بس اس سے انسان کے اندر روشنی ہو جاتی ہے۔ دیا، تیل اور سلائی سے ہی روشنی ہوتی ہے پھر وہ ناکامیوں سے کامیاب ہستی کو پالیتا ہے۔

حقیقت کو پانے کے لیے صداقت کا درازہ کھولنا پڑتا ہے اور وہی انسان یہ دروازہ کھول سکتا ہے جو یقین و اعتقاد کے ہاتھوں سے دستک دیتا ہے اور اس میں حقیقت کو پانے کی سچّی آرزو ہوتی ہے۔

Marfat.com

اگر آپ نے اپنی کوئی بات کسی آدمی کو سنانی ہے تو پہلے اس سے اس جیسی بات کرو تا کہ وہ بات سننے پر تیار ہو جائے ورنہ جب تک اس کی بات اس کے اندر ہے آپ کی بات اس کے اوپر سے گزر جائے گی، آپ کا وقت ضائع ہو گا اور اسے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ اگر دوسرے کو کوئی فائدہ نہ ہو تو اپنا وقت ضائع مت کرو۔

انسان دل کی آنکھ سے رازِ ہستی کا جائزہ لے سکتا ہے، چہرے والی آنکھیں مُند کرنے سے انسان محسوس کرتا ہے کہ اس کے اندر کیا ہے؟ بصیرت اندر کی روشنی ہے۔ ایسی روشنی سے انسان اپنی حقیقی ذات کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس مشاہدہ سے حقیقی زندگی کی صداقت کا مشاہدہ کرتا ہے جو پوری انسانیت کے لیے ہوتی ہے۔

انسان کی ساری ریاضت، عبادت ایک سچائی کو پانے کے لیے ہے اگر وہ سچ کو نہیں پا رہا تو اس کی ساری عبادت و ریاضت ریاکاری ہے۔ جو خدا سے محبّت رکھتا ہے خدا اسے سچائی سے ہم کنار کر دیتا ہے اور پھر ایسا انسان مرتا نہیں ہمیشہ زندہ رہتا ہے، صداقت پر قربان ہو جانے والے اس وقت تک رہتے ہیں جب تک صداقت رہے گی جس کو اپنے اندر سچائی کی روشنی نظر نہیں آتی وہ ساری زندگی تاریکی میں بسر کرتا ہے خواہ وہ کتنی ہی عبادت کیوں نہ کرے؟ سچّی نیت ہی انسان کو سچائی کا راستہ دکھاتی ہے۔

Marfat.com

جس کو میں بُرا سمجھتا ہوں مجھے اس کے قریب نہیں جانا چاہیے ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں۔ جو باہر سے بُرا نہ لگے اور اندر سے نہایت بُرا ہو وہ سب سے بُرا ہے اور جو اندر سے بُرا نہیں اور باہر سے بُرا لگتا ہے وہ مجھ جیسا بُرا ہے کیونکہ وہ مجھے بُرا لگتا ہے جس کو دوسرے بُرے لگتے ہیں وہ دوسروں کو بُرا لگتا ہے۔

جن کو نزدیک سے نظر نہیں آتا وہ دور کی باتیں کرتے ہیں جس انسان کو زندگی کی عظیم گہرائیوں کو اپنے اندر والی آنکھوں سے دیکھنے کی توفیق نہیں ہم ان سے وہ مشورہ لیتے ہیں جس سے ہم نے اپنی زندگی اور آخرت کا فیصلہ کرنا ہے۔ جو باتیں اچھی کرتے ہیں ضروری نہیں ان کا عمل بھی اچھا ہو مگر جن کا عمل اچھا ہوتا ہے یقیناً ان کی بات بھی اچھی ہے اور کردار بھی اچھا ہے کیونکہ اچھے کردار کے لیے اچھے عمل کا ہونا ضروری ہے مگر کیا کیا جائے؟ جو نزدیک کو بہت دور سمجھتے ہیں وہ فلاح نہیں پا سکتے اور جو دور اور نزدیک کے درمیان جانتے ہی نہیں وہ خود غور فرمائیں کہاں کھڑے ہیں؟ انسان اس کش مکش میں ہے کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے؟ موت قریب آ رہی ہے، وقت گزر رہا ہے، انسان اپنے آپ سے آگاہ نہیں۔ خدا ایسے انسان کی مدد کیوں کرے گا؟ بس یہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ تقدیر اور تدبیر کے درمیان خود فیصلہ کرے کہ کہاں، کون سے راستے کا انتخاب کرنا ہے؟

Marfat.com

ہر انسان اپنی ذات میں اجنبی ہے اور اپنی ذات کو دوسروں کی ذات میں تلاش کرتا ہے جب کہ دوسرے بھی اپنی ذات میں اجنبی ہیں۔ سارے ایسے اجنبی انسان اگر سچائی کو تلاش کرنے لگیں تو اس کو نہیں پا سکیں گے کیونکہ سچائی صرف سچے انسان کے اندر ہے جو اپنی ذات میں سچا ہے۔

انسان جتنا اپنے بارے میں جانتا ہے اس سے کم دوسروں کے بارے میں جانتا ہے مگر ہر وقت کوشش کرتا ہے کہ وہ دوسروں کے بارے میں معلونات حاصل کرے اس سے کہیں بہتر ہے کہ اپنے بارے میں بہترین اصلاح کی طرف توجہ دے تا کہ اس کو اپنی ذات بہتر نظر آئے۔

جسم اور روح ایسے ہیں جیسے پھول اور خوشبو، پھول نہیں رہتا مگر خوشبو رہتی ہے، ہمیں نظر نہیں آتی۔

Marfat.com

گناہ جب تک انسان کے اندر ہے تو انسان نے اپنے اندر ہی توبہ کرنی ہے۔ جب گناہ ظاہر ہوگا تو ظاہری توبہ ہوگی۔ انسان کو ہردم توبہ میں رہنا چاہیے، گناہ کی طہارت توبہ ہے۔

ہم نے اپنا ذہن اپنی مرضی سے خراب کیا ہوا ہے۔ اپنی مرضی کے علاوہ میرے نزدیک سب غلط ہے یہاں تک کہ میری مرضی کے خلاف میرا عقیدہ بھی ناقص ہے۔ انسان کی مرضی اس کی زندگی پر حاوی ہے۔ مرضی انسان کے انتخاب کا دوسرا نام ہے۔

ہمارے درمیان سب سے مضبوط اور پائیدار رشتہ ہمارا باہمی اعتماد ہے، اعتماد نہ رہے تو کچھ نہیں رہتا۔

سچ ہر رشتہ اور تعلق کی پائیداری کے لیے نہایت اہم اور بنیادی عنصر ہے۔ سچ کے بغیر اگر کوئی تعلق یا واسطہ ہے تو اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

کامیاب انسان کے لیے نہایت اہم ہے کہ وہ اپنی صحیح ترجیحات پر مکمل یقین رکھے اور ان کی سمت درست ہو ورنہ کامیاب زندگی میں ناکامی ہے۔ لاحاصل عمل میں انسان کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ دولت مند بن سکتا ہے کامیابی نصیب نہیں ہوگی۔

جب کوئی احساس اور شعور کا وزن نہیں اٹھاتا تو اسے ذہنی تکلیف کیوں ہوگی؟ احساس اور شعور کی زندگی بڑی مزیدار ہے مگر رہنا اسی ماحول میں ہے، جس ماحول میں احساس اور شعور سے عاری انسان ہر بات پر بحث کرتا ہے اور اپنی ہر غلط سوچ کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مجھے اس دولت سے نفرت ہے جو میں نے ضمیر فروخت کر کے کمائی ہے۔ لوگوں کو اس میں برکت نظر آتی ہے، شان وشوکت محسوس کرتے ہیں۔ لاشعور پر اتنا بوجھ ہے جس سے میری سوچ اور خیال کی کمر خمیدہ ہوگئی۔ جس سے حقیقت پر پردہ پڑ گیا۔ جس کی وجہ سے میرا احساس مردہ ہوگیا ہے۔

Marfat.com

ہر چیز کو گہرائی میں دیکھنا چاہیے اور ایسی ہر گہرائی اعلیٰ فکر میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ جو انسان فکر نہیں کرتا پھر جو وہ کرتا ہے اس کے نزدیک جائز اور ناجائز میں فرق کرنا ضروری نہیں۔

مرد کو اُسی اولاد سے محبت ہوتی ہے جس کی ماں اس کے ساتھ ہوتی ہے۔

بدفطرت اور بدطینت انسان کی کوئی ذات نہیں۔ اس کی غرض ہی اس کی ذات ہے، غرض سے آگے وہ سوچ ہی نہیں سکتا۔

جتنی انسان کو اپنے عقیدہ کی سمجھ آ جائے اتنا اس پر عمل ضرور کرے ورنہ اس کا عقیدہ اس کے لیے قطعاً فائدہ مند نہیں۔ عقیدہ کی بنیاد پر جنت کے خواستگار کو چاہیے عقیدہ کی دل آزاری نہ کرے۔ اس کے مطابق عمل کرے تاکہ جواب طلبی کم ہو۔

Marfat.com

جو کچھ ہم میں ہے اگر وہ ہم میں نہیں ہے تو جن چیزوں کو ہم اپنا کہتے ہیں ہماری اپنی نہیں ہیں۔ اگر ہم میں ایمان ہے اور اگر ہم ایمان میں نہیں ہیں تو جس ایمان کو ہم اپنا کہتے ہیں وہ ہمارا اپنا ایمان نہیں۔ جب ہمارا ایمان مضبوط ہو گا تو اللہ کا ایمان ہم میں مضبوط ہو گا پھر ظاہری و باطنی علم و عرفان ہمارے اندر اور باہر خود ظاہر ہو گا پھر انسان کے اندر خدا کا خوف ہو گا اور انسان باہر سے بے خوف ہو جائے گا۔

خدایا۔ مجھے اتنا بوڑھا کرنے سے پہلے اپنے پاس بلا لینا جب میں بار بار ایک بات کو دہراؤں اور میرے سننے والے میرے مرنے کی دُعا کریں، مجھ سے میرے چاہنے والے دور رہیں، میں پکاروں اور وہ میری آواز پر خاموش رہیں اور اگر جواب دیں تو وہ تلخ ہو۔

انسان تو اسی وقت مر جاتا ہے جب وہ کوئی دھوکا کھاتا ہے ہے یا وہ کسی کو دیتا ہے۔ یہ سارے لوگ جو اپنے جیسے لوگوں کو دھوکا دے کر، دھوکا کھا کر چل پھر رہے ہیں، ایسی زندگی صرف "لوگوں" ہی کو زیب دیتی ہے، انسان کو نہیں۔

Marfat.com

بڑا خوبصورت ادب یہ ہے کہ کہنے والی بات بعد میں کہو اور جس بات کا خاص مطلب نہ ہو اس سے بات شروع کرو جو سننے والے میں تجسس پیدا کرے۔ بات ایسے کرو تا کہ وہ پوری طرح متوجہ ہو جائے، جب تک مخالف فریق بات سننے کے لیے تیار ہی نہ ہو تو اس سے بات مت کرو ورنہ بات بھی ضائع ہوگی، آپ کا وقت بھی اور آپ احساس کمتری میں چلے جائیں گے، آپ کو کوفت ہوگی، ادب والی بات عام گفتگو میں شمار ہوگی۔

زندگی میں وہی کامیاب ہو سکتے ہیں جو زندگی کو اچھی طرح گزارنا جانتے ہیں ورنہ اپنی نظر میں ہر کوئی کامیاب ہے، کامیابی یہ نہیں کہ آپ نے دولت کتنی کمائی اور ترقی کتنی کی بلکہ ترقی یہ ہے کہ آپ زندگی میں کتنے مطمئن رہے ہیں؟ زندگی میں اطمینان ہی کامیابی کا معیار ہے۔

اگر انسان کے پاس سب کچھ ہو جو اس کی ضروریات ہیں مگر سوجھ بوجھ سے محروم ہو تو اس بات پر یقین کر لو وہ نہایت مفلس ہے ایسے انسان کی نہ کوئی بات سنتا ہے اور نہ ہی دھیان دیتا ہے۔جس کی بات پر دھیان نہ دیا جائے وہ غریب بھی اور مفلس بھی۔

Marfat.com

جو انسان دولت کا زیادہ حساب رکھتا ہے اس کی زندگی کا آخری حصہ دولت کے نیچے دب جاتا ہے اور پھر اس کی اولاد دولت والی باتیں نہیں سنتی۔

جب ایک سچ آگے آ جاتا ہے تو انسان کئی جھوٹ بولتا ہے۔ سچ کا مقابلہ سچ سے کیا جا سکتا ہے، سچ کے مقابلہ میں بہت سے جھوٹ، جھوٹ ہی رہیں گے۔

انسان سے کوئی نفرت نہیں کرتا، لہجے اور رویوں سے نفرت ہوتی ہے۔ جو انسان لہجے اور رویے کی زبان جانتا ہے سب لوگ اس سے پیار کرتے ہیں، لہجے اور رویے ہی پیارے ہوتے ہیں انسان نہیں، اگر حیوان کا رویہ بھی اچھا ہے تو وہ پیارا لگتا ہے اور اگر انسان کا رویہ درست نہیں تو وہ حیوان لگتا ہے۔ اس لیے انسان سے نفرت نہیں رویے اور لہجے نفرت ہیں۔

Marfat.com

جو اپنے محسن کو تختہ دار پر لٹکا دیتے ہیں وہ جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔

کسی کے گریباں میں مت جھانکو ورنہ کوئی تمہارے باطن سے لطف اندوز ہو گا۔

جو اپنے محسنین کے خلاف بہتان تراشی کرتے ہیں ان کے اندر کوئی خبیث ہوتا ہے۔ خباثت انسان کو اندھا کر دیتی ہے اور اس کی زبان سے لطافت اور چاشنی چھین لیتی ہے۔ زندہ رہنا چاہتے ہو تو ان زندہ اللہ کے بندوں سے تمسک رکھو جن کے اندر خدا اور خدا کا رسولؐ اسم اعظم ہے۔

جو گھر آ کر پوچھتے ہیں کیا پکا ہے؟ وہ بڑے غیر ذمہ دار ہیں، وہی پکا ہے جو لا کر دیا تھا۔ نہ جانے ایسے لوگ اپنی زندگی کے بارے میں کیا اور کیسے سوچتے ہیں؟ یا ان کی زندگی تو اپنی ہے مگر سوچتے دوسروں کی طرح ہیں جو نہایت غیر ذمہ دار ہیں۔

Marfat.com

ہر فکر کی ابتدا حیرت ہے اور جب انسان لاعلم سے علم میں داخل ہوتا ہے حیرت زدہ ہو جاتا ہے کہ انسان کی حقیقت کیا ہے؟ مگر خدا ایسی حیرت اس انسان کو عطا کرتا ہے جس میں یہ جوہر ہوتا ہے کہ فطرت کے ذرے ذرے سے اپنی اعلیٰ فکر سے علم حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، پھر ایسا انسان، انسانیت کا محافظ ہوتا ہے جس کی وجہ سے انسانیت کے دامن میں احترام ہے۔ آبرو ہے۔ حیرت کی وادی میں ہر طرف علم ہی علم ہے مگر انسان فکر سے عاری ہو گیا ہے، آنکھوں سے اندھا ہو گیا ہے، دیکھ سکتا ہے مگر نور والی آنکھ سے نہیں۔ نور والی آنکھ صرف اس کا نصیب ہے جو نصیب پر خوش ہے اور دل کی آنکھ سے سب کچھ دیکھ سکتا ہے کیونکہ دل میں خدا رہتا ہے اور وہی دیکھتا ہے۔ وہی حیرت زدہ کرتا ہے، وہی حیرت ہے، دین فکر ہے، وہی علم ہے جو ہمارے دل میں ہے، دل اندر کی کائنات کا سلطان ہے۔

جو انسان عورت کے رموز کو سمجھ جائے گا اس کو حیرت زدہ نہیں ہونا پڑے گا وہ سمجھ لے اس نے حیرت کو پا لیا ہے۔ عورت ایک حیرت ہے جس کے منہ سے نکلے ہوئے ہر لفظ میں جتنی مٹھاس ہے اس سے زیادہ تلخی ہے۔ ایسے راز کو پانے والا انسان روح کے ذائقہ اور خاموشی کے مزاج سے آشناء ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

جو اپنا غم اور خوشی دوسروں میں تلاش کرتے ہیں وہی جانتے ہیں وجدان کیا ہے؟ اپنے غم اور خوشی کا وجد ہو گا تو دوسروں کے غم اور خوشی میں وجد محسوس کیا جائے گا۔ اس لیے جو انسان اپنی زندگی میں لطف اندوز نہیں ہوتا وہ دوسروں کی زندگیوں کو لطف اندوز نہیں کر سکتا۔ اپنا قلم وجد والوں کے دلوں میں ڈبو کر لکھتا ہے اسی ادب میں وجدان ہو گا۔ اپنی ذات میں دوسروں کی ذاتوں کو ملا کر جب زندگی گزاری جائے گی تو پھر فرق محسوس ہوتا ہے۔ اکیلی زندگی میں غم اور خوشی کا احساس اتنا نہیں جتنا دوسروں کی غم اور خوشی کو ملا کر ہوتا ہے۔ خودغرض معاشرہ میں ایک ہی شئے ملے گی اگر غم ملا ہے تو خوشی نہیں ملے گی اور اگر خوشی ملی ہے تو غم نہیں ملے گا۔ زندگی دراصل وہی ہے جس میں غم اور خوشیاں برابر ہوں۔ غم زخم ہوتے ہیں خوشیاں علاج۔

الفاظ کی موسیقی ادب ہے۔ فکر کا فنکار ان الفاظ کے ساتھ خوبصورت نغمے گا سکتا ہے۔

Marfat.com

الفاظ

الفاظ ادب کے زخموں سے پھوٹنے والے درد خلق کرتے ہیں جو کیف کے وجدان سے نکلتے ہیں اور اعلیٰ انسان کے ذہن میں اتر جاتے ہیں۔ الفاظ ہی زخم رسیدہ ہیں اور الفاظ ہی زخم خوردہ، بس جو انسان الفاظ کی قدر سے آشنا ہے وہی زخم لگاتا ہے۔ وہی علاج کرتا ہے۔ لفظ ہی زہر اور لفظ ہی تریاق ہے۔ لفظ ہی حیرت اور لفظ ہی حیرت زدہ کرتے ہیں، لفظ ہی زخموں کے اندر درد ہیں اور لفظ ہی زخموں کا علاج ہیں لہذا انسان کو چاہیے جب الفاظ ادا کرے تو ان کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھے۔ الفاظ آزاد ہوتے ہیں انسان نے ان کو قید رکھنا ہے ورنہ یہ انسان کو کھا جائیں گے اور انسانیت کو برباد کر دیں گے۔ الفاظ کی عظمت آنکھوں سے اوجھل نہ ہو اور عقل کے معیار کو گرائیں نہیں۔ جو الفاظ زبان پر آتے ہیں اس سے زیادہ تلخ دل میں مخفی ہوتے ہیں۔ جو ظاہر کرتے ہیں اس سے زیادہ آرزوئں میں چھپے ہوتے ہیں۔ لفظ انسان کو تنہا کر دیتے ہیں اور لفظ ہی انسان کو میلہ میں رکھتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

حیرت

حیرت ہے انسان جب اپنی خلقت اور نیستی پر غور کرتا ہے تو اپنے خالق کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتا؟ اس سے ڈرتا ہے، وہ حیرت زدہ کر دیتا ہے جب کسی پر اپنا راز منکشف کرتا ہے۔ وہ رازِ ہستی ہے جسے جوان کرتا ہے اسے بوڑھا کرتا ہے۔ جسے جوانی دیتا ہے اسے اندھا کر دیتا ہے پھر ایسے انسان سے حیرت چھین لیتا ہے۔ اسے حیرت نہیں وہ جوانی میں ایسا کیوں کرتا ہے جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو اسے حیرت ہوتی ہے کہ وہ جوانی میں ایسا کیوں تھا؟

حیرت ہے جو مخلوق خدا انسان کو غم و رنج سے آشنا کرانے آئی ہے ہم نے اسے اتنی آزادی دے دی ہے کہ اس کے پاس مرد کے لیے اتنا کم وقت ہے کہ اس کے اپنے رنج و غم دور نہیں ہو رہے۔ وہ اپنی ذات کے علاوہ سوچ ہی نہیں رہی۔ جس کی رنج و غم سے آشنائی نہیں وہ مسرّت سے سرشار کیسے ہو گا؟

☆☆☆

Marfat.com

انسان ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے ایک کاٹ کر پوشاک بناتا ہے دوسرا بغیر کاٹے کفن تیار کر دیتا ہے۔ یہ دونوں لباس ایک ہی انسان پہنتا ہے، ایک بدلا جا سکتا ہے ایک ہمیشہ رہتا ہے۔ نہ جانے انسان پھر دو ملبوس میں فرق محسوس کیوں نہیں کرتا؟ جو ان کے امتیاز کو پالے گا وہ امر ہو جائے گا "ایدھی بن جائے گا"۔

جو ہماری خدمت کرتے ہیں ہم ان کی خدمت بھی نہیں کرتے اور انہیں دل میں جگہ بھی نہیں دیتے۔ یہ خدائی اصولوں کے خلاف ہے، پھر ہمیں کم از کم یہ خیال تو رکھنا چاہیے کہ ان کا دل نہیں دُکھے۔

کائنات کے حقیقی علوم کو جاننے کے لیے انسان کے اندر جو وجدانی قوّت ہے اسے کام میں لانا ہوگا۔ انسان کا حقیقی سرمایہ اس کے اندر والی وجدانی قوّت ہے مگر یہ سوئی ہوئی ہے اور انسانی لاشعور طاقت کے ساتھ جاگ رہا ہے۔ وجدان بیداری کا نام ہے اور جاگنا لاشعور ہے۔

Marfat.com

قیامت صغریٰ

8 اکتوبر 8:51 منٹ صبح

جب فطرت انسان کو اپنی عظمت دکھاتی ہے
کمزوری کے مقابلے میں طاقت کا مظاہرہ کرتی ہے
پھر اندھی آفتیں جکھڑوں کے پس پردہ
فطرت رونا چاہتی ہے
تا کہ زمین کے انتہائی طبقے کو یہ باور کرایا جائے
کہ زمین کے اندر دبی زندگی
گرم آنسوؤں سے اپنی پیاس بجھاتی ہے
موت سے مقابلے کے بعد روح پاکیزگی پاتی ہے
بہار آنے پر انہی عناصر سے
جو آج شدت غم سے آپس میں دست و گریباں ہیں
انسان الم ناک حوصلہ فرسا صبر، ہلاکت خیز مایوسی کے بعد،
اس کا حساب جب پورا ہو گا
مجھے ڈر ہے میری ہر صبح کی عبادت، آخری نہ ہو؟
یا رب بے کسوں پر رحم کر
انہیں بے پناہ سردی کی سنگدلی سے بچا

Marfat.com

ان کے عریاں جسموں کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ لے
کھلے آسمان کے نیچے پڑے یتیموں اور بے بسوں کو
برف کی تیر افگنی سے بچا لے
جو ان کے جسموں کو چھید لے گی
جو ان کے خون منجمد کر دے گی
یارب یتیموں، بیواؤں کی فریاد سن
جو سڑک پر ویرانے میں موت کے چنگل میں
سردی کے پنجوں میں گرے ہوئے ہیں
یا رب سرمایہ داروں کے دلوں میں اتر جا
ان کی چشم بصیرت کو بیدار کر دے
وہ کمزور، مظلوموں کی تباہ حالی دیکھ سکیں
یا رب ان بھوکے پیاسوں کی فریاد سن
جو تیرو تاریک رات میں، گھپ اندھیرے میں ہیں
ان کی غریب الوطنی، بے بسی پر رحم کھا
گرم مسکنوں کی طرف ان کی راہنمائی کر
یارب کرم کر، کہ تجھ میں سب قدرت ہے
زمین میں آگ کے تندور کو ٹھنڈا کر دے

یہ آفت زدہ تیری مخلوق اب خوف سے
سر گھٹنوں میں دبائے التجا کر رہی ہے، دُعا کر رہی ہے

Marfat.com

توبہ کر رہی ہے، معافی طلب کر رہی ہے
یہ تیری پُراسرار کاریت سے سہمے ہوئے
ڈرے ہوئے لوگ معافی کے طلبگار ہیں
رحم! رحم! پروردگار رحم کر دے۔

☆☆

قول کا پاس نہ کرنے والی قومیں مٹ جاتی ہیں۔ گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ خاندان برباد ہو جاتے ہیں۔ قول کی افادیت سے انکار کرنے والے پر کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ قول کا رشتہ میری اک عظیم محبت کا نام ہے اور یہ اللہ کے نام پر بنایا ہے اور اسی سے میرے پیار کا آغاز ہے اور قول کی افادیت ہی سے میری نسل کی ضمانت ہے۔ سب رشتے قول سے ہیں ماسوائے غرض کے رشتوں کے۔ غرض کے رشتوں کا کوئی نام نہیں ہوتا۔ یہ بے نام اور بدنام رشتے ہیں۔ قول توڑنا بھی ہے تو وہاں بھی احترام کی حدود ہیں۔ یہ صداقتیں ہیں۔ انسان بڑا بے حوصلہ ہے۔ تھوڑی سی تکلیف ہو تو چیخ اٹھتا ہے ہائے اللہ۔ اللہ کو یاد رکھنے والے قول کو بھی یاد رکھتے ہیں۔ بے حس انسان معاشرہ میں اذیت ہے۔

☆☆

Marfat.com

وہ نغمے جو ماں کے دل میں گنگناتے ہیں وہ بچے کے تبسم میں ظاہر ہوتے ہیں۔

جو راستے میں بھول جاتے ہیں ہم کہاں پہنچے ہیں؟ انکی کوئی منزل نہیں ہوتی۔

حد کمال وہ زندگی ہے جس کے ہر سانس میں لطف ہو۔ جس کے ہر سانس میں رحمان کا ورد ہو، سبحان اللہ، الحمد اللہ کا پاکیزہ جذبہ ہو۔ بس یہ پاکیزہ سوچ کا ہدیہ ہے۔ یہ اعلیٰ فکر کی عطا ہے؟ یہ شان بے نیازی کی غمازی ہے۔ بس جب انسان کو یقین ہو جائے کہ رازِ ہستی میں کیا کیا معجزات ہیں؟ جب انسان کا شعور بیدار ہو، بخت زندہ ہو، پروردگار راضی ہو تو پھر ایسے نصیب والی زندگی عطا ہوتی ہے۔

ہر انسان کی قیمت ہے اور وہ اپنی خود لگاتا ہے۔ کسی کی چائے کی پیالی ہے اور کوئی کوڑیوں کے بھاؤ فروخت ہو جاتا ہے۔ وہی انسان اعلیٰ ترین ہے جس کی کوئی قیمت نہیں اور ایسے انسان کو صداقت کہتے ہیں۔ وہ صداقت جس پر قربان ہونے والا شہید اعظم ہے۔

Marfat.com

صبر کرنے والا انسان بڑا عظیم ہوتا ہے صبر ضائع نہیں ہوتا، وقت اس کا امتحان لیتا ہے وقت ہار جاتا ہے اور صبر جیت جاتا ہے۔

اے انسان! تو جسے جانتا نہیں اس کے بارے میں رائے مت دے۔

جس چیز سے ڈر لگتا ہے اس پر جا پڑو، مرنا ڈرنے سے بہتر ہے۔ جو ڈر کر زندگی گزارتے ہیں وہ ڈری ہوئی زندگی ہے اور جس زندگی میں ڈر ہے وہ بیکار زندگی ہے۔ زندگی عزم سے گزارو، ارادوں سے نہیں۔ جب انسان عزم کر لیتا ہے تو پھر ڈرتا نہیں سوائے قادر ذات کے کیونکہ وہ ڈر دور کرتی ہے جبکہ اس کے مدمقابل قوت ڈر پیدا کرتی ہے۔

جس خیال کے ساتھ ہم بندھے ہوئے ہیں اس سے چھٹکارا حاصل کریں گے تو کوئی نتیجہ پا سکتے ہیں۔ انسان اپنے خیال کے علاوہ دیگر کوئی خیال نہیں رکھتا؟

Marfat.com

جو انسان کسی کی غلط حرکت میں سر ہلاتا ہے وہ اس غلط حرکت میں شامل ہوتا ہے۔

جو لالچ کرتا ہے وہ اعلیٰ فکر سے محروم رہتا ہے۔

جہاں حق بات کرنی ہے وہاں خاموش مت رہو اور جہاں خاموش رہنا ہے وہاں مہلت مت کرو۔ تاکہ اپنے آپ پر اعتماد کا جوہر حاوی رہے۔

جو حق میں شک کرتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ جب حق واضح ہو جائے تو بے خوف اس کا ساتھ دو۔

اپنی نفس سے آگاہی اصل علم ہے جس کو خدا سے ڈرنے کا علم ہو جائے وہ بے خوف ہو جاتا ہے اور اس علم کا وہ نام ہے جسے عرف عام میں یقین کہتے ہیں جب کہ یقین وہ لفظ خاص ہے جو کائنات میں سب سے کم پیدا کیا گیا ہے۔ بس علم یقین موت ہے۔

Marfat.com

اختلاف کرو اس یقین کے ساتھ کہ تم سچّے ہو۔

حالات بتاتے ہیں کہ انسان کتنے پانی میں ہے۔

محبّت کب بیمار ہوتی ہے؟ جہاں محبّت رہنی چاہیے جب وہاں حسد ہو جائے۔ حسد بیماری ہے محبّت صحت کا نام ہے۔

جو خیال پر فیصلہ کرتے ہیں وہ خیالوں کے فیصلے ہیں جو کبھی درست نہیں ہوتے۔

جو ظلم کرتے ہیں وہ حیا سے عاری ہوتے ہیں۔

جو دوسروں کی معلوم شدہ غلطیوں سے چشم پوشی کرتا ہے وہ شریف النفس انسان ہے۔

Marfat.com

قناعت، ہمت کا جوہر ہے۔ کیفیات کا کیفیات سے رشتہ ہوتا ہے۔

جو عبرت سے اثر نہیں لیتے وہ عبرت ناک ہوتے ہیں۔ عبرت ناک وہ ہوتا ہے جسے سمجھانے کی ضرورت ختم ہو جائے۔

خدا جو نعمتیں انسان کو عطا کرتا ہے انسان کو ان نعمتوں سے گناہ نہیں کرنا چاہیے۔ پھر اگر خدا ناراض ہوتا ہے تو ہمیں اس کی رضا پر راضی رہنا چاہیے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ مایوس انسان خدا کی نعمت سے انکاری ہوتا ہے۔

انسان کو اپنی ذات پر اعتماد ہونا چاہیے اور دوسروں کی اشیا کو دوسروں کی سمجھنا چاہیے اسے "سیر چشمی" کہتے ہیں۔

الفاظ کے احترام کا نام وعدہ ہے۔ جو الفاظ کا احترام نہیں کرتے وہ کسی وعدہ کے قائل نہیں۔ احترام قرآن الفاظ کے احترام کا نام ہے۔

Marfat.com

جو اصلاح کی طرف، فلاح کی طرف بلاتا ہے اور خود نہ اصلاح یافتہ ہے اور نہ ہی فلاح یافتہ، تو وہ سب سے بڑا دھوکہ باز ہے۔ الفاظ کا احترام ہی دین ہے۔ سچ کی بات کرتے ہو تو سچ کا ساتھ دو ورنہ ایسے سے کیا فائدہ؟ جس سے کسی کو کوئی فائدہ نہ ہو۔

موت کی رفتار پر غور کرنے والا، امید کی رفتار کم کر لیتا ہے اور خواہشات کی رفتار اس سے بھی کم۔ نہ جانے تیز زندگی گزارنے والے موت سے واقف نہیں۔

کسی کے اس عیب کی نشاندہی کرو جو تمہاری ذات میں نہیں؟

عقل کے ہوتے ہوئے اگر انسان بے کار زندگی گزارتا ہے تو اسے عقل کا اندھا کہتے ہیں۔ نصیحت طلب انسان کو عقل دھوکا نہیں دیتی۔

جو ادب لکھتے ہیں ان کی زبان مختصر ہوتی ہے مگر ان کے قلم کی زبان طول رکھتی ہے۔

Marfat.com

کردار میں سچائی انسان کو گناہ سے روکتی ہے۔ جو گناہ کر کے کامیابی حاصل کرتے ہیں وہ کردار کی بغاوت ہے، سچائی سے دھوکا ہے۔

چہرے پر خوشی اور دل میں غم، مومن انسان کی نشانی ہے۔

بے رُخی زندگی میں زہر ہے، زندگی ہوتی ہے مگر بے حرکت۔ شکستہ دل اور شکستہ روح ایسی زندگی کے دامن گیر ہوتے ہیں۔ بس پھر ایسا انسان اس طرح بہرہ ہے کہ فطرت کی کوئی آواز نہیں سن سکتا اور فطرت کا کوئی گیت اُسے سنائی نہیں دیتا۔ جس میں قدرت کی شہنائی کی سُر ہے۔ جس میں شہد سے زیادہ لذّت ہے۔ جس میں مشک سے زیادہ خوشبو ہے۔ جس میں "نافہ" سے زیادہ سرور ہے۔

جہاں انسان کے اندر قہقہے ہیں وہیں اس کے پڑوس میں آنسوؤں کا گھر ہے۔ نہ جانے قہقہے لگاتے وقت اپنے پڑوسی کا خیال کیوں نہیں رکھتے؟ بس اس وقت ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا جب ذی القرباء کا سوال ہوگا۔

Marfat.com

انسان اتنا لاشعور ہے کہ اپنے اندر جھانکتا ہی نہیں کہ معلوم کر سکے غم اور مسرّت کہاں رہتے ہیں؟ جب ایک سو رہا ہوتا ہے تو دوسرا جاگ رہا ہوتا ہے۔ ایک بستر پر سو رہا ہوتا ہے دوسرا دستر خوان پر کھانا کھا رہا ہوتا ہے۔ جب انسان کا شعور بیدار ہو گا تو انسان پر یہ حقیقت آشکار ہو گی کہ دراصل یہ دونوں ناقابل امتیاز ہیں۔ صرف لباس تبدیل کرتے ہیں کبھی غم مسرّت کا لباس زیب تن کرتا ہے۔ کبھی مسرّت غم کا لباس پہن لیتی ہے۔ بس یہ انسان کا اپنا شعور ہے کبھی غم کو برتر سمجھتا ہے اور کبھی مسرّت کو غم سے بہتر سمجھتا ہے۔

آوارہ گرد روحوں کے گھر آوارہ گرد لوگوں کے جسم ہوتے ہیں پھر ایسے لوگ زندگی کے مفہوم سے ناآشنا ہو جاتے ہیں، ان کا دنیا میں رہنے کا مقصد کیا ہے؟ مگر وہ مرنا نہیں چاہتے گو کہ وہ والدین کی روحوں کو عذاب میں مبتلا رکھتے ہیں۔ روح کا دُکھ انسان کے لیے دنیا میں عذاب ہے اور انسان کا دُکھ آخرت میں انسان کے لیے عذاب ہو گا۔ اس دُکھ کا حساب وہاں بھی ہو گا جو انسان دنیا میں اپنی روح کو دیتا ہے۔

ہر وہ چیز خرافات ہے جس کو انسان جانتا نہیں۔ جب انسان کی فکر بیدار ہو گی تو یہ خرافات کو جاننے کی کوشش کرے گا۔ خرافات کو جاننا علم ہے۔

Marfat.com

اے انسان! تو اپنے گھروں کو تالہ لگاتا ہے کہ حفاظت کے لیے کوئی شئے اندر موجود ہے مگر دل کو قفل زدہ کیوں کیا ہوا ہے؟ دل کا قفل کھلا رہے گا تو تمہارے اندر کے سربستہ راز معلوم ہوں گے۔ گھروں کو تالے لگاؤ مگر دلوں کے دروازے کھلے رکھو۔ نہ جانے کب کوئی اعلیٰ فکر دستک دے، دے اور رازِ ہستی کا پیغام دے۔ جب تک انسان رازِ ہستی کو پانے کی جدوجہد نہیں کرے گا اس کو اعلیٰ فکر نصیب نہیں ہوگی۔

جو کیفیات روح کے اعلیٰ جذبہ کا خون کرتی ہیں وہی کیفیات اعلیٰ جذبہ کے جنازہ کو مسکراتے ہوئے کاندھا دیتی ہیں۔ وہ کیفیات کیا ہیں؟ انسان اپنے اندر تلاش کرے کہ اعلیٰ جذبے کیوں ختم ہوتے ہیں؟ جب اعلیٰ جذبے ختم ہو جائیں تو انسان خود اپنی مردہ لاش کو اپنے کاندھے پر لیے پھرتا ہے۔ بس یہ لاشعور کی آخری حد ہے۔ اس کے درمیان انسان زندہ رہے یا مر جائے کوئی فرق نہیں۔

ضمیر کی شمع سے یہ ممکن ہے کہ انسان جاگ کر اپنے نفس کا مطالعہ کرے۔ ضمیر کی شمع سے انسان کا اندر روشن ہوتا ہے اور پشمانی دور ہوتی ہے۔

Marfat.com

انسان جب مردہ ضمیر ہو جاتا ہے تو وہ انسانوں میں ایسے ہے جیسے زخم کے اوپر پیپ ہوتی ہے۔ کراہت محسوس ہوتی ہے مگر اس سے چھٹکارا نہیں ہوتا۔ مردہ ضمیر انسان طلب صادق سے ناآشنا ہوتا ہے، پھر ایسے انسان محل نما قبروں میں رہتے ہیں جو مُردوں نے مُردوں کے لیے بنائی ہیں۔ نہ جانے جو انسان کلمہ پڑھ لیتا ہے وہ انسان کیوں نہیں بنتا؟ شاید خدا اسے توفیق نہیں دیتا کیونکہ خدا جانتا ہے کہ ایسے انسان نے کیسا سبق پڑھا ہے؟

جب بدی اور گناہ انسان کے جسم کے اندر ہیں تو انسان کی آنکھ ان گناہوں اور برائیوں کو تو نہیں دیکھ سکتی، اندر کی بدی اور گناہ صرف دل کی آنکھ اور فکر کی نگاہ ہی دیکھ سکتی ہے۔ دل اور فکر کی نگاہ سے ہی اندر پاک اور صاف ہو سکتا ہے۔ ہر گناہ اور بدی کی ذمہ داری ضمیر خفی کی شراکت ہے۔

ہر عبادت گزار یہ سوچتا ہے کہ وہ نفس اعلیٰ کی طرف سفر کر رہا ہے مگر زندگی کے ہر پہلو میں نفس ادنیٰ کی پیروی کر رہا ہے۔ نفس اعلیٰ ہی اعلیٰ عبادت گزار ہے۔ انسان جب اپنے اندر گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اندر ہی توبہ کرنی ہوگی۔ اندر والے گناہ کی توبہ کا انتظار مت کرے۔

Marfat.com

انصاف کے اصولوں کو سمجھنے سے پہلے گناہ گار زندگی کے بارے میں سمجھنا ضروری ہے۔ جو انسان اپنی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا وہ انصاف کے بارے میں بالکل کچھ نہیں جانتا۔ بس ایسی زندگی کو خیالی زندگی کہہ لو۔

جو انسان دوسرے کو قتل کرتا ہے اس سے پہلے وہ اپنی روح کو قتل کر چکا ہوتا ہے۔ روح کے قاتل کی تعزیز یہ ہے کہ وہ جلتی روح میں زندہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مردہ کہتا ہے۔
جو قانون بناتے ہیں وہ قانون توڑتے میں زیادہ مزہ لیتے ہیں۔ جس گلے میں قصائی پٹہ ڈالتا ہے اس گلے کو کاٹنے میں قصائی زیادہ مزہ لیتا ہے۔ انسان اپنی اغراض کے خلاف فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اپنے انتخاب کے خلاف زندگی نہیں گزار سکتا۔ وہ انتخاب جو اللہ کے حکم کے خلاف ہوتا ہے، ایسا انسان کسی قانون کا قائل نہیں، لہذا قانون توڑنے میں جو مزہ ہے وہ قانون بنانے میں نہیں۔ قانون توڑا تو ہر وقت جا سکتا ہے مگر ہر وقت بنایا نہیں جاتا۔

جس کو اپنی عزت کا شعور نہیں اس کو دوسرے ننگے اور بے شرم نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

انتظار اور زندگی

زندگی اور موت ایک ہی نوع ہیں اور ایک ہی چیز ہے۔ بس ایک رواں ہے اور ایک ٹھہری ہوئی ہے۔ دریائے زندگی سے حیات سمندر تک، موت کا سفر ہے۔ دریائے زندگی رواں ہو کر، بہہ کر حیات سمندر میں گر رہا ہے۔ یہ بہتی ندی کا پانی واپس نہیں آتا ہے۔ زندگی بہتی ندی ہے اور موت کے سمندر کی طرف سفر کر رہی ہے۔ یہ ایک ہی نوع ہے۔ انسان اس ندی کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے حیات سمندر میں غرق ہو جاتا ہے۔ انسان کے جذبوں کی تہ میں جو امیدوں اور خواہشوں کے بیج ہوتے ہیں وہ بھی سمندر کی تہ میں ڈوب جاتے ہیں۔ دوسرے بیجوں کی طرح سمندری جڑی بوٹیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں پھر ایسی جڑی بوٹیاں انسانوں کی قبروں پر نمو پاتی ہیں۔اس طرح انسان نہیں جانتا اس کی قبر پر جو پھول اگتے ہیں یا جو پھول ہم ڈالتے ہیں کچھ اس کی امیدوں کے ہوتے ہیں، کچھ ہماری خواہشوں کے۔ زندگی اور موت ایک ہی نوع ہے، ایک سانس لیتی ہے ایک بغیر سانس کے ہے۔ ایک کا نام لیا جاتا ہے اور ایک کا نام لے کر یاد کیا جاتا ہے۔ ایک کی زندگی ہوتی ہے دوسرے کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ انتظار زندگی ہے اور انتظار ختم ہو جانا موت ہے۔ ایک کی انتظار ختم ہو جائے تو یہ موت ہے خواہ ایک ہی شہر میں زندگی بسر کر رہے ہیں، ایک ہی شہر میں قیام کرتے ہیں مگر ایک دوسرے سے رابطہ نہ ہے، کلام نہ ہے، یہ خاموشیوں کا شہر ہے۔ بس ایک ہی نوع ہے صرف سانس کا فرق ہے۔ خدا ان سانسوں پر رحم کرے جو اپنے خالق سے غافل ہیں۔ بس غفلت ہی زندگی اور موت میں فرق ہے۔

Marfat.com

جو ہر وقت فائدہ سوچتے ہیں وہ ہر وقت نقصان سے ڈرتے ہیں۔ جو نقصان سے ڈرتے ہیں ان کا نقصان اتنا نقصان نہیں جتنا ان کا ہوتا ہے جو ہر وقت فائدہ سوچتے ہیں۔ ہر وقت فائدہ سوچنے والے بیمار ہوتے ہیں کیونکہ وہ کسی کو فائدہ دے نہیں سکتے۔ بیمار بھی کسی کو فائدہ نہیں دے سکتا جب کہ صحت مند سے فائدہ کی توقع ہے۔ جو انسان دوسروں کا نقصان کر کے فائدہ لیتا ہے وہ نقصان والا فائدہ ہے۔ سارے لوگ اس طرح کے فائدہ مند لوگ ہیں۔

وہی ادیب اچھا ادب لکھ سکتا ہے جو انسان کے ذہن میں اپنا ادراک تلاش کرتا ہے اور اپنی اعلیٰ سوچ بہت احسن طریقے سے انسان کے ادراک تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے، قاری کے معیار سے بلند بات اس کے اوپر سے گزر جاتی ہے۔ اپنی تحریر سے پہلے قاری کا ذہن پڑھنا نہایت لازمی ہے ورنہ لکھاری اور قاری دونوں کا وقت ضائع ہوگا۔ سر سے گزرنے والی تحریریں فضول ہوتی ہیں۔

Marfat.com

اپنی ذات کے ساتھ جھگڑنے والا نیند نہیں کرتا، سوتا ہے۔

جب صلح کرنی ہو تو پرانی باتیں مت کرو، باتیں پرانی ہوتی ہیں مگر زخم تازہ کر دیتی ہیں۔

مقدار ضرور بڑھاؤ مگر معیار کم مت ہونے دو۔ گفتگو بے شک زیادہ کرو مگر اس کا خیال رکھو معیار نہ گرے ورنہ لوگ آپ کا اندازہ لگانے میں غلطی نہیں کریں گے۔ بس تمہارا کل اثاثہ تمہاری اعلیٰ اور معیاری گفتگو ہے جس سے سب سے پہلے انسان کی پہچان ہوتی ہے۔ گفتگو اور لہجے کا معیار اصل چیز ہے جس کا لوگ خیال نہیں رکھتے۔

ہر اچھے علم کا انجام اچھا ہے انسان کو خود اندازہ لگانا چاہیے کہ وہ اچھا نتیجہ حاصل کر رہا ہے تاکہ اس علم کے معیار کو پایا جا سکے جس سے اچھا نتیجہ حاصل ہوتا ہے۔ علم انسان کی اصلاح کے لیے نہ کہ فضول بحث کے لیے ہے اور نہ ہی لڑائی جھگڑے کے لیے بلکہ علم صرف انسانیت کی تعمیر کے لیے ہے، جس علم سے انسانیت کی توقیر نہیں ہوتی وہ علم کے علاوہ کوئی شے ہے۔

Marfat.com

وہ ذات کتنی مقدس ہے؟ جس پر مقدس کتاب کا نزول ہوا۔ ہمیں اس کی نسبت سے، اطاعت سے، دُعا سے معافی ہوگی۔ ہمیں اس جیسے ہونے کی وجہ سے نہیں۔ وہ ہم جیسا بشر نہیں ہمیں اس جیسے بشر کو سمجھنے کا شعور نہیں۔

دُعا کرو آپ کو دین کا وہ حصّہ سمجھ آ جائے جس سے انسان بنتا ہے۔ مومن مسلمان بنتا ہے، مومن بندہ بنتا ہے، اللہ کا بندہ بنتا ہے۔ وہ سمجھ آ جائے جو مسلمان کا اصل اثاثہ ہے۔ جس سے یہ سمجھ آ جائے حق دینا اچھی بات ہے، غیبت اچھی بات نہیں، سچ ہی سب مسائل کا حل ہے۔ دیانتداری ہی اصل زندگی کا کاروبار ہے، انسانیت میں سب کچھ ہے، دُعا کرو انسان، انسان رہے۔

انسان کی اصل عبادت یہ ہے کہ اس کے باطن کی اصلاح ہو۔ باطن کی اصلاح کے بغیر عبادت کی سمجھ نہیں آ سکتی۔ انسان کے لیے یہ نہایت لطیف جذبہ ہے کہ اسے اپنی سمجھ آ جائے کہ وہ کیا ہے؟ اور وہ کیا کرے؟ کہ اعلیٰ انسان بن جائے۔ بس یہی اصل عبادت ہے۔ ایسا عمل جس کی نیت بری ہو اور نتیجہ اچھا ہو خوف پیدا کرتا ہے۔

Marfat.com

اعلیٰ ظرف انسان کو اللہ تعالیٰ تکبّر سے محفوظ رکھتا ہے۔

خوف بری نیت کی تخلیق ہے، نیّت کی اصلاح لازم ہے اور یہ بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ خوف متضاد قوّتوں کا تصادم ہے۔ خوف انسان کو اندر سے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ خوف انسان کی سوچنے والی صلاحیّت کو سلب کر لیتا ہے۔

جو بلندی عطا کرتا ہے انسان کو چاہیے اس کی معرفت میں گم ہو جائے۔ یہ ہی عرفان کی منزل ہے۔

اللہ کو اللہ سمجھ کر عبادت کرنے والا عبادت کرتا ہے باقی کچھ ایسی عبادت کرتے ہیں جس کے ساتھ ساتھ اپنا حساب کرتے ہیں، پروگرام بناتے ہیں، ماضی کو یاد کرتے ہیں، خدا ایسی عبادت کو معاف کرنے والا ہے۔

Marfat.com

جب انسان اللہ سے راضی ہے تو یقیناً اللہ اس انسان سے راضی ہے۔ ہمارے کہنے سے نہ اللہ کسی سے ناراض ہوتا ہے اور نہ ہی راضی ہوتا ہے۔ وہ اپنے نیک بندوں پر رحم کرتا ہے۔ ہمارے کہنے پر رحم نہیں کرتا، بس انسان کو رحم کرنے والے اور راضی کرنے والے کام کرنے چاہیں۔ وہ عادل رحم بھی کرے گا اور راضی بھی ہو گا۔ جب ہمیں اپنی ذات پر رحم نہیں آتا اور ہم اپنے آپ پر راضی نہیں۔ اگر ایسا ہے تو ہم اللہ کے نام پر جھوٹ کیوں بولتے ہیں؟ استغفر اللہ۔

زیادہ آرزوئیں زیادہ دیر نہیں رہتیں۔ ایک آرزو زیادہ آرزوؤں پر بھاری ہوتی ہے۔ پروردگار! عزت کی موت دینا جس کی تصدیق میرے مرنے کے بعد میری تعزیت پر آنے والے انسان کریں۔ میری عزت والی موت کی گواہی دیں۔ میری موت کے بعد میرا چہرہ گواہ ہو۔ میری کمی محسوس کریں۔ یہی آرزو مجھے گناہوں کے دامن سے بچا سکتی ہے۔ یہی سکون بخش دُعا ہے۔ یہی اعلیٰ دُعا ہے۔ یہی میری التجا ہے بس میری تہذیب نفس کو حوصلہ دے۔

ظالم انتقام بھی لے لیتا ہے اور پریشان بھی رہتا ہے یہ اس کا مقدر ہے حالانکہ کسی پریشانی کو دور کرنے کے لیے وہ ظلم کرتا ہے۔ اگر ظالم کے ظلم سے مظلوم ختم ہو جائے تو خدا کو خدائی کی ضرورت نہیں رہتی۔ خدا اپنی خدائی کے ثبوت کے لیے مظلوم کا مددگار ہے۔

Marfat.com

لوگ سانس لینے کو زندگی سمجھتے ہیں مگر انسان عزت نفس کی موت کو، موت سمجھتا ہے، بس لوگوں اور انسانوں میں اتنا فرق ہے۔

انسان کے اپنے معیار کا نام رحمت نہیں۔ اللہ کی رحمت کا معیار اپنا ہے۔ وہ اپنے پرسکون دل سے دریافت کرو۔

معافی مانگنے، معافی دینے اور توبہ کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہو۔ دیکھو تو زندگی کتنی راحت سے گزرے گی۔

وہ لوگ کتنے بڑے بدنصیب ہیں کہ جن کو نہ معافی مانگنی آتی ہے اور نہ ہی توبہ کرتے ہیں بس ان سے اللہ راضی نہیں ہوتا۔

Marfat.com

روزانہ اپنے دروازہ پر سائلوں کے قدموں کے نشان دیکھنے والے کو اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہونے دیتا، یہ اس کا عدل ہے۔

کلمہ ضرور پڑھو، مگر کلمہ کو مانو ضرور اور یہ اس سے ضروری ہے کہ کلمہ والے کی بات پر عمل کرو۔

علم اور عمل کا یکجا ہونا "ولایت" ہے۔

جو محسن کو بھول جاتا ہے وہ کسی خدائی کا قائل نہیں۔

اولاد نالائق ہوتی ہے والدین کو نالائق نہیں ہونا چاہیے۔ والدین منبع جود و سخا ہیں۔ اللہ کے بعد اولاد کے حقیقی نگہبان ہیں۔

اگر آمدنی کم ہے تو خواہشات کم کرو، یوم حساب جواب دہی کم ہو گی۔

Marfat.com

جھوٹ انسان کی ذات کو کھا جاتا ہے جبکہ انسان سمجھتا ہے وہ جھوٹ سے فائدہ حاصل کر رہا ہے۔

مایوسی غربت سے بدتر ہے اور امارت میں مایوسی بدترین ہے۔

انصاف کی کرسی پر بیٹھا ہوا انسان اللہ کا نائب ہوتا ہے۔ اگر انصاف نہیں کرتا تو اس سے زیادہ بدنصیبی کیا ہے؟ کہ اللہ کے روبرو ہونے کا اس کے پاس کوئی جواز نہیں۔ وہ کسی معافی اور توبہ کا مستحق نہیں۔ انصاف کی کرسی دنیا میں اعلیٰ ترین اعزاز ہے۔

کسی انسان کو اچھا کہنے سے پہلے سوچ لو کبھی اس کو بُرا تو نہیں کہا تھا۔ ایسا کرنے سے پہلے اس سے معافی طلب کرو اور اللہ کے روبرو توبہ کرو۔

جس کو دنیا ملے اسے صبر کرنا چاہیے اور جس کو دین مل جائے اسے شکر کرنا چاہیے یہی عافیت کا اعلیٰ مقام ہے۔

Marfat.com

تمام خواہشوں کی آخری خواہش سکونِ قلب ہے۔

جو علم سے مرتبہ حاصل کرتے ہیں وہ مرتبہ سے علم کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ مرتبہ سے اگر فساد پھیلاتے ہیں، دہشت گردی کو فروغ دیتے ہیں۔ فرقہ واریّت پھیلاتے ہیں تو وہ اپنے علم کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

دولت سب سے پیاری ہے مگر جس پر دولت قربان کر دی جائے وہ دولت سے بھی پیاری ہوتی ہے اور پھر اس دولت کا حساب نہ لگایا جائے، نہ کیا جائے، وہ اولاد ہے۔ اولاد دولت سے پیاری ہے جس پر دولت خرچ کر کے حساب نہیں کیا جاتا۔

جس سے تم نفرت کرتے ہو اس کے زندہ رہنے کی دُعا کرو ورنہ آپ نفرت کس سے کریں گے؟ مردہ سے تو نفرت نہیں ہوتی۔ لہٰذا جو مردہ ہیں ان سے نفرت مت کرو وہ اس قابل نہیں کہ ان سے نفرت کی جائے۔ مردہ سے نفرت، نفرت کی توہین ہے۔ ہم نفرت کی توہین کر کے اپنے آپ کو اذیّت دیتے ہیں جبکہ مردہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ چلتے پھرتے مردہ سے نفرت مت کرو اس کے جینے کی دُعا کرو، یہی نفرت ہے۔

Marfat.com

کسی کو بددُعا دیتے ہو تو پہلے یقین کرو تم تو اس بددُعا کی زد سے باہر ہو۔ بددُعا اسے دو جو تمہارے جیسے کام نہیں کرتا۔ دُعا اسے دو جو تمہارے جیسے کام کرتا ہے۔ دُعا کے مقام سے آگاہی ہی دُعا ہے۔ جب دل سے دو گے تو دل میں رہنے والا دل سے سنے گا، دُعائیں بے اثر کیوں ہوگئی ہیں؟ ہمیں ان کا شعور نہیں۔ دُعا تو ایک دفعہ مل جائے وہ کافی ہے اور ایک دفعہ دے دی جائے تو کافی سے زیادہ، وہ دُعا کا وقت ہوتا ہے، دُعا والا وقت "شب قدر" کا لمحہ ہے۔

کچھ اندر سے ننگے ہیں کچھ باہر سے ننگے ہیں۔ جو اندر سے ننگے ہیں وہ دھوکا باز ننگے ہیں۔ جو باہر سے ننگے ہیں وہ صاف ننگے ہیں۔ سب ننگے اپنی اپنی ذات جیسوں میں بالکل ننگے ہیں۔ بس اتنا فرق ہے کچھ ظاہر ہو جاتے ہیں کچھ پردہ میں رہتے ہیں، کچھ اللہ کی پردہ پوشی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں کچھ اللہ سے پردہ پوشی کی دُعا کرتے ہیں۔ بہرحال ہر کوئی اپنی ذات کا ننگا ہے اور اپنی اپنی ذات تک اپنا "ننگ" چھپانے کی کوشش کرتا ہے ورنہ اس حمام میں سب ننگے ہیں۔

اگر آپ بے اصول آدمی کو پسند کرتے ہیں تو آپ اصول پسند نہیں یقیناً آپ آدمی پسند ہیں، آدمی پسند اصول پسند نہیں ہوتا۔ مفاد پرست ہوتا ہے لہذا ہر بے اصول آدمی مفاد پرست اور موقع پرست ہوتا ہے۔

Marfat.com

اعلیٰ انسان کے لیے نہایت لازم ہے کہ وہ راز کی بات کم ظرف سے نہ کرے۔ کم ظرف سے صرف اس کے معیار سے بلند کوئی گفتگو نہ کرو۔ اس کا جواب اس معیار کا نہ ہوگا اور پھر آپ کو ذہنی تکلیف ہوگی۔ کم ظرف، کمزور نہیں ہوتا، اس کی حیثیت سے زیادہ اس میں سما نہیں سکتا اور وہ ضائع کر دیتا ہے۔ کمزور سے اتنی نقصان کی توقع نہیں جتنی کم ظرف سے ہوتی ہے۔ کم ظرف چھوٹے لوگ ہوتے ہیں اور چھوٹے لوگوں کے لیے کم ظرف ہونا ضروری ہے، ان کو دوش دینے سے پہلے اپنے آپ پر افسوس کر لینا بہتر ہے۔

انسان کے رویّے اور لہجے اس کی عزت کی حفاظت کرتے ہیں اور لہجے اور رویّے ہی عزت کا باعث ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی احترام والی زندگی میں لہجوں اور رویوں کا بڑا کردار ہے۔ انسان کی اعلیٰ سوچ اور فکر کا حصّہ ہیں جو رویوں اور لہجوں کی اہمیّت سے آگاہی حاصل کرتا ہے وہ پریشان نہیں ہوتا۔ انسان اپنے لیے خود پریشانی کا باعث ہے اور یہ اس کے رویّے اور لہجے ہیں۔

Marfat.com

کسی کو آپ مت بتائیں۔ کہ حقیقت کیا ہے؟ جب حقیقت سامنے آئے گی خود اس کو معلوم ہو جائے گا، کسی کو بتانے سے حقیقت آشکارا نہیں ہوتی۔ جب اس کا حقیقت سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ حقیقت سے خود بخود آگاہ ہو جاتا ہے۔ حقیقت کو جاننے اور دیکھنے میں فرق ہے۔ تم کہو میں نے دیکھا ہے یہ حقیقت ہے تم کہو میں نے سنا ہے یہ حقیقت نہیں۔ انسان اس وقت تک حقیقت کا اقرار نہیں کرتا جب تک وہ حقیقت کو دیکھتا نہیں۔ بس اس کی ہی انسان ہی کو ضرورت ہے۔

اگر انسان کو معلوم ہو جائے کلمہ کی حقیقت کیا ہے؟ تو فرشتے گناہ لکھنا چھوڑ دیں۔ اگر انسان کو معلوم ہو جائے موت کیا ہے؟ تو توبہ کے لفظ کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اگر انسان کو معلوم ہو جائے زندگی کتنی حسین اور عمدہ ہے تو وہ زندگی ضائع نہ کرے۔ اگر انسان کو معلوم ہو جائے کہ جھوٹ انسان کے اندر کتنی توڑ پھوڑ کرتا ہے؟ تو جھوٹ کے قریب مت جائے۔ اگر انسان کو معلوم ہو جائے سچ میں کتنی طاقت ہے؟ تو ہمیشہ اس کا ساتھ دے۔ اگر انسان کو معلوم ہو جائے کہ غرور انسانیت کے ساتھ کتنا ظلم ہے؟ تو انسان آنکھیں ہمیشہ نیچے رکھے۔ یہ غرور کی کم سے کم روش ہے۔

Marfat.com

پاگل، جاہل، بیوقوف، احمق، ''کملہ''، سیانا، سچا اور جھوٹا سب آپ اپنی ذات سے سوال کریں کہ کس کے ساتھ آپ بہتر زندگی گزار سکتے ہیں؟ لہذا وہی کریں جو وہ کرتا ہے۔ اس طرح آپ کی زندگی اپنے جیسوں میں عمدہ طریقہ سے گزرے گی اور شاید آپ کم از کم پریشان ہوں۔ یہ سارے ایک دوسرے کے لیے پریشانی کا باعث ہیں۔لوگ، لوگوں کو یاد نہیں رکھتے ان کے رویوں کو یاد رکھتے ہیں۔

آدھی زندگی یہ ہے کہ مرد کی زندگی میں کوئی عورت نہ ہو اور عورت کی زندگی میں کوئی مرد نہ ہو۔

جب انسان یہ فیصلہ کرے کہ اس نے اللہ کے حکم کے دائرہ میں رہنا ہے تو یہ یقین ہے کہ اس دائرہ کے اندر کوئی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ایسا انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں نہ خود امتحان لیتا ہے اور نہ دوسرے لوگوں کو اجازت ہے کہ اس دائرہ کے اندر داخل ہو کر اس کے بندہ کا کوئی نقصان کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کا خود نگہبان ہے۔ اے انسان تو اس کے حکم کی تعمیل کر کے تو دیکھ کہ وہ کتنا مہربان ہے؟

Marfat.com

جو لوگ ظلم اور زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کا اس بات پر ایمان نہ ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ وہ کسی اور خدا کے قائل ہیں جو ظلم اور زیادتی کو رحمت کہتا ہے۔ ظلم اور زیادتی رحمت نہ ہے، کرم نہ ہے، یہ انسان کا وہ کردار ہے جس کا انسان کے پاس کوئی جواب نہیں۔ مگر جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے، یوم حساب پر یقین رکھتا ہے۔ وہ ان کا مرتکب نہیں ہوتا۔

اگر کوئی غلط کر رہا ہے تو مجھے غصہ نہیں لگنا چاہیے۔ مجھے صرف اس کا افسوس ہونا چاہیے۔ مجھے غصہ اس پر آنا چاہیے کہ میں دوسرے کے ساتھ زیادتی کیوں کر رہا ہوں؟ مجھے اپنی کمزوری نظر نہیں آتی اور دوسروں کی ساری کمزوریاں میں دیکھ رہا ہوں، یہی بدنصیبی ہے۔

کمزور آدمی کو اپنا راز دار مت بناؤ کیونکہ وہ بے حوصلہ ہوتا ہے۔ بے حوصلہ شخص کبھی بھی تمہارے ساتھ کھڑا ہو کر حق کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ وہ ہمیشہ مصلحت پرستی سے کام لے گا۔ مصلحت پرست، موقع پرست ہوتا ہے، جہاں موقع دیکھا وہاں پر ماتھا ٹیک دیا۔ آج کا زمانہ موقع پرستوں کا ہے مگر حق پرستوں سے خالی نہیں ورنہ قیامت آ جاتی۔

Marfat.com

خاموشی اور شرافت کو کبھی بھی شکست نہیں دی جاتی سکتی بشرطیکہ شرافت انسان میں اور خاموشی زبان میں ہو۔ خاموش انسان بڑا گہرا ہوتا ہے اور شریف انسان بڑا بلند ہوتا ہے، بدمعاش، چرب زبان نہ گہرائی کو پا سکتا ہے نہ بلندی کو چھو سکتا ہے۔

شرافت انسانیّت کے احترام کا نام ہے بدمعاشی انسانیّت کی توہین کا نام ہے۔ خاموشی اعلیٰ فکر کا نام ہے۔ گفتگو سے انسان اپنے آپ کو چھپا نہیں سکتا۔

شرافت بیداریٔ شعور ہے، خاموشی خود آگاہی ہے۔

اگر انسان کو زندہ رہنے کا شعور آ جائے تو موت کی معرفت سے آگاہی خود بخود ہو جاتی ہے۔ انسان شعور اور معرفت سے بے نیاز، زندگی اور موت کے درمیان بس ایک وقفہ اپنی مرضی سے گزار کر چلا جاتا ہے اور اسے زندگی کہتا ہے۔ زندگی کے علاوہ بھی زندگی ہے کہ تم زندہ رہنے والا کوئی کام کر جاؤ۔ زندگی نہ رہے مگر تم زندہ رہو۔ انسان کے اندر ایک اعلیٰ انسان ہے جس سے یہ سوال ہے اس کا جواب ہے کہ انسان بڑا عظیم ہے، یہ ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

جو کسی کے ساتھ ظلم کر کے آپ کو فائدہ پہنچا رہا ہے وہ کل تمہارے ساتھ ظلم کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچائے گا۔ ایسا شخص آپ سے کوئی غلط مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ایسا فائدہ مت لو جو کسی کا حق چھین کر آپ کو پہنچایا جائے، یہ دراصل نقصان ہے۔

جب ذہن سے "گند" نکالو تو پھر ذہن میں گند مت ڈالو۔ یہ کارپوریشن کا ڈسٹ بن نہیں۔ یہ انسانی جسم کا اعلیٰ ترین حصّہ ہے اسے صاف رکھو۔

اے انسان! اگر تو بیدار رہنا چاہتا ہے تو موت کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سویا کر اور موت کو ساتھ سلایا کرتا کہ تجھے نیند آجائے۔ نیند، زندگی کے دسترخوان پر لذیذ ترین ڈش ہے لیکن یہ اس کا نصیب ہے جو یقین کو موت اور موت کو یقین سمجھتا ہے۔ بس پھر وہ انسان بیدار رہتا ہے۔ انسان کا شعور بیدار ہو تو یہ اس کی خوش قسمتی ہے، انسان نامعلوم کی طرف دوڑ رہا ہے۔ انسان کا شعور اس کی منزل ہے۔

جس کے پاس صداقت ہے اسے کوئی اندیشہ نہیں۔

Marfat.com

اللہ کے بندوں کو اللہ کے نام پر دھوکا دینے والا کسی اللہ کو نہیں مانتا۔ وہ صداقت کے اندر کاذب ہے۔ اللہ کے حکم کو نہ ماننا شیطانیت ہے، شیطان عبادت گزار تھا مگر اس نے اللہ کا حکم نہ مانا۔

انسان کا کردار ہی اس پر اصل گواہ ہے۔

ماں کے جذبہ سے زیادہ مضبوط دنیا کی کوئی طاقت نہیں۔ یہ صرف جذبہ والی ماں جانتی ہے اور وہ جذبہ جانتا ہے وہ کتنا مضبوط ہے؟ جو ماں کے سینے میں ہوتا ہے۔ جو قومیں کمزور ہیں وہ ماں دھرتی کے جذبہ سے محروم ہیں، وطن ماں ہے۔ بس اس کے لیے بیدار جذبہ کی ضرورت ہے۔ جب وطن سے زیادہ ہمیں ہماری اغراض عزیز ہوں گی تو مادر وطن کے جذبہ کو کہاں پائیں گے؟ یہ بوجھل سوال ہے، اس کا آسان جواب ہے وطن پر قربان ہونے کا جذبہ پیدا کرو۔

نیکی کا ارادہ نیکی ہے اور بدی آخر بدی ہی ہے۔ نیکی نہ بھی کی جائے تو نیکی ہو سکتی ہے، بدی نہ کی جائے تو بدی نہیں ہوتی۔ بس یہ انسان کو اعلیٰ رعایت ہے نیکی کا ارادہ کر کے بدی سے بچ سکتا ہے جبکہ بدی کا ارادہ کر کے نیکی نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

جس سے نفرت ہوتی ہے اس سے پیار ہو جاتا ہے مگر جس سے پیار ہوتا ہے اس سے نفرت نہیں ہوتی۔ پیار ایک اصول کا نام ہے جبکہ نفرت کا کوئی اصول نہیں۔

وہی شخص اہم ہوتا ہے جس کی ضرورت ہوتی ہے۔

خوش اخلاقی پر کچھ خرچ نہیں ہوتا مگر فائدہ بہت ہوتا ہے۔

موقع پرست اور مطلب پرست نہ ہی اصول پرست ہوتا ہے اور نہ ہی خدا پرست۔ وہ کسی خدا اور خدائی کا قائل نہیں۔

صدمات سے انسان مرتا نہیں نڈھال ہوتا ہے۔

زندہ انسان اپنی ذات کو دھوکا نہیں دیتا۔ جو اپنی ذات کو دھوکا دیتے ہیں وہ زندہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو مردہ کہتا ہے۔

Marfat.com

انسانیّت کے تقاضے انسان سے زیادہ اہم ہیں لہذا انسان کو اپنے سے زیادہ انسانیّت کا خیال رکھنا چاہیے۔ انسانیّت زندہ رہی تو انسان پیدا ہوتے رہیں گے۔ ضمیر کو زندہ رہنے دو تاکہ اس سے زندہ ضمیر پیدا ہوں۔

سب سے اعلیٰ تحریر وہ ہے جو نیکی اور پاکیزگی کی طرف مائل کرے۔ انسان کو دشمنی اور خود غرضی کا درس نہ دے۔ اس میں نفرت اور مایوسی نہ ہو۔

گھبرائے ہوئے انسان کا اگلا قدم گھبراہٹ کو خود پیدا کرتا ہے۔ گھبراہٹ وہ ردعمل ہے جو صلاحیتوں کو سلب کر لیتی ہے لہذا جو انسان گھبرا جاتا ہے وہ منزل نہیں پا سکتا۔

بات انسانوں کی نہیں کر رہا مگر جس قدر میں "لوگوں" کو سمجھتا جاتا ہوں اس قدر کتوں سے پیار ہوتا جا رہا ہے یہ اس وقت ہوا جب میں نے UC-65 گجرات سے ناظم کا الیکشن لڑا۔

Marfat.com

ماضی میں عورت روشنی میں اندھی آنکھوں سے چلتی تھی اور حال میں عورت اندھی راہوں پر کھلی آنکھوں سے چل رہی ہے۔ اس وقت علم کا جلوہ تھا، اب تعلیم کی روشنی ہے۔ اس وقت علم نہ تھا شعور تھا۔ اب تعلیم ہے شعور نہیں۔ وہ اس وقت سرفراز تھی اب مکار ہے۔ اس وقت اس میں تقدس تھا اب ہوشیار ہے۔ اس وقت اس کے کردار میں حسن و جمال تھا اب بدصورتی کو حسن و جمال بنا رہی ہے، گھر میں بھی اگر رہنا چاہتی ہے تو بیوٹی پارلر سے ہو کر آتی ہے۔ ماضی اور حال کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں رہا۔ آنکھوں والے اندھے ہیں اور سماعتوں والے سن نہیں رہے، زمانے کو گلا دیتے ہیں اور خود بدل نہیں رہے، آنکھیں کھلی ہیں مگر دیکھنے سے محروم ہیں۔ جب علم کے جلوے ہوں گے تو انسان کو ہوش آئے گا۔ خدایا علم کی روشنی کر دے۔

پتلی کھال کے ساتھ کوئی سیاست میں زیادہ دیر نہیں رہ سکتا۔

صداقت کے دماغ میں قتل ہونے والا شہید ہوتا ہے۔

Marfat.com

جو زندگی میں جھوٹ اور جھوٹ میں زندگی گزاریں وہ قتل ہوتے ہیں شہید نہیں۔

دردناک آنکھوں سے بہنے والے آنسو درد کا نوحہ ہوتے ہیں۔

بدنصیب کون ہے؟ جو روشنی میں غافل ہو۔ خوش نصیب وہ ہے جو تاریکی میں بیدار ہو اور بے نصیب وہ ہے جو غفلت اور بیداری کے درمیان فرق محسوس نہ کرے۔ شعور اور لاشعور کے درمیان بے حس ہو، زندگی اور مفہوم زندگی سے آگاہ نہ ہو۔ حلال اور حرام کے فرق سے مبرا ہو، گناہ اور ثواب کی توفیق سے بے نیاز ہو۔ نیکی اور بدی کے درمیان امتیاز کرنے سے قاصر ہو بس ایسے لوگ بے نصیبی کا سفر کر رہے ہیں اور ایسے سفر کی کوئی منزل نہیں۔

انسان جب تک اپنے آپ کی پہچان نہیں کر لیتا وہ دوسروں کو پہچاننے سے قاصر رہے گا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ انسان جب تک دوسروں کو پہچاننے کی صلاحیت پیدا نہیں کرے گا اس وقت تک اپنے آپ کو پہچان نہیں سکتا۔ دونوں میں سے کس کی بات میں وزن ہے؟ میرا خیال ہے انسان کو اپنی ذات کی پہچان ضروری ہے آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟

Marfat.com

انسان ایک دوسرے کے قریب کب ہوتا ہے اور دور کب ہوتا ہے؟ قریب اس وقت ہوتا ہے جب دور ہو اور احساس یہ تسلیم کرے کہ قریب ہے۔ آواز دور سے دے اور محسوس کرے کہ قریب سے دی ہے۔ دور وہ ہے جو آواز قریب سے دے اور کہے میں نے سنی نہیں۔ قریب ہو مگر احساس کہے کہ دور ہے۔ انسان کا احساس قرابت اور دوری کا پیمانہ ہے۔

موت زندگی کا ایک راز ہے جس نے موت کے راز کو پا لیا باقی راز اس پر خود بخود منکشف ہو جائیں گے۔ جب انسان کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا دل خوش کیسے ہوا؟ تو اسے یہ معلوم ہو جائے غمگین کیسے ہوتا ہے؟

زندگی میں اتنا بلند مت بولو کہ موت تمہاری آواز سن لے۔ انسان جب تک زندگی کی حدود میں ہے اس وقت تک موت اس کے قریب نہیں آئے گی۔ زندگی اصول پرستی کا نام ہے اور موت بے اصولی ہے۔ اگر خدا پرستی زندگی ہے تو مطلب پرستی، موقع پرستی کیا ہے؟

Marfat.com

انسان کا دماغ خدائی قانون کے آگے اس وقت جھکے گا جب وہ روح کی حکمرانی تسلیم کرے گا۔ یہ جس قانون کے آگے انسان سر جھکا رہا ہے یہ انسان کا بنایا ہوا ہے۔ اس لیے رسوا ہو رہا ہے۔ وہاں صرف ایک دفعہ جھکانا ہے یہاں بار بار جھکایا جاتا ہے اور ہر بار انسان مرتا ہے جب کہ زندہ رہنے کے لیے جھکاتا ہے، وہاں جھکانے سے ہمیشہ والی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ انسان روح کو شکست دے کر سرخرو ہونا چاہتا ہے جو ناممکن ہے۔ جو انسان اپنے نفس کی طہارت کو پالے گا وہ سرخرو ہو جائے گا۔

جولوگ بھیڑیوں کا لشکر لے کر انسانیت کا شکار کرنے کے لیے نکلے ہیں، کیا یہ بہتر نہیں؟ کہ بھیڑیے مار کر انسانیت سے صلح کر لیں تا کہ انسانیت لوگوں کی حفاظت کر سکے۔

جو یقین کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں کسی بھی کامیابی سے پہلے کامیابی کا یقین ہونا ضروری ہے۔

بے شرمی کی کامیابی سے بہتر ہے کہ شرم و حیا سے پسپائی قبول کر لی جائے تا کہ ضمیر کی طعنہ زنی سے بچ سکے۔

Marfat.com

جس نے زندگی میں یہ نہ پڑھا ہو کہ سوال کیسے کرنا ہے؟ وہ محتاج نہیں ہوتا اور جس نے زندگی میں یہ سبق پڑھا ہو کہ اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہونا، اللہ اسے محتاج نہیں کرتا۔ نہ جانے لوگ اللہ پر ایمان لا کر محتاجی والی زندگی کیوں گزارتے ہیں۔

حقیقت کو منقسم کر کے نہیں سمجھا جا سکتا۔ حقیقت وہی ہے جو منقسم نہ ہو اور اس پر ہر دلیل ناقص ہو۔ حقیقت وہ ہے کہ اگر تم دیکھو تو بھی حقیقت اور اگر نہ دیکھو تو بھی حقیقت ہو۔

وہ شعور جو بغیر معلم کے انسان کو حاصل ہوتا ہے اسے عطا کہتے ہیں اور اہل ادب اسے القاء کہتے ہیں۔ وہ سچائی کی حقیقت کو پانے کا نام ہے۔

عدم اتفاق دو خیالوں کے درمیان فرق کو کہتے ہیں اور اتفاق دو خیالوں کا ملاپ ہے۔

Marfat.com

جو لوگ معتبر بنتے ہیں یا جن لوگوں کو معتبر بنایا جاتا ہے دراصل وہ بڑے لوگ نہیں ہوتے۔ معتبر پیدا ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کے اندر ایک جوہر خاص ہوتا ہے جو صرف اعلیٰ انسان کو نصیب ہوتا ہے۔ وہ اعلیٰ انسان جو اس وجہ سے دلیر ہے کہ سچ کی گواہی دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ سچی بات کہنے سے ڈرتا نہیں، حق پر فیصلہ کرنے سے گھبراتا نہیں، زندگی کو موت پر ترجیح نہیں دیتا، بس ایسا معتبر حقیقت پرست ہوتا ہے۔

بہترین چیز درمیانی چیز ہے مگر حق کے معاملہ میں نہیں ورنہ عدل تو عدل، انصاف بھی ناممکن ہے۔

کتے میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ اپنی ایک حس سے اپنے محسن کو پہچان لیتا ہے مگر لوگ اتنے بے حس ہیں کہ پورے حواس خمسہ کے ہوتے ہوئے بھی اپنے محسن کو نہیں پہچانتے کیونکہ وہ مفلوج سوچوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، مجذوب عقلوں میں کھوئے ہوئے ہیں، مایوس فکروں کے مارے ہوئے ہیں، محروم خیالوں کے ڈسے ہوئے ہیں۔ منحوس جذبوں میں دبے ہوئے ہیں، معذور عقیدے کو سہارا دیئے ہوئے ہیں، اس لیے لوگ ہر محسن کو اپنی نظر سے دیکھتے ہیں ورنہ تو ایک حس بھی محسن شناس بنا دیتی ہے۔

Marfat.com

گہرائی اور بلندی دو سفر ہیں گہرا انسان گہرائیوں میں جانے کی صلاحیت اور بلند خیال انسان بلندی پر جانے کی صلاحیت رکھتا ہے دونوں کا سفر علیحدہ علیحدہ ہے مگر مقصد ایک ہے کسی چیز کی گہرائی میں جانا اتنا ہی اہم ہے جتنا اس کی بلندی کو پانا۔ لہذا انسان کو جہاں گہرائی میں سوچنا چاہیے وہاں بلندی پر بھی غور کرنا چاہیے۔ وہی انسان دنیا میں بہترین زندگی گزار سکتا ہے جس کو بلندی اور گہرائی کا ادراک ہے۔

تنہائی زندگی کی جڑوں کو خاموشی سے سیراب کرتی ہے جس سے زندگی کے شجر پر خوبصورت سوچ، فکر، تدبر، جذبہ، محبّت کا پھل لگتا ہے مگر تنہائی وہ ہو جو کسی مقصد کو پانے کے لیے اختیار کی جائے۔

بزدل دلیر وہ ہوتا ہے جو دلیر تو ہو مگر سچّی بات نہ کر سکتا ہو اور نہ ہی سچّی گواہی دینے کی جرات رکھتا ہو۔ دلیر وہ ہوتا ہے جو منہ پر سچ بولنے کی جرات رکھتا ہو اور سچّی گواہی سے کبھی بھی انکار نہ کرے۔ گناہ کبیرہ سے نفرت اور صغیرہ سے پرہیز کرتا ہو۔ اصول پرست انسان دلیر ہوتا ہے۔ باقی دلیر اپنے معیار کے دلیر ہوتے ہیں۔ بے اصولوں میں سب سے زیادہ بے اصول کو دلیر کہتے ہیں۔

Marfat.com

ہم اس لیے بولتے ہیں کہ ہماری ذات کومحسوس کیا جائے۔ اگر ہماری ذات کوکوئی محسوس نہیں کرتا تو ہمیں خاموش رہنا چاہیے۔ خاموشی بھی ذات کا اتنا ہی تعارف ہے جتنا بولنا۔ خاموش انسان کے اندر بولنے کا جوہر زیادہ ہے اگر وہ یہ جانتا ہو کہ خاموش کس وجہ سے ہے؟

مجھے اس زندگی سے نفرت ہے، جس میں درد وغم کے سوا کچھ نہیں ہے، مگر مجھے اس زندگی سے پیار ہے جس میں درد وغم ہے کیونکہ یہ مجھے پیغام دیتے ہیں کہ پیار اور خوشی زندگی نہ ہے، زندگی یہی ہے پیار کے ہمسائے میں درد ہو اور خوشی کے ہمسائے غم ہوں۔ زندگی اصل یہی ہے کہ ہمسائے خوش نصیب ہوں، احساس مند ہوں۔ انسان کے اندر ہوں یا انسان کے باہر زندگی میں، زندگی پیار کا نام ہے۔ نفرت زندگی نہ ہے، نفرت کرنے والے نفرت والی زندگی گزارتے ہیں اور پیار کرنے والے پیاری زندگی۔۔۔۔

جولوگ اپنے فکر وخیال کو سیم وزر سے باندھ دیتے ہیں وہ اس بات کے مستحق نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم اور شفقت کا سایہ رکھے۔ توکل سے بندھے ہوئے انسان اللہ کے قریب ہوتے ہیں اور تقویٰ والے قریب تر۔

Marfat.com

ایک آدمی سچ کو جانتے ہوئے سچ کی گواہی نہیں دیتا وہ اس آدمی سے بُرا ہے جو سچ کو جانتے ہوئے جھوٹی گواہی دیتا ہے۔

مظلوم اگر ظالم کے ظلم سے پریشان نہیں ہوتا تو اس مظلوم کا احساس ختم ہو چکا ہے لہذا ظلم کا وہ عمل ظلم نہیں کہلائے گا۔ موجودہ معاشرہ میں مظلومیت ہماری پسند کا حصّہ بن گیا ہے لہذا ایسے انسان کے ایمان کا کیا بنے گا؟ جو ظلم کے کردار کو اپنے احساس سے نکال دے۔ علم کا ظلم سب سے بڑا ظلم ہے وہ علم جس سے نہ تو علم والا کچھ فائدہ حاصل کرے اور نہ ہی اسے کچھ حاصل ہو جو ایسا علم حاصل کرتا ہے۔ تعلیم حاصل کرنا اور بات، صرف اتنی تعلیم جس سے ہم اپنا روز مرہ کا کاروبار چلاتے ہیں۔ بے معنی تعلیم ہو یا بے معنی علم دونوں بدنصیبی ہے اور بے نصیب کا مقدر۔

ہر انسان دوسرے کا دکھ اٹھائے ہوئے ہے۔ دوسروں کے خیال کا دکھ، اپنے حال کا دکھ، دوسرے کی دولت کا دکھ، دوسرے کے عروج کا دکھ، اپنوں کے زوال کا دکھ، بس انسان دوسروں کا قلی ہے، اس دنیا میں کسی کا کچھ نہیں مگر جب اٹھائے ہوئے ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے سب کچھ اس کا اپنا ہے۔ ایسا انسان کچھ کچھ قلی ہے اور باقی چوکیدار ہے۔

Marfat.com

اس وقت آنکھ کھولنے کا کوئی فائدہ نہیں جب آنکھ بند ہونے کا وقت آ جائے۔ بس انسان سویا ہوا ہے جب بیدار ہو گا تو وقت نہیں ہو گا۔

جیب بھری ہوئی ہو اور خالی نظر آئے اسے "حریص" کہتے ہیں، جب جان دار انسان کے مقابلہ میں بے جان سے محبت کی جائے، جب دولت مند انسان کی دولت اسے اخلاقی قدروں سے محروم کر دے، جب دولت مند، دولت کے وصال سے خوش اور اس کے فراق سے ڈرتا ہو، موت سے نہ ڈرے اور غریبی سے ڈرے، انسان اس وقت غریب ہوتا ہے جب غربت کے مفہوم سے آشنا ہو جائے۔ حریص غریب ہے، بخیل غریب ہے، سخی غربت کے باوجود سخی ہے، سخاوت ایک صفت ہے جس میں یہ صفت ہے وہ سخی ہے۔ غربت ایک ذہنی کمزوری ہے، دولت ہو مگر ذہنی طور پر غریب ہو تو یہ غربت ہے۔ جیب میں سب کچھ ہو اور خالی نظر آئے یہ بدنصیبی ہے۔ جو انسان خود اپنی ذات میں خود پیدا کرتا ہے اور خود ہی اس میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے، جو رحم کے قابل ہیں، دولت رحمت ہے مگر غربت اس سے بڑی رحمت ہے، جب انسان کو انسان رہنے کی ہمت عطا کرے، توفیق میں رکھے۔ اگر غربت خدا سے دور کر دے تو یہ دنیا اور آخرت میں بدنصیبی ہے۔

Marfat.com

جو خود تو کچھ نہیں کرتے اور دوسروں سے توقع رکھتے ہیں کہ ان کے لیے سب کچھ کیا جائے، ایسے شکم پرست کو "لالچی" کہتے ہیں۔ ایسے انسان کا نہ کوئی آغاز ہے اور نہ ہی کوئی انجام۔ یہ اپنے مزاج میں رہن شدہ مخلوق ہے۔ یہ محدود بینائی کے اندر دیکھتے ہیں، جو ان کو نظر آتا ہے وہ اسی نظر آنے والے دھوکا سے گزارہ کرتے ہیں۔ ایسے چلتے پھرتے انسان کے اندر ایک مردہ انسان ہوتا ہے۔ یہ ہر وقت بے نام اور گم نام اندیشوں میں رہتے ہیں۔ یہ اندیشہ کہ ان کی ضرورت دوسرے کی جیب سے پوری ہو۔ جہاں مجبُور ہونا بری بات نہیں، وہاں سچ پوچھو تو مجبُور ہونا اچھی بات نہیں، نہ جانے لالچی انسان ہر وقت مجبُور سوچوں میں کیوں رہتا ہے؟ سچّی بات صرف یہ ہے کہ لالچی انسان معذور، مجبُور، مفلوج، مجذوب، منحوس، محروم سوچوں کا مالک ہوتا ہے۔

ہر طالب کی جبین نیاز میں سجدوں کی تڑپ نہیں ہوتی۔ کچھ مشتاق نگاہی سے تلاش کرتے ہیں۔ کچھ کاسۂ چشم تمنا لے کر نکلتے ہیں تو تقرّب سے نوازے جاتے ہیں ۔ جو طالب دستک ہی نہ ہو اسے تمنا نہیں کرنی چاہیے ۔

تعلیم، علم نہ ہے اور علم دانائی نہ ہے۔ تعلیم کتاب پڑھنے اور یاد کرنے کا نام ہے، علم کتابوں میں دانائی پڑھنے کا نام ہے اور دانا کی زندگی کے عمل کا نام دانائی ہے۔

Marfat.com

ریت کے تپتے صحرا میں ایک اعلیٰ انسان کے دانائی والے عمل پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق اور صداقت کی حفاظت کے لیے کیسے عمل سے گزرنا پڑتا ہے؟ اس کو علم تھا کہ زندہ کیسے رہا جاتا ہے اور مرنا کیسے ہے؟ جن کی زندگی کا مقصد عظیم ہو وہ مقصد کی حفاظت اپنے اور اپنے بچوں کے خون سے کرتے ہیں، اپنی ناموس سے کرتے ہیں یہ وہ تعلیم، علم اور دانائی ہے جو ایک مقدس ہستی، دوسری مقدس ہستی سے حاصل کرتی ہے۔ عمل، عمل کے تابع نہ ہو تو علم، علم کے مطابق نہیں رہتا۔ جاننا اور بات ہے ماننا اور۔ عمل علیحدہ بات ہے۔ دانا اس وقت بھی تھے جب علم تقسیم کرنے والے اور تعلیم دینے والے نہ تھے۔ دانائی ہی اصل علم ہے۔

وقت نہ کسی کا دوست ہے اور نہ ہی دشمن۔ وقت اس کا ہوتا ہے جو اس کے ساتھ چلتا ہے بس ایسے وقت سے موقع پرست اور مفاد پرست فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ وقت سے قدم ملا کر چلتے ہیں بس ایسے لوگوں کو موقع تلاش کہہ لیں یا موقع شناس۔ وقت کی بیماری عام ہو گئی ہے اور سیاست دانوں کو خاص لگتی ہے۔ جب وقت فیصلہ دیتا ہے تو پھر سب حیران رہ جاتے ہیں۔

Marfat.com

کل کے گناہ آج کی توبہ سے ڈھل سکتے ہیں۔ کل کے جرم کی آج معافی مل سکتی ہے اور کل کے دعوے آج کی معذرت بن سکتے ہیں بشرطیکہ انسان پتھر دل سے نکل کر نرم دل بن جائے۔ احساس کی دولت سے محروم انسان کو احساس کی دولت میسر آ جائے۔ لاشعور سے نکل کر شعور میں داخل ہو جائے۔ خود غرضی سے لاغرضی کی طرف سفر کرے۔ خود فریبی سے خود آگاہی کی منزل کی طرف گامزن ہو۔ لاعلمی سے علم میں داخل ہو۔ آوارہ سوچوں میں ذمہ داری پیدا کرنے کا احساس زندہ ہو تو توبہ، معافی اور معذرت قبول ہو جاتی ہے۔

خدا وہ نہیں کرتا جو اس کی خدائی کو زیب نہیں دیتا کیونکہ وہ عادل ہے اور عدل کے خلاف وہ کسی پر کوئی رحمت نہیں کرے گا۔ خدا پرستی اصول پرستی کا نام ہے۔ خدا، مخلوق جیسی سوچ نہیں رکھتا، مخلوق خدا کو اپنے جیسی سوچ کے قریب قریب سمجھتی ہے تو ظالم کو بھی معاف کر دے۔ ایسا سوچنا خدا پرستی سے دور لے جاتی ہے، خدا، خدا ہے اور وہ خدا جیسے کام کرے گا۔

Marfat.com

وہ بات نہیں کرنی چاہیے جو بات تو ہو مگر اس میں وزن نہ ہو مگر انسان اس وجہ سے کرے کہ وہ خود باوزن ہے اس طرح بے اصولی پروان چڑھتی ہے اور ایسی وجوہات کی بنیاد پر اصول پرستی پروان نہیں چڑھ رہی۔ کیونکہ بے اصول طاقتور یہ نہیں تسلیم کرتے کہ بات کچھ بھی نہیں مگر وہ اپنے اقتدار کے نشہ میں یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ ان کی ہر بات ماننا ضروری ہے۔ ایسا فعل خدا پرستی سے انکاری ہونے کی دلیل ہے۔خدا اپنے بنائے ہوئے اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ اس لیے وہ ہمیشہ اصول پرستوں کے اوپر سایہ فگن رہتا ہے، لہذا انسان کو اس بات پر زور نہیں دینا چاہیے جو کسی اصول کے خلاف ہو۔

جو حقیقت کو جانتے نہیں وہ حقیقت کو پا نہیں سکتے۔ جن کو منزل مقصود کا پتہ نہیں وہ صرف سفر طے کرتے ہیں۔ کامیاب وہ ہوتے ہیں جو حقیقت کو جانتے ہیں اور منزل مقصود پانے کی تمنا رکھتے ہیں اور کامیاب ترین وہ ہیں جو حقیقت پر یقین رکھتے ہیں اور اسے پانے کا عزم رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ منزل مقصود حاصل کرنے کے لیے کتنے مصمم ارادے کی ضرورت ہے بس پھر ایسے انسان کا خدا اس کے لیے وسائل اور ذرائع پیدا کر دیتا ہے

Marfat.com

جن کو شک ہے خدا بُرے کاموں سے ناراض ہو جاتا ہے وہی لوگ اللہ کو ناراض کرتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، اللہ تعالیٰ اس کی بات رد نہیں کرتا۔

روح کے سکون مطلق کے لیے سچ بولنا ضروری ہے۔ جو صاف سچ ظاہر ہونے پر گواہی نہیں دیتے وہ کبھی نہیں جان سکتے کہ سکون کیوں ہے؟ قلب حیات سچ ہے اور حیات قلب سچ کی حقیقت اعلیٰ ہے۔ یہی سکون مطلق ہے۔ قوت حیات سچ ہے۔

فصل کاٹتے ہوئے اگر لوگ اس بات کا احساس کریں کہ کیا کھیت میں انہوں نے تخم پاشی کی تھی؟ تو شاید انسان، انسانیت کی طرف لوٹ آئے۔ شاید انسان کو معلوم ہو جائے سکون کیسے ملتا ہے؟ افسوس ہے۔ لوگ جب فصل کاٹتے ہیں تو یہ نہیں سوچتے ان کا حق کتنا ہے؟ اور پھر دوسروں کی فصل کاٹ کر یہ دُعا کرتے ہیں خدا ان پر رحم کر دے، یہ نہیں جانتے کہ وہ عادل ہے۔

Marfat.com

جب انسان کو یقین ہو جائے کہ سچ سے ہی سکون مطلق نصیب ہوتا ہے تو پروردگار حاجت مند سے حاجت روا بنا دیتا ہے پھر ایسا انسان عزت کا استحقاق رکھتا ہے۔ انسان کی زندگی کا قد آور لفظ عزت ہے۔ اگر جھوٹ بولنے سے عزت نہیں رہتی تو انسان کو جھوٹ نہیں بولنا چاہیے اور اگر سچ بولنے، سچّی بات کرنے اور سچّی بات کی تائید کرنے سے عزت ملتی ہے تو یہ ضرور کرنی چاہیے۔ حاجت روا انسان کو کبھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے بلکہ حاجت مند کو بھی یہی کرنا چاہیے خواہ حاجت پوری نہ بھی ہو۔

انسان اعتکاف خانہ میں زندگی گزار سکتا ہے شاید انسان بُرائی کے بغیر زندگی گزار نہیں سکتا۔ انسان کو بُرائی اتنی کرنی چاہیے جس کی معافی آسانی سے مل جائے، اتنی بُرائی نہیں کرنی چاہیے جس کی توبہ بھی قبول نہ ہو۔ عقیدہ کا یہ اعجاز ہے کہ انسان بُرائی سے بچ سکتا ہے، شاید لوگوں نے عقیدہ دکھانے کے لیے رکھا ہوا ہے اس لیے عقیدہ میں رہ کر بُرائی سے دور نہیں رہتے۔ انسان جب عزم کرے کہ زندگی اعتکاف خانہ میں گزر سکتی ہے تو وہ گزار سکتا ہے۔

Marfat.com

دریائے معرفت سے سیر ہونے والے حیات فکرِ نو پاتے ہیں۔ بس یہ اس کا نصیب ہے جو اعتکاف خانہ میں زندگی گزارنے کے جوہر سے آشنا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ زندگی اور موت ایک ہی جسم کے دو نام ہیں ایک بولتی ہے دوسری خاموش ہے۔ خود بین علم انسان کو دریائے معرفت سے سیر کرواتا ہے۔

اے انسان! جب تو بُرائی کر کے اپنے آپ کو گزند پہنچاتا ہے تو تمہیں چاہیے کسی سعادت مند کے دروازے پر دستک دے کر بھیک مانگ لو کہ تجھے اپنے اعلیٰ نفس سے خیرات دے تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کر دے۔ جب انسان بُرائی کر کے خوش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے توفیق سے محروم کر دیتا ہے، اس کی سوچوں کو اندھا کر دیتا ہے، اس کی فکروں کو بہرہ کر دیتا ہے، اس کے جذبوں کو ٹھنڈا کر دیتا ہے، اس کے فہم کو بند کر دیتا ہے پھر ایسا انسان کسی سعادت مند کو پہچاننے سے محروم ہو جاتا ہے۔

سربلند ہونا چاہتے ہو تو سرنگوں ہو جاؤ۔ عادل ہستی کے روبرو اس عہد پر جامد ہو جاؤ کہ وہ جلی اور خفی حرکات کا بہترین، اعلیٰ ترین جاننے والا ہے اس کی پردہ پوشی ہی سربلندی ہے اور اس کی پردہ پوشی پر سرنگوں ہو جاؤ۔

Marfat.com

جو ظاہری اعمال میں نیکو کار ہے اور روح میں چور ہے اس کو انصاف کی عدالت سزا نہیں دے گی مگر وہ عدل کی عدالت سے نہیں بچ سکتا۔ انسان اپنی مخفی بُرائی پر بھی پردہ نہیں ڈال سکتا بس یہ خدا کی مہربانی ہے کہ وہ پردہ پوش ہے ورنہ تو انسان، انسان نہ رہتا اگر یہ مہربانی نہ ہوتی ۔ جلی اور خفی حقیقت یہی ہے کہ انسان بُرائی کا نتیجہ اچھا کبھی نہیں پائے گا۔ ورنہ خدا، خدا نہیں رہ سکتا۔ بس یہ معاشرہ میں ساری خرابی ظاہری نیکو کار کی پھیلائی ہوئی ہے اور یہ روح کے چوروں کی وجہ سے ہے۔

تخلیق ایک کرب ہے، جو کرب سے نہیں گزرتا وہ تخلیق نہیں کر سکتا۔ اعلیٰ تحریریں کرب سے خلق پاتی ہیں۔

کسی تحریر سے پہلے جذبے کا پاکیزہ ہونا ضروری ہے، اس کا پاکیزہ نیت کے ساتھ باوضو ہونا نہایت ضروری ہے، ایسے باوضو جذبے سے کشید شدہ اعلیٰ اور پاکیزہ خیال سے انسان وہ تمام پوشدہ راز جو رازِ ہستی میں پنہاں ہیں الفاظ کی زبان سے زدِ عام لا سکتا ہے جس سے انسانیت کی راہنمائی ہے اور انسان اصلاح پاتا ہے، اپنے آپ کو تبدیل کرنے کا سوچتا ہے، یہ پاکیزہ جذبے سے ممکن ہے۔

Marfat.com

احسان فراموش اچھا نہیں لیکن احسان کر کے جتلانے والا بالکل اچھا نہیں۔ ایسا انسان انسانیت کو شرمندہ کرتا ہے۔ ایسا انسان اپنے کمزور رویوں کی تصدیق چاہتا ہے۔ بس انسان وہی اچھا ہے جو احسان کر کے بھول جائے۔ ایسا احسان اس کے لیے اجر کا باعث ہے۔

جو خدا کے نام پر معاف کرتے ہیں خدا ان کو یاد رکھتا ہے۔ خدا احسان کرنے والے پر مہربان ہوتا ہے۔ کیوں خدا اپنی مخلوق پر احسان کرتا ہے اور جتلاتا نہیں؟ اس لیے وہ سب سے بڑا مہربان ہے، رحم والا ہے، کریم ہے۔

لوگ خود پرستی پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ خود پرستی میں انتہائی دنیاوی خواہشات پوشیدہ ہیں لیکن اللہ کا بندہ خدا پرستی پر مکمل ایمان رکھتا ہے اور اس کا انتہائی یقین ہے کہ اس میں دنیا کی کامیابیاں بھی ہیں اور آخرت میں کامیابی کا راز بھی ہے۔ خود پرست اندھا ہے اور خدا پرست صاحب بصیرت ہے۔ خدا اس کو بصیرت عطا کرتا ہے جو خدا کو بصیر مانتا ہے اور اس پر یقین محکم رکھتا ہے کہ اس کا خدا ہر اس کی خفی و جلی حرکات پر دیکھنے کی قدرت رکھتا ہے مگر وہ پردہ پوش ہے، ورنہ انسان ننگا ہوتا۔

Marfat.com

دانش ور اگر ناکام زندگی گزارتا ہے تو وہ دانش ور نہیں بلکہ پھر خود ساختہ کچھ اور ہے۔ اس "دانش" کی طاقت اس میں نہیں جو طاقت دانش کو خدا عطا کرتا ہے۔ خدا کی عطا کی ہوئی دانشوری یہ ہے کہ وہ صاحب ادراک ہے۔ زمانوں کا ادراک، وقت کی نبضوں پر یہ تشخیص کر سکے کہ وہ کن حالات میں سے گزر رہا ہے؟ وقت، موقع پرستوں اور مفاد پرستوں کو دھوکا دیتا ہے اور خدا پرستوں، ایمان پرستوں کو درست وقت، درست سمت سے آگاہ کرتا ہے۔

لوگ خدا کو ناراض کر کے اپنے خداؤں کو راضی کرتے ہیں، جن کا کوئی خدا نہیں۔ بس ایسے دانش ور، دانش سے دھوکا دہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ خدا کی سچائی اور حقیقت کو پس پشت ڈال کر اپنے جیسے خود ساختہ معتبروں کی سچائی کے گیت گا رہے ہیں۔ ان کے قصیدے گا رہے ہیں؟ حالانکہ وہ خدا کے احکام کے باغی ہیں۔ جب انسان مکمل طور پر اپنے خالق پر ایمان لے آئے گا تو اسے کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ یہ سب پریشانیاں خود پرست دانش وری کی ہیں۔ ہر انسان اپنی حیثیت اور اپنی ذات میں دانش ور ہے۔

Marfat.com

ایک بُرائی مر جائے اور دوسری بُرائی اس کے لیے دُعا کرے تو فائدہ کس کو ہوگا؟ نہ جانے بُرے لوگ، بُرے لوگوں کے لیے دُعا کیوں کرتے ہیں؟ شاید خدا کی اس صفت کے قائل نہیں کہ خدا عادل ہے۔ بُرے کی طرف سے بُرے کو عبرت حاصل کرنی چاہیے مگر بُرا بُرے کی تعریف کرتا ہے۔بس یہ سب سے بڑی بُرائی ہے۔ خدا جس کو توبہ کی توفیق نہیں دیتا ہم اس کے لیے ہدایت کی دُعا مانگتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے لیے ہماری ہدایت ضروری ہے۔ اندھی بصیرت والا انسان عبرت حاصل نہیں کر سکتا۔

لفظوں کے اندر بے پناہ راز پنہاں ہیں مگر اعلیٰ بصیرت کے بغیر ان رازوں کو انسان پا نہیں سکتا۔ انسان کے اندر تمام جذبوں کے نام ہیں جنہوں نے لفظوں کا لباس پہنا ہوا ہے۔ ہم ظاہری الفاظ کو دیکھتے ہیں ان کے اندر چھپے جوہر سے ناآشنا ہیں۔ دانش ور وہی ہے جو لفظوں کے جوہر اور حرمت سے آشنا ہے۔ جو الفاظ کی ہیت کو پانے کی کوشش کرتا ہے۔ الفاظ ہی اصل ادب ہیں۔ انسان کے احساسات، محسوسات، کیفیات کے وجود کو جو نام دیا جاتا ہے اسے لفظ کہتے ہیں۔ نام ایک لفظ ہے، ایک نسبت ہے جو ایک لفظ سے اور وہ لفظ اسم ہے، وہ اسم محمدؐ ہے، دو۹۲ ہے۔

Marfat.com

جس سے نفرت کرتے ہو اس کے مرنے کی دُعا مت کرو اور جس سے پیار کرتے ہوئے اس کے جینے کی دُعا کرو۔ اگر نفرت والا مر گیا تو نفرت کس سے کرو گے اور اگر پیار والا مر گیا تو دُعا کس کے لیے کرو گے۔

نفرت اگر حقیقت ہے تو ضرور کرو اور پیار اگر حقیقت ہے تو یہ کرنے سے باز مت آؤ۔ نہ جانے لوگ نفرت والوں سے پیار کیوں کرتے ہیں؟ اور پیار والوں سے نفرت کیوں ہوتی ہے؟ یقیناً یہ انسان کے لہجوں اور رویوں کی کارستانی ہے یا انسان کو شعور ہی نہیں کہ زندگی کا کل سرمایہ انسانی لہجہ اور رویہ ہے۔

بدنصیبی یہ ہے کہ جو ہماری تمنا کرتا ہے وہ ہم سے بیزار ہو گیا ہے یقیناً اس میں میرا کوئی دانستہ یا نادانستہ کردار ہے مگر مجھے شعور نہیں۔ انسان کو اتنا راز ضرور رکھنا چاہیے کہ دوسرا انسان کو سمجھنے میں غلطی کرے۔ اگر یہ نہ ہو تو زندگی بدمزہ ہو جاتی ہے۔ انسان کا زندگی میں ناراض ہونا ضروری ہے مگر بیزار ہونا اچھی بات نہیں۔ ایسی بات مت کرو کہ دوسرا بیزار ہو جائے۔ یہ بدنصیبی ہے اور بدبختی ہے۔

Marfat.com

خوش نصیب وہ ہے جس پر خدا راضی ہے اور بدنصیب وہ ہے جس پر خدا راضی نہیں۔ خدا اس پر راضی ہے جو اس کی رضا میں راضی ہے اور جو خدا اپنے بندہ کے لیے کرتا ہے اس پر راضی ہے۔ جو اپنی مرضی کرتا ہے اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی پر فوقیت دیتا ہے وہ بدنصیب ہے اور یہ بدنصیبی ہے کہ انسان کی سمجھ میں یہ بات نہ آئے کہ اس کا پروردگار کس بات پر راضی ہے؟ اور کونسی بات ہے جس پر ناراض ہوتا ہے؟ انسان کو اپنے جیسی مخلوق کو تنگ نہیں کرنا چاہیے اور اپنی پسند کو دوسروں کی پسند ماننے سے خوش نصیبی نصیب ہوتی ہے۔ انسان کے رویّے اپنے لیے انتخاب کرتے ہیں۔

جس انسان کا ماضی حسرت اور ندامت سے آزاد ہے وہی جانتا ہے خوشگوار زندگی کیسی ہوتی ہے؟ اطمینان اور سکون زندگی میں کیسا ہوتا ہے؟ خود شناسی کیا ہے؟، حقیقت آگاہی کیسی ہے؟ جو لذّت وجود سے آزادی اور ہوسِ زر کی بے نیازی سے آگاہ ہے، جو اس راز سے آگاہ ہے کہ سچّائی اور دیانتداری سب سے بڑی طاقت ہے اور یہی طاقت ہے جس سے انسان بلندیوں کی پرواز سے نوازا جاتا ہے۔

Marfat.com

اندھی جوانی بڑھاپا خراب کرتی ہے اور اندھا بڑھاپا عاقبت خراب کرتا ہے جب جوانی کا کوئی منظور نظر چہرہ نظر آتا ہے جو اسے پسند تھا۔ وقت کے کانوں سے کوئی سنتا نہیں اور وقت کو وقت کی نظر سے کوئی دیکھتا نہیں۔ جوان انداز فکر انسان کو بوڑھا نہیں ہونے دیتی، انسان بوڑھا اس وقت ہوتا ہے جب اسے بیٹا کہہ کر کوئی نہ پکارے۔

جوان فکر کے لیے بوڑھی سوچ تریاق ہے، نہ جانے نوجوان بوڑھوں سے دور کیوں رہتے ہیں؟ جس زندگی میں دُعا کا شعور نہیں وہ فضیلت والی زندگی نہیں، آداب دُعا ہی اصل زندگی ہے۔ جو زندگی میں دُعا نہیں مانگتا وہ ادھوری زندگی گزارتا ہے۔

دُعا مانگنے والا غیر حاضر ہوسکتا ہے دُعا منظور کرنے والا ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہوتا ہے، جو دُعا دل میں مانگی جاتی ہے وہ بھی سنتا ہے۔

Marfat.com

ظلم تو یہ ہے کہ گناہ کرنے والا اور ظلم کرنے والے کا بھی دُعا پر ایمان ہے، جب کہ اس سے دُعا کا حق چھین لیا گیا ہے کیونکہ باغی کی کوئی دُعا نہیں ہوتی بلکہ ایسے انسان کو توبہ کرنی چاہیے۔ پروردگار مجھے دُعا کی توفیق دے، دُعا کی توفیق بھی توبہ کی توفیق ہے۔ دُعا بے کسی اور بے بسی کا اقرار ہے، دُعا اس امر کی دلیل ہے کہ کوئی ہے جو انسان کی ضروریات ، حاجات پوری کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یہ قدرت رکھنے والے کے اقرار کا نام ہے۔ یہ خدا پرستی پر مہر تصدیق ہے کہ کوئی ہے جو سب کی مدد کرتا ہے، دُعا اس سے مانگی جاتی ہے جو دُعا کے مفہوم سے آگاہ ہے اور دُعا وہ مانگتا ہے جو دُعا کے مطلب کو جانتا ہے۔ بہرحال دُعا ہر حالت میں مانگو، تمہارے پاس سب کچھ ہو مگر پھر مانگو۔ پروردگار دُعا مانگنے والے کی عاجزی سے خوش ہے۔ وہ عطا کرنے والا ہے، دینے والا ہے، عنایت کرنے والا ہے، دُعا ذریعہ نجات ہے۔

جن کا ماضی اندھا ہے وہ بڑھاپے میں بھی گناہ کی تمنا سے دستبردار نہیں ہوتے۔

Marfat.com

جب تک انسان کے بنیادی مسائل حل نہیں ہوتے اجتماعی مسائل حل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انفرادی مسائل جتنے بڑھتے جائیں اجتماعی مسائل اتنے زیادہ ہوتے جائیں گے۔ حکومت وقت جب تک امن و امان قائم نہیں کرے گی اس وقت تک اس کے لیے مسائل ہی مسائل ہیں۔ جب ہر انسان اپنی ذات سے باہر نہ سوچے گا نہ فکر کرے گا تو اس کی زندگی بیرونی مسائل کا شکار رہے گی۔ بس یہی ملک اور قوم کی تباہی ہوتی ہے۔

جب تک ہمیں اپنے گناہ اور جرائم کا انکشاف نہیں ہوگا ہم گناہ اور جرائم کا ارتکاب کرتے رہیں گے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہمارا شعور اور ضمیر بیدار نہیں ہوگا۔ جب تک انسان کو اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوگا وہ غلطیاں کرتا رہے گا اور ان کا جواز دوسروں میں تلاش کرے گا۔

کمینہ شخص سے بحث مت کرو وہ نقطہ ذلالت پر چلا جاتا ہے جو اعلیٰ انسان کے لیے نہایت اذیّت ناک لمحہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

جو بڑی مشکل سے عزت بناتا ہے وہ بڑی مشکل سے عزت کی حفاظت کرتا ہے۔ عزت بنانا آسان ہے عزت بچانا مشکل ہے۔

انسان بننا مشکل ہے اور انسان رہنا اس سے زیادہ مشکل ہے۔ اردگرد ماحول اتنا غلیظ ہے کہ انسان کو انسان رہنے نہیں دیا جاتا ہے۔ انسان ہزار کوشش کرے کہ وہ انسان بننا چاہتا ہے لوگ اعتبار نہیں کرتے۔ لوگ، لوگوں پر اعتبار کرتے ہیں جبکہ انسان، انسانوں پر اعتماد کرتا ہے۔

انسان جب اللہ کے خیال میں ہوتا ہے تو اللہ انسان کے خیال میں رہتا ہے۔ جب انسان اللہ کا خیال چھوڑ دیتا ہے اللہ انسان کا خیال چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ اس کو عزت دیتا ہے جو اللہ کا حکم مانتا ہے باقی عزت انسان کی خود ساختہ عزت ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا بندہ بن کر اللہ کی یاد میں رہے تو ایسے انسان کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

Marfat.com

جس کا اندر جھوٹا ہے اس کی بات میں اثر نہیں۔ جس کے ظاہر اور باطن میں تضاد ہے وہ منافق ہے۔ جو انسان اپنی ذات کی حقیقت سے آگاہ رہے وہ اصل انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی راہنمائی کرتا ہے۔

اصل عورت وہ ہے جو مرد کی عقل پر پردہ ڈال دے۔ اصل مرد وہ ہے جو اپنی عقل سے عورت کو قابو میں رکھے۔ عورت اپنی آدھی عقل سے حکمرانی کرنا چاہتی ہے۔ مرد اپنی پوری عقل سے حکمران بننا چاہتا ہے۔

کوئی ایسی بات نہ کرو جس کا تمہاری ذات کے ساتھ تعلق نہ ہو۔ بات دوسرے کی ہوتی ہے اور ذمہ دار تمہاری ذات بن جاتی ہے۔ بس پھر ایسی بات انسان کے لیے عذاب پیدا کر دیتی ہے۔

Marfat.com

ہر بات کا ایک نتیجہ ہوتا ہے۔ جو کسی نتیجہ پر نہیں پہنچتا اس کی کوئی بات نہیں، جس کی کوئی بات نہیں وہ کیوں ہے؟ بس کیا کا کوئی جواب نہیں۔

سکون قلب اللہ کے فضل کا نام ہے۔ اللہ کا فضل ہی سکون قلب ہے۔ اللہ کے فضل کا نزول سکون قلب کا احساس ہے۔ اللہ کا فضل یہ ہے کہ خواہشات کم اور اطمینان زیادہ۔ کسی کا سکون قلب برباد نہ کرو۔ تمہارا کوئی سکون برباد نہیں کرے گا۔ اللہ قلب میں رہتا ہے۔ خواہشات کو ضد پر قربان مت کرو۔ امر پر یقین سکون قلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پسند میں سکون ہے۔ انسان کچھ پانا چاہتا ہے اس کے پانے کا نام سکون ہے اور وہ انسان کے دل میں ہے۔ ظاہری طور پر کتنا خوشحال کیوں نہ ہو انسان کو سکون قلب نصیب نہیں ہو گا۔ سکون قلب یہ ہے کہ اپنے اندر والی خواہشات کو پھیلنے سے روک لو۔ پھیلاؤ کو سمیٹنا سکون ہے۔ بُرائی تو بے سکون کرتی ہے، کبھی کبھی نیکی کے نام پر بھی پریشانی ہوتی ہے۔ دل میں سکون نہیں آتا، نیکی کرنا چاہتا ہے مگر مالی حالات اجازت نہیں دیتے۔ نیکی جو تمہارے فرض کے راستے میں رُکاوٹ ہے وہ سکون قلب کے لیے کافی نہیں۔

Marfat.com

لوگوں کی کیفیت پہچان کر ان سے ہم کلام ہونے میں سکون ہے۔ انسان کے اندر کامل اور مکمل ٹھہراؤ کا نام سکون ہے۔ سکون قلب یہ ہے جو اللہ کرے تم اس پر راضی رہو۔ مشروط زندگی میں سکون قلب نہیں ہوگا۔ سکون قلب یہ ہے کہ غریب کر کے قریب کر لینا اور بے سکونی یہ ہے کہ امیر بنا کر دور کر دیتا ہے۔ اس کی قربت سکون قلب ہے۔ جب نعمت عطا ہو تو شکر الحمد اللہ کرو اور جب نعمت نہ رہے تو شکر الحمد اللہ کرو۔ اسی میں سکون ہے۔ اللہ تعالیٰ کو قریب ترین جاننے اور اقرار کرنے میں سکون ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا نام سکون قلب ہے۔ جو عمل سکون کے لیے لازمی ہے وہ کرو گے تو سکون قلب ملے گا۔ جو آپ کے بس میں نہیں اس میں دخل مت دو اور جو تم کر سکتے ہو اس میں انصاف کرو سکون مل جائے گا۔ سکون کا گواہ انسان کے اندر ہے۔ اعلیٰ اور عمدہ موت کی خواہش میں سکون ہے۔ جس کو اللہ مانا ہے اس کے حکم کی تعمیل میں سکون ہے۔ اپنے آپ پر رحم کا نام سکون ہے۔ بے سکونی کی وجہ تلاش کرو اور وجہ کامل تلاش کرو تو سکون ہو جائے گا۔ جو تمہارے بس میں نہیں تم اس کی وجہ سے بے سکون ہو تو اس کی ذمہ دار تمہاری ذات ہے۔ فرعون اور قارون کے گھر تک جانے والا کبھی سکون میں نہیں رہے گا۔ تنہائی میں سوچو محاسبہ کیسے ہو وہ محاسبہ سکون ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتیں بڑا بڑا بے سکون زمانہ بنا دیتی ہیں۔

Marfat.com

ناکام زندگی گزارنے والے کو یہ ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ ایک کامیاب زندگی گزارنے والے کا پرزور تذکرہ کرے۔ یہ اس کی مایوسی کے درد کا نوحہ ہے اور پھر یہ کہے کہ ایسے انسان کے ساتھ اس کے تعلقات ہیں۔ کوئی عظیم رشتہ ہے۔ ناکام زندگی گزارنے والا انسان قوّت فیصلہ سے محروم ہوتا ہے۔ وہ منزل شاید جانتا ہے راستہ نہیں جانتا۔ وہ زندگی کے مقصد کا مطلب جانتا ہے مفہوم سے آگاہ نہیں۔ وہ محروم اور مایوس سوچوں اور خیالوں کے نیچے دبی ہوئی مخلوق ہے۔ ان کی زندگی کا سارا وقت بیکار منصوبہ بندی میں ضائع ہو چکا ہوتا ہے اور وہ کامیاب انسان کا حوالہ دے کر اپنے آپ کو اطمینان کا فریب دیتے ہیں ہم بھی کر سکتے تھے بس ۔۔۔؟

☆☆

جو تمہارے راز کی حفاظت نہیں کرتا وہ تمہارا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر انسان اپنے راز کی حفاظت نہیں کر سکتا تو وہ دوسرے سے مخلص نہیں ہوگا۔

☆☆

دوسروں پر اگر آپ فوقیت چاہتے ہیں تو اس کو بلاتے وقت احترام سے پورا نام لیں اور کسی پر مت ہنسیں، اس سے آپ کا وقار کم ہوگا۔

☆☆

Marfat.com

صرف حق بات کرنے سے آپ گفتگو میں بالادستی حاصل کر سکتے ہو اور اگر اپنی خواہش اور مرضی کو حق بات سمجھتے ہو تو دوسرے کے اندر بھی یہ دونوں ہیں۔ کسی پر رائے مسلط مت کرو بلکہ کسی سے رائے لو اور اس میں اپنی فکر ملا کر رائے واپس دو۔

☆☆

آپ پر جو معمولی سی مہربانی کرتا ہے اس کا جواب ایک بڑے شکریہ سے دو۔ اس سے سکون اور اطمینان ہوتا ہے۔ یہ احساس زندہ ہونے کا ثبوت ہے۔

☆☆

جو کسی کی غیر موجودگی میں بُرا کہتا ہے وہ اس کی موجودگی میں اسے اچھا کہتا ہے مگر اچھا سمجھتا نہیں۔ ایسے لوگ اپنی مایوسی کو فریب دیتے ہیں۔ انسان کو اتنا خود اعتماد اور پر اعتماد ہونا چاہیے کہ لوگ آپ کی گفتگو کر کے سکون محسوس کریں۔ ایسا انسان یہ جانتا ہے کہ دل میں اترنے کے لیے کن اصولوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆☆

اعلیٰ انسان کا کردار مشکل وقت میں یہ گواہی دیتا ہے کہ مشکل وقت کے تعلقات ہی اصل تعلقات کی بنیاد ہے ورنہ تو ساری زندگی لوگ لوگوں میں یاری کا فریب دے کر وقت گزارتے ہیں۔

Marfat.com

اپنے آپ کو دھوکا دینا سب سے آسان ہے جب چاہے دے لو۔

☆☆

جب معاشرہ سے احساس ختم ہو جائے تو معافی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور نہ رہتی ہے بلکہ معافی ایک رسم کے سوا کچھ نہیں ہے۔

☆☆

جو ضمیر کو فروخت کر کے سودا خریدا جائے وہ سودا خواہ کتنا منافع بخش ہو مگر پھر بھی گھاٹے کا سودا ہے۔

☆☆

جو کامیاب ہونا چاہتے ہیں وہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جب کامیابی کی قیمت چکانے کے لیے وہ تیار ہوں گے۔ ہر چیز کو پانے کے لیے اس کی قیمت ہے اور وہ انسانی صلاحیت ہے جو ہر انسان کی قدر کے مطابق اس میں موجود ہوتی ہے۔

☆☆

علم دل دکھانے کے لیے مت حاصل کرو۔ اپنی اصلاح کے لیے اور دوسروں کی فلاح کے لیے حاصل کرو۔ علم کو علم رہنے دو، علم سے جہالت کو فروغ مت دو۔ علم سے ناسمجھ لوگوں کو ورغلاؤ مت۔ علم کے ہوتے ہوئے دانستہ خدا کے احکام کی خلاف ورزی مت کرو۔ وہ علم جو انسانیت کی نفی ہے جس کی وجہ سے انسانیت شرمندہ ہو وہ جاہلوں والا علم ہے، اس سے دور رہو۔

Marfat.com

جو جانتے ہیں معاف کرنے میں کیا راز ہے؟ وہی جانتے ہیں معافی میں کتنی طاقت ہے؟ معاف کرنے والی طاقت خدائی صفات کا ایک قلیل سا حصّہ ہے۔

☆☆

جو کھانے کے ساتھ باتیں کرتے ہیں وہ باتوں کے ساتھ کھاتے ہیں۔ پھر اس کھانے کا مزہ اور فائدہ دونوں بے لطف ہوتے ہیں۔ جب کھانا کھاؤ تو کھانا کھاؤ اور جب بات کرتے ہو تو صرف بات کی طرف توجہ دو۔ نہ جانے کیسے لوگ ہیں دونوں کام اکٹھے کرتے ہیں اور ایک زبان سے دو مزے بیک وقت لیتے ہیں۔

☆☆

وقت کی قدر کرنے والے انسان کی، وقت قدر کرتا ہے۔ وقت سے پہلے وقت کے مصرف کا یقین کر لیں۔ وہ قومیں اور وہ انسان ترقی نہیں کر سکتا جو وقت کا فیصلہ وقت سے پہلے نہیں کرتے۔ جو وقت ضائع کرتے ہیں وہ آنے والے وقت سے دھوکا کرتے ہیں۔ پچھلے وقت کا حساب اگلے وقت کو دینا پڑتا ہے۔ وقت وقت کا حساب ہوتا ہے۔

☆☆

اگر آپ پُرسکون رہنا چاہتے ہیں تو خدا کے ہر امر پر شکر بجا لائیں اور اپنے انتخاب میں خدا سے مشورہ گیر ہوں ورنہ پریشانی کا جواز تلاش کرنے سے دور نہیں ہوگی۔

Marfat.com

جو خدائی اصولوں سے انحراف کرتا ہے خواہ وہ دنیا کے کسی بھی درجہ پر فائز ہو جائے وہ اس زندگی کو کامیاب مت سمجھے۔ اصل زندگی اور اصل کامیابی یہ ہے کہ آپ کتنے اصول پرست ہیں۔ اصول پرستی ہی اصل ایمان ہے اور ایمان پرستی ہی اصول ہیں۔

☆☆

جس طرح فرقے اسلام سے نکلے ہیں خدا کرے ایسے ہی سب فرقے اسلام میں داخل ہو جائیں اور سب فرقے والے ایک جیسے مسلمان ہو جائیں جیسے ایک اللہ، رسولؐ اور کتاب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اصل سے جو نکلتا ہے فرق ہوتا ہے۔ جب تک انسان کو فرق لگتا رہے گا اس وقت تک اصل کو نہیں پا سکے گا۔

☆☆

زندگی روح کا نام ہے۔ روح کے بغیر زندگی نام کی کوئی شئے نہیں۔ روح زندہ ہو تو انسان زندہ ہے۔ زندگی ہے مگر زندہ روح نہیں تو وہ مردہ ہے۔

☆☆

انسان نفس پاک ہونے کی دُعا کرتا ہے، روح پاک ہونے کی نہیں۔

☆☆

Marfat.com

نفسانی انسان نماز پڑھتا ہے نماز قائم نہیں کرسکتا۔ صرف روحانی انسان نماز قائم کرسکتا ہے۔ روحانی انسان ہر وقت روح کا حکم مانتا ہے اور روح امر ربی ہے (بلکہ روح خدا ہے) (یوحنا، انجیل)۔ اس کے پرستار روح اور سچائی کی پرستش کرتے ہیں۔

☆☆

جب انسان کے اندر سے موت کا خوف کم ہو جاتا ہے تو وہ دنیا کی ہر آفت کا مقابلہ کرسکتا ہے۔

☆☆

جو دوسروں کو نقصان پہنچا کر خوش حال ہو جاتے ہیں ان کا مستقبل ان کے لیے عذاب ہے۔ حال گزر چکا ہوگا، معافی کا وقت نہیں ہوگا۔ نہ جانے لوگ دانستہ کوئی نقصان کرتے وقت سوچتے کیوں نہیں یا ان کا خدا ان کو توفیق ہی نہیں دیتا۔

☆☆

خوشی، خوش ہونے کا نام نہیں، خوشی یہ ہے کہ آپ کتنا سچ بولتے ہیں۔ اصل خوشی انسان کی زندگی میں سچائی ہے۔ جو جھوٹ بول کر یا جھوٹ سن کر خوش ہوتے ہیں وہ اصل اور حقیقی جھوٹے ہوتے ہیں۔

☆☆

Marfat.com

جیسا ہم کام کرتے ہیں اس کا نتیجہ ویسا پاتے ہیں۔ ہم کام کرتے وقت یہ نہیں سوچتے لہذا خدا ہمارے انتخاب میں ہماری مدد نہیں کرتا۔ جب ہم خدا کو اپنی مرضی کے کام کے موقع پر بھول جاتے ہیں۔

☆☆

انسان کا اصل اس کی نیت میں ہے۔ نیّت کا حساب ہوگا۔ نیّت کے بغیر عمل بیکار ہے۔

☆☆

جو کچھ ہم کرتے ہیں وہی کچھ ہم ہوتے ہیں، انسان مانتا نہیں مگر دراصل یہی ہے۔

☆☆

جن اصولوں پر ہم زندگی میں کاربند ہیں انہیں اصولوں کا جواب آخرت میں ہوگا۔

☆☆

جو آفاقی اور کائناتی اصولوں پر کاربند ہے وہ آفاقی اور کائناتی کیفیّت کو پا سکتا ہے۔

☆☆

معاشرہ اس وقت تک درست نہیں ہوگا جب تک انسان کو جاننے کا پیمانہ اس کا اپنا کردار نہیں ہوگا۔

☆☆

Marfat.com

جو اصولوں پر سمجھوتہ کرتے ہیں، اصول انہیں معاف نہیں کرتے۔

☆☆

انسان کی اصل طاقت اس کا کردار ہے۔ باکردار انسان کے اندر کوئی خوف نہیں ہوتا سوائے خوف خدا کے۔

☆☆

اپنی قدروں کو اپنی غرضوں پر قربان مت کرو۔

☆☆

جن سے سب کچھ چھن جائے مگر کردار رہے ان کا کوئی نقصان نہیں ہوا اور جس کا کردار نہ رہے باقی سب آسائشیں ہوں اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔

☆☆

جو اللہ تعالیٰ کو بصیر و سمیع مانتا ہے وہ تنہائی میں بھی کوئی بُرا کام نہیں کرتا اور لوگوں کے درمیان کوئی بری بات نہیں کہتا۔

☆☆

جن کا کردار اچھا ہوگا یقین کر لو ان کی ساکھ بھی اچھی ہو گی۔ دونوں میں سے ایک خراب ہونے کا مطلب ہے دونوں ٹھیک نہیں۔

Marfat.com

جو معاملات تحریر میں لائے جاتے ہیں اس سے انحراف نہیں ہوسکتا۔ زندگی کے صالح اور پیچیدہ معاملات تحریر میں لانا اچھی عادت ہے۔

☆☆

جو لوگ اپنے الفاظ کی حفاظت نہیں کرتے، پہرہ نہیں دیتے ان کی کوئی بات اپنی نہیں ہوتی بلکہ وہ لوگوں کی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

☆☆

کسی دوسرے کی ملکیت کو اپنی مت کہیں، اس سے انسان کے اندر خیانت جنم لیتی ہے جو انسان کو تو نہیں لیکن لوگوں کو ضرور بیوقوف بناتی ہے۔

☆☆

جو اپنی نیت کی اس حد تک حفاظت کرتے ہیں کہ بغیر اجازت کسی کے درخت سے مسواک تک نہیں لیتے اور بغیر مالک کی اجازت کے اس کے پانی والے نل سے وضو نہیں کرتے وہ ایسی زندگی کے ہر لمحہ میں ایک نئی زندگی پاتے ہیں۔

☆☆

سچ کو مت چھپائیں کیونکہ انسان اس کا بوجھ برداشت نہیں کرسکتا۔

Marfat.com

تمام قوانین و ضابطے خواہ تہذیب نفس کے ہیں یا تہذیب حاضر کے ہوں ان کا احترام کریں، پروردگار ایسے انسان کی مدد غائب سے کرتا ہے۔

☆☆

جس سے وعدہ کرتے ہو اسے انتظار میں مت رکھو یہ بھی عبادت ہے۔

☆☆

جو انسان اپنے آپ پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کرتا اس سے دوسرے کے اعتماد اور بھروسہ کو ہر وقت خطرہ رہے گا۔

☆☆

جو لوگ خوش اسلوبی سے قرض ادا نہیں کریں گے وہ بھول جائیں ان کو خوش اسلوبی والی موت نصیب ہوگی۔

☆☆

سچ بولتے وقت نتیجہ کا انتظار مت کریں۔

☆☆

خدا ان سے ناراض ہے جو دانستہ خدا کو ناراض کرتے ہیں اور خدا ان سے کبھی راضی نہیں ہوتا جو اس کے مخلص بندوں پر تہمت باندھتے ہیں اور دانستہ تنگ کرتے ہیں۔ خدا اس سے راضی ہے جو خلوص اور نیت کے درمیان انصاف کرتا ہے۔

☆☆

Marfat.com

جو زیادہ بولتا ہے وہ بولنے میں زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔ زیادہ بولنے والا زیادہ جواب دہ بن جاتا ہے خواہ اس کا قصور کم ہو۔ بات کرنا اچھی بات ہے مگر خاموش رہنا اس سے اچھی بات ہے۔

☆☆

تم اپنے آپ کو اس طرح ظاہر کرو کہ مدمقابل تمہیں دیکھ تو سکے مگر پا نہ سکے۔ بس یہ باشعور گفتگو سے ممکن ہے۔

☆☆

جو خوشامد اور پیار میں فرق محسوس نہیں کرتے وہ ہمیشہ دھوکا کھاتے ہیں۔

☆☆

جب لوگ لالچ کے گرداب میں پھنس جاتے ہیں تو جواز تلاش کرتے ہیں، اپنی جھوٹی انا کی تسکین کے لیے پھر بھول جاتے ہیں کہ کوئی خالق ہے جو نیتوں سے آگاہ ہے۔

☆☆

جو رشتوں کا احترام نہیں کرتے، رشتے ان کا احترام نہیں کرتے۔

Marfat.com

انسان جیسی بات کرتا ہے ویسا ہوتا ہے اور جیسا ہوتا ہے ویسی بات نہیں کرتا؟

☆☆

جب انسان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے تو وہ روشن آنکھوں سے اندھے راستوں پر چلتا ہے۔ جب اللہ کا فضل ہوتا ہے تو انسان اندھی آنکھوں سے روشن راستے پر چلتا ہے۔

☆☆

بدنصیب انسان وہ ہے جو سفر تو کر رہا ہو مگر منزل معلوم نہ ہو اور خوش نصیب وہ ہے جو کھڑا ہو مگر منزل کو جانتا ہو اور بے نصیب وہ ہے جو صرف کھڑا ہے نہ منزل کا معلوم ہے اور نہ ہی چل رہا ہے، بس پھر ایسی زندگی مردہ ہے۔ لوگ مردہ زندگی کے ساتھ زندہ رہنا چاہتے ہیں، اس وجہ سے منفی قوتوں کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں۔

☆☆

جس کو گھر میں سکون نہیں اس کو باہر سے بالکل نصیب نہیں ہوگا۔ سکون صرف گھر میں ہوتا ہے جہاں کوئی کسی کا انتظار کرتا ہے۔

☆☆

Marfat.com

عبادت میں سکون نہیں فرض پورا کرنے میں سکون ہے۔ جو فرض پورا نہیں کرتے وہ ہزار عبادت کرلیں سکون نہیں ہوگا۔

☆☆

جو عبادت کے باوجود بے چین رہتے ہیں وہ عبادت سے اپنے اطمینان کو فریب دیتے ہیں۔

☆☆

جو بے مقصد سفر کرتے ہیں وہی تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں۔ جو بامقصد زندگی گزارتے ہیں وہ تھکی ہوئی زندگی سے دور رہتے ہیں۔ تھکی ہوئی زندگی ناکام زندگی ہے۔ دولت تھکاوٹ دور نہیں کرتی بلکہ زندگی اور بوجھل ہو جاتی ہے۔ فرض پورا کرنے سے انسان کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

☆☆

مضبوط قوت فیصلہ سے زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

☆☆

پرعزم زندگی پرلطف ہوتی ہے، یہ فکر شناس انسان کا نصیب ہے۔

Marfat.com

آج کی باطل تہذیب انسان کی روح کو وہ اذیت دے رہی ہے جس کا انتخاب موجودہ دور کے انسان نے خود کیا ہے؟۔ اس جھوٹی تہذیب میں شان و شوکت سے رہ تو رہا ہے مگر ذہنی طور پر افسردہ ہے۔ بیمار روح کے ساتھ موجودہ ماحول میں گزارہ کر رہا ہے، روز مرتا ہے مگر اس کو موت نہیں آتی۔ انسان کے دل میں غم کی آگ دہکتی ہے اور اس آگ کو صرف موت ٹھنڈا کر سکتی ہے۔ اس کے باوجود انسان اس باطل تہذیب کا خواہاں ہے۔ ہمارا موجودہ معاشرہ یورپ جانے کے لیے زندگی داؤ پر لگا رہا ہے اور یورپ اپنی تہذیب سے اتنا تھک گیا ہے کہ اسے نکلنے کا راستہ نہیں مل رہا لہذا اس نے دوسری تہذیبوں پر یلغار کر دی ہے۔ پرنٹ میڈیاں اور الیکٹرانک میڈیا نے تمام تہذیبوں کو ہمہ گیر کر دیا ہے۔ اعلیٰ تہذیب باطل تہذیب کے ہاتھوں ذلیل ہو رہی ہے اور اعلیٰ انسان عزت کی موت کا طلب گار ہے۔

☆☆

انسانیّت کی حفاظت کے لیے پروردگار نے ایسے اسباب پیدا کیے ہیں کہ جب تک اعلیٰ انسان موجود رہے گا انسانیّت کو کوئی خطرہ نہیں اور یہ خدا کا کرم ہے جو پروردگار اپنے نیک بندوں پر کرتا ہے۔

☆☆

Marfat.com

جب روح افسردہ ہو تو انسان کو زور زور سے رونا چاہیے اس طرح افسردگی کا زہر اشکوں کے راستے روح سے نکل جاتا ہے۔ افسردہ روح بیمار ہوتی ہے بلکہ افسردگی ہے ہی روح کی بیماری۔

☆☆

جب دل روحانی احساسات سے عاری ہو جائیں تو انسان کا کوئی رشتہ نہیں یہاں تک کہ ادب سے بیگانہ ہو جاتا ہے بلکہ زندگی ایک بوجھ لگتی ہے۔ خدا جن سے ناراض ہوتا ہے ان سے روحانی احساس چھین لیتا ہے۔

☆☆

محبت انسان کی زندگی میں نئے معنی اور زندگی کے اصل مفہوم سے آگاہ کرنے کا نام ہے۔ جو محبت کرتے ہیں ان کی زندگی میں ایک انقلاب آتا ہے یا وہ انتہائی بلندیوں کو چھو لیتے ہیں یا انتہائی پستی میں غرق ہو جاتے ہیں۔

☆☆

جو اپنی انا قربان کرتے ہیں وہی معانی طلب کرتے ہیں؟

☆☆

Marfat.com

انسان کی "خودی" پر سب سے زیادہ احسان عورت کی محبت اور شفقت کا ہوتا ہے۔

☆☆

تذبذب کے سائے تلے کھڑے لوگ زندگی کے تمام مسائل ادھورے چھوڑ جاتے ہیں۔ تذبذب کا شکار انسان ناکام اور ادھوری زندگی گزارتا ہے۔ اپنی زندگی کو عمدہ طریقے سے گزارنے کا ارادہ کرو، فیصلہ کرو اور عزم کرلو کہ تم نے زندگی کو کیسے گزارنا ہے تو انسان تذبذب سے نکل سکتا ہے۔ جو نامعلوم کا انتظار کرتے ہیں وہ تذبذب میں رہتے ہیں۔

☆☆

عجلت دانش وحکمت کی دشمن ہے۔

☆☆

جن کی آنکھیں عزم سے روشن ہوتی ہیں ان کے پاؤں ارادے کے ساتھ مستحکم ہوتے ہیں، پھر وہ جانتے ہیں زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اور منزل کون سی ہے، کامیاب کیسے ہونا ہے؟

☆☆

درماندہ نفس کا علاج روحانی دوا ہے اور وہ کسی سے محبت ہے۔

☆☆

Marfat.com

وطن کی محبت، ہر محبت سے ارفع اور ہر محبت سے گہری ہے نہ جانے لوگ وطن کے لیے بدُدعائیں کیوں مانگتے ہیں جب کہ وطن کے دم سے ان کا نام ہے۔ وطن ہی اصل ایمان ہے، وطن کی محبت ہر اذیت اور جذبے پر غالب ہوتی ہے۔

☆☆

صالح اور پاکیزہ سوچ انسان کو ڈر اور خوف سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

جو اپنے دل میں بغض رکھتے ہیں وہ دوسروں کے بغض سے بچ نہیں سکتے۔

☆☆

تعلقات شخصیت پر قائم ہوتے ہیں اور کردار پر ٹوٹتے ہیں، ان دونوں میں خصوصیت کردار مشترک ہے، اگر ہم کردار میں خصوصیت پیدا کریں گے تو تعلقات رہیں گے۔

☆☆

وسعت انتخاب، انتخاب میں کمی کر دیتی ہے بلکہ انتخاب میں غلطی ہو جاتی ہے۔ تعلقات کو قائم رکھنے میں وسعت انتخاب کمزوری ہے۔ محدود انتخاب زندگی کو آسان بناتا ہے۔

☆☆

Marfat.com

جو خود کو پیار کے قابل بناتے ہیں لوگ خود ان سے پیار کرتے ہیں۔

☆☆

جو سچ کو جانتے ہوئے سچّی گواہی نہیں دے سکتا ان کا کلمہ اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا؟ کلمہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کا نام ہے۔ سچّی توبہ سچا کلمہ ہے۔ زندہ اور مردہ کے درمیان فرق سچّی گواہی ہے۔

☆☆

ایمان لانا اللہ کے حکم کے بغیر ممکن نہیں۔ کیا ہر انسان اللہ کے حکم پر ایمان لایا ہے؟ کیا ہر ایمان لانے والا ویسا عمل کر رہا ہے جو ایمان کے مطابق ہے؟ کیا کلمہ پڑھنا ایمان ہے؟ کلمہ حق کہنا ایمان ہے؟ کلمہ پر عمل کرنا ایمان ہے، کلمہ کے مطابق زندگی بسر کرنا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ بے عقل انسان کو ہدایت نہیں دیتا کیوں کہ ہدایت سے پہلے عقل دی ہے۔ ایسے لوگوں کے ذہنوں میں خدا کے حکم کے علاوہ کوئی گندگی ہے، جو اللہ کی باتیں کرتے ہیں اللہ کی باتوں پر عمل نہیں کرتے، پھر خدا کی مہربانی کے منتظر رہتے ہیں۔ جو فرض پورا نہیں کرتے وہ حقوق مانگتے ہیں۔ جو دانستہ خدا کو ناراض کرتے ہیں خدا ان سے دانستہ ناراض ہو جاتا ہے تو ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی حالانکہ توبہ کا وقت ہوتا ہے۔

☆☆

Marfat.com

انسان کو بہت بڑا انسان بننے کے لیے بہت بڑے کردار کی ضرورت ہے۔ کردار کے بغیر انسان، انسان نہیں بن سکتا۔ بلکہ انسان، انسان نہیں رہتا۔ انسانیت کا سارا بھرم انسان کے کردار سے ہے، گفتگو سے عمل تک پاکیزہ کردار ہوگا تو انسانیت زندہ ہوگی۔

☆☆

جس کو اپنی ذات پر اعتماد ہے وہ دوسروں کی ذات کے اعتماد پر شک نہیں کرتا۔ شک زدہ لوگوں میں اعتماد نام کی کوئی شے نہیں ہوتی۔ لالچی آدمی میں کوئی صفت نہیں ہوتی، اس میں بداعتمادی کی انتہا ہوتی ہے ورنہ وہ لالچی نہ ہو جب اس کو اعتماد ہو کہ خدا رازق ہے۔

☆☆

جو لوگ عزت قربان کر کے رزق کماتے ہیں وہ یہ نہیں جانتے رزق دوبارہ نصیب ہوسکتا ہے عزت نہیں؟ رزق تو جو مقرر ہے وہ ملنا ہے جو آپ کا نہیں وہ آپ کو ملنا نہیں۔ جو عزت آپ کی ہے اس کی حفاظت آپ نے خود کرنی ہے۔ جو اپنی عزت کی حفاظت خود نہیں کرتا دوسرا کوئی اس کی عزت کی حفاظت نہیں کرسکتا۔ رزق کا خیال ضرور رکھو مگر عزت کا خیال اس سے زیادہ رکھو۔ زیادہ عزت ہی دراصل زیادہ رزق ہے، ایک روح کی تسکین کے لیے اور دوسرا جسم کی تسکین کا بندوبست ہے۔ رزق کو عزت پر قربان کرو مگر عزت کو رزق پر قربان مت کرنا ورنہ تسکین روح کا تصور بھی نہیں کرسکو گے۔

☆☆

Marfat.com

وہ لوگ کتنے بدبخت ہیں جو جھوٹ بولنا زیادہ اہم سمجھتے ہیں، جو شکست تسلیم کرنے کو بہت گھٹیا عمل سمجھتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ کرتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کی ناراضگی کی کوئی اہمیّت نہیں۔

☆☆

اعلیٰ کردار کے بغیر انسان نہ اعلیٰ زندگی گزار سکتا ہے اور نہ ہی اسے اعلیٰ موت نصیب ہوتی ہے۔ انسان کا اصل معیار زندگی اس کا کردار ہے۔

☆☆

ایک لمحہ ایک سوال اپنے آپ سے ضرور کرو "کیا یہ کام مجھے کرنا چاہیے" تو دوسرے لمحے اس کا جواب ضرور ملے گا اور وہ جواب درست ہو گا۔

☆☆

انسان کی بقا کے لیے دو اہم ستون حیا اور ایمان ہیں، جس معاشرہ میں دونوں نہ ہوں وہ معاشرہ اگر ظاہری طور پر بہت خوبصورت بھی ہو تو اس میں تسکینِ روح کا کوئی سامان نہیں ہوتا۔ لذّت جسم انسانیّت کی کوئی مدد نہیں کرتی۔ انسانیّت کی بقا خودی اور خود آگاہی ہے جس نے ان کو پا لیا وہ حیا اور ایمان سے باہر نہیں جا سکتا۔

Marfat.com

مردہ پرست ہی اصل بت پرست ہیں۔ جو لوگ ان لوگوں کی پرستش کرتے ہیں جو ان جیسے ہیں وہ اس شعور سے عاری ہیں انسان کیسا ہوتا ہے؟ کیسے بنتا ہے؟ اور پھر بندہ کون ہوتا ہے اور کسے کہتے ہیں؟ کچھ خود کو خدا کا بندہ کہتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کو خدا اپنا بندہ کہتا ہے مگر ان کی پرستش کی بھی اجازت نہیں ہے۔ نہ جانے لوگ، لوگوں کی پرستش کیوں کرتے ہیں؟ مردہ لوگ، مردہ لوگوں کی وجہ سے ہیں اور مردہ پرست، مردہ پرستوں کی وجہ سے۔

☆☆

آپ جب کسی سائل کو اندر داخل ہونے کی اجازت دیتے ہیں تو پھر آپ کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے پھر آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ سائل کی حاجت پوری کر کے اپنا بوجھ ہلکا کرنا ہے یا سائل کو جواب دے کر حاجت روائی نہ کر کے کتنا وقت ذہن پر بوجھ محسوس کرنا ہے جب آپ یہ فیصلہ نہ کر پائیں کہ سائل مستحق نہ تھا تو یقیناً حاجت روائی کرنے کے بعد بھی تمہارے ذہن پر بوجھ رہے گا۔ خدا نے ایسے حاجت مند کے لیے ایسا رزق لکھ دیا ہے جس نے اس کو احساس سے محروم کر دیا ہے۔ جو احساس سے محروم ہو جاتا ہے اس کے نزدیک عزت اور بے عزتی کا ایک ہی معیار ہوتا ہے۔

☆☆

Marfat.com

انسانی رویہ عجز سے بھیگا ہوا ہوگا تو خوبصورت سوچ کے لیے اس معیار کے خوبصورت الفاظ اپنی ترتیب سے ذہن میں جلوہ افروز ہوں گے اور اس کو ادب کہیں گے۔

نفسیات کی رو سے ادیب کی شخصیت کے تین بنیادی عناصر ہوتے ہیں، تفاخر، نمائش اور شدت۔

☆☆

عادت پوری کرتے کرتے اگر انسان۔ انسانیت سے نکل جائے تو اس کی پیدائش کا مقصد ختم ہو جاتا ہے۔ عادت اُس کا مقصد بن جاتی ہے۔

☆☆

یہ انسان کی اپنی قدر ہے کہ وہ اپنی قدر نہ بھولے۔ اگر انسان اپنی قدر بھول جائے تو اس کے پاس اپنے لیے کچھ باقی نہیں بچتا۔

☆☆

عام انسانی سوچ سے کئی سال آگے کا سوچنا انسان کے بس میں نہیں مگر ایسا ہو رہا ہے۔

☆☆

Marfat.com

2005 کے ڈوبتے سورج کے نام

2005 کا سورج غروب ہو گیا ہے۔ جب میں نے 2005 کے 365 دن شروع کی تو وہ یکم جنوری 2005 صبح کی پہلی کرن تھی۔ جب اپنی اس کتاب کا آغاز کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ زندہ اور باشعور انسان کا ہر لمحہ نیا طلوع ہوتا ہے اور ہر غروب لمحہ دوسرا ہوتا ہے۔ لمحہ لمحہ زندگی کا مجموعہ خرچ ہوتا رہتا ہے اور پھر وہ لمحہ آتا ہے جو آخری ہوتا ہے، بس وہ سنگ میل لمحہ ہے زندگی اور موت کے درمیان۔ 2005 کا سال میں نے جیسے گزارا وہ دیانتداری سے آپ کے روبرو پیش کر دیا ہے۔ آپ اپنی نظر سے اپنا گزرا ہوا سال دیکھیں آپ نے کیسا گزارا؟ میری زندگی کے بھرپور سالوں میں بھرپور اعلیٰ فکروں، سوچوں، خیالوں کی اصلاح کا سال ہے۔ یکم جنوری 2005 کے آغاز سفر سے 31 دسمبر غروب آفتاب تک میں نے زندگی کا کامیاب سفر طے کیا ہے اور آپ کے زیر مطالعہ میرا ساتواں مجموعہ ہے۔ میں ہر وقت اعلیٰ فکروں کے تعاقب میں رہتا ہوں۔

میرے آنے والے مجموعہ کا نام "انسان اور حقیقت" ہے جس میں ادب کی انتہائی بلندیوں کو پانے کی کوشش ہے اور اس کا آغاز میں نے انسان کی انتہائی گہرائیوں میں پوشیدہ حقیقتوں تک رسائی کی کوشش کی ہے۔ قاری ہی بہتر بتا سکے گا وہ کہاں تک میرا ساتھ دیتا ہے۔ میں نے اپنی تحریروں میں انتہائی کوشش کی ہے کہ قاری کو ساتھ لے کر چلوں اور زندگی کے بیدار سفر میں جو دیکھ رہا ہوں ان زاویوں سے اپنے قاری کو آگاہ کروں کہ زندگی کی حقیقت کیا ہے؟ تا کہ موت کی حقیقت کو پایا جا سکے۔ بس انسان کے نزدیک یہ

Marfat.com

نہایت اہم ہے کہ اسے معلوم ہو کہ دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے؟ جبکہ ہر شے کا ایک مقصد ہے اور ہر مقصد ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔

میں نے اپنی تحریروں کو آب کوثر سے دُھلی اپنی قلم کی زبان سے صفحہ قرطاس پر منتقل کیا ہے؟ جو مجھ سے ہم کلام ہوتی ہیں۔ جن میں میرا درد پنہاں ہے جس سے میں نے الفاظ کے اندر اتر کر کیفیات کو پانے کی کوشش کی ہے۔ ہر لمحہ انسان سے وابستہ حقائق کو جاننے کی جدوجہد کی ہے۔ مدمقابل کی کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ اپنے اندر والی کتاب سے اس کا موازنہ کیا ہے۔ کتاب مبین فطرت سے شرف حاصل کیا ہے۔ فطرت کی رعنائیوں سے اپنی فکر انگیز سوچوں کو الفاظ کا جامہ پہنایا ہے اور پھر بار بار پڑھ کر خود لطف لیا ہے۔ الفاظ پرانے ہیں لیکن ترتیب نئی ہے۔ جب میں نے الفاظ کے اندر جھانک کر دیکھا تو ان کے اندر طوفان پوشیدہ ہیں جو صرف اہل معرفت اور فکر پا سکتے ہیں۔

انشاء اللہ میری فکر انگیز تحریروں سے آپ استفادہ کریں گے اور مجھے اپنے زاویہ فکر سے آگاہ کریں گے، آپ کے نزدیک الفاظ کے ادراک میں کتنے پوشیدہ خزانے ہیں۔ قاری اچھی اور بری تحریروں پر گواہ صادق ہوتا ہے، لکھنے والا اپنی انتہائی فکر تحریر کرتا ہے صرف قاری جانتا ہے لکھنے والا کہاں کھڑا ہے۔

لکھنے والوں کی کمی ہے پڑھنے والے بہت ہیں۔ اچھی پاکیزہ اصلاحی تحریریں صدقہ جاریہ ہیں۔ اہل فکر کو اپنی اعلیٰ فکر میں سے خیرات بانٹنی چاہیے تا کہ اس کے فکری سرمایہ میں اضافہ ہو، بس دُعا۔

☆☆

Marfat.com

تحسین ادب شناس، سخن شناس، حقیقت شناس!

لفظ لفظ قابل داد، قابل فکر، قابل قدر، قابل ستائش، بعض جملے ملفوظات اور لاجواب، اکثر فقرے بے مثال اور حد کمال ادب۔ کثیر تعداد صفحات داد سے بالاتر، بہترین اور حسین ترین، نظریہ ساز اور فکر ساز۔ خیال بافی اور فلسفہ بافی کا نہایت حسین امتزاج۔ بصیرت حیران کن، بیان مسرور کن، نتیجہ ادب کی دنیا میں منفرد انداز فکر کا ادبی شہکار۔

مکمل کتاب ذوق آ گاہی ہے۔ لکھنے میں جو وقت صرف ہوا ہے، پڑھنے کے لیے اس سے زیادہ درکار ہے۔ کسی ایک صفحہ کو دوسرے پر فوقیت نہیں دی جا سکتی اور کسی ایک لفظ کی ترتیب کو دوسرے الفاظ سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

حد بندی ممکن نہیں کہ کونسا جملہ کتنا اچھا ہے، کیسے اور کس تلک میں فرق نہیں۔ مصنف نے جس طرح اپنے گریبان میں جھانک کر انداز تحریر کو جنم دیا ہے۔ اگر پڑھنے والے نے اس انداز سے اس کا مطالعہ کیا تو گریبان رفو کروانا پڑے گا، پھر فیصلہ ہو گا لکھنے والا اور پڑھنے والا کہاں کھڑا ہے؟

حقیقتیں کبھی پرانی نہیں ہوتیں، امید اور عمل سے گزر کر، بیداری، خود آشنائی اور شعور سے آگاہی حاصل کر کے، عرفان و جنون اور لہو کی داستان حیات کبھی گرد آلود نہیں ہوتیں، زمانہ اس میں زندہ رہتا ہے اور یہ زمانہ میں زندہ ہیں۔ بس فرق صرف نام اور وقت کا ہے، کون کس زمانہ میں کس نام سے ظاہر ہوتا ہے، ورنہ تو ہر زمانہ میں کچھ نا کچھ لکھا جاتا رہا ہے، بہرحال یہ فطرت سوز تحریریں لکھاری کی قلم اور فکر کا سوز اور لے ہے۔

تحسین ادب، سخن شناسی یہی ہے کہ 21ویں صدی اس کے نام ہو؟

صفدر ڈوگر

Marfat.com

مصنف کی تصانیف سے چند اقتباسات

وہ کہتے ہیں!

کوئی حادثہ انسان کی زندگی میں لمحے میں پیش آتا ہے اور پھر انسان ساری زندگی اس حادثہ میں رہتا ہے ''وہ کسی سے محبت ہے''۔ ''انسان اور حقیقت''

جب انسان اپنی ذات کو دھوکا دیتا ہے تو شیطان اس کے جسم کو چھو کر دیکھتا ہے،
''کیا انسانیت ابھی اس میں باقی ہے''؟ ''انسان اور حقیقت''

جو انسان زندگی میں کوئی لمحہ ضائع نہیں کرتا ''وہ زندگی کو ایک لمحہ سمجھتا ہے''
''انسان اور حقیقت''

''آنسو جذبوں کی نماز ہیں''۔ ''لمحوں کے زاویے''

آنسو صدموں کا انتظار کرتے ہیں اور صدموں کے لیے دعا ہیں۔ ''لمحوں کے زاویے''

بڑی بات اس وقت کرو جب کسی بڑے عمل کے لیے تم تیار ہو؟ ''نشتر''

ان کو بات کی جلدی ہوتی ہے جن کے پاس کوئی بات نہیں ہوتی؟ ''نشتر''

رونا خوف کی نماز ہے، اعلیٰ فکر کی زکوٰۃ ہے، غم کا غماز ہے، ساعتوں میں بند صدیاں ہیں، فطرت کی عبادت ہے، درد کا آتش فشاں ہے، محبّت کا جوہر لطیف ہے، قلب کی زندگی کا راز ہے، ید قدرت کا ایک وار ہے جس سے انسانیت حیات نو پاتی ہے۔ ''نشتر''

ادب حسرتوں کا نوحہ ہے جس میں سوز اور لے ہے، مسرتوں کا نغمہ ہے جس میں لفظوں کی چھپی حقیقت آشکار ہے۔ ادب انسان کی فکر کی حیات نو ہے۔ اعلیٰ ادب ہر انسان کے نزدیک سرمایہ عظیم ہے، جو انسان کے بند فہم کو کھول دیتا ہے، سوچ اور خیال میں انقلاب پیدا کرتا ہے، جس سے انسان زندگی کے چھپے راز پاتا ہے، جس سے انسان کا ذہن صاف ہو جاتا ہے۔ ''رموزِ ادب''

''دانشور'' ولیوں کا جانشین ہے اور اپنی ذات میں ولی ہے۔ ''ادراک''

جنازہ صدموں کا سفیر ہے۔ ''پیام فکر''

صفدر ڈوگر

Marfat.com

Marfat.com

مصنف کی وہ کتب جو زیر طباعت ہیں

ادراک	''سوچ سے قلم تک کا سفر''
فطرت	''حقیقت سے حقیقت تک کا سفر''
پیامِ فکر	''علم محسوسات الفاظوں کو خلق کرتا ہے''
لفظ لفظ حقیقت	''کائنات کا عظیم ترین لفظ دو حروف سے ہے ''س اور چ''
لمحوں کے زاویے	''میں نے کیا محسوس کیا''
نشتر	''قلبی لطافتوں کے حسین لہجے''
رموزِ ادب	ادب ''انسانیت'' کی بنیاد عظیم ہے
انسان اور حقیقت	خود آگاہی ''در'' حقیقت ''راز'' حقیقت ہے

مصنف کا کہنا ہے کہ میرا منصف میرا قاری ہے۔

علم و عرفان پبلشرز

34۔ اردو بازار، لاہور، فون: 7352332-7232336
www.ilmoirfanpublishers.com E-mail: ilmoirfanpublishers@hotmail.com

Marfat.com